

Globethics Repository

The logo for Globethics, featuring the word "Globethics" in white sans-serif font on a solid blue rectangular background.

Al-Minhaj al-Sawi min al hadith an-Nabawi 1 (The straight Path from Prophetic Tradition)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository.
More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy
of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-16 16:12:23
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184141

الْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ

مِنْ

الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ

تَأْلِيفَ

شيخ الاسلام د. محمد طاهر القادري

تحقيق وتزجيج

حافظ ظهير احمد الاسنادي

www.MinhajBooks.com

منهاج القرآن پبليکيشنز



365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 5169111-3

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.minhaj.org - www.minhaj.biz

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب :	الْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ ﷺ
تالیف :	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج :	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
نظر ثانی :	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد فاروق رانا
زیرِ اہتمام :	فرید ملّت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع :	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعتِ اوّل :	اپریل 2005ء (1,100)
اشاعتِ دوّم :	جون 2005ء (1,100)
اشاعتِ سوم :	اکتوبر 2005ء (1,100)
اشاعتِ چہارم :	دسمبر 2005ء (2,200)
اشاعتِ پنجم :	مارچ 2006ء (1,100)
اشاعتِ ششم :	جون 2006ء (1,100)
اشاعتِ ہفتم :	ستمبر 2006ء (1,100)
اشاعتِ ہشتم :	نومبر 2006ء (3,300)
اشاعتِ نہم :	مارچ 2007ء
تعداد :	2,200
قیمت پیکجز کاغذ :	610/- روپے

ISBN 969-32-0565-0

www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

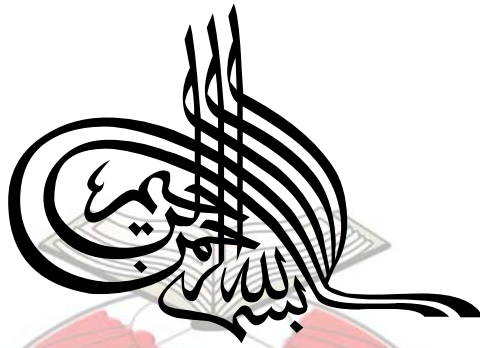
نام کتاب :	الْمِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ ﷺ
تالیف :	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج :	حافظ ظہیر احمد الاسنادی
نظر ثانی :	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محمد فاروق رانا
زیر اہتمام :	فرید ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Res earch.co m.pk
مطبع :	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعتِ اوّل :	اپریل 2005ء (1,100)
اشاعتِ دوّم :	جون 2005ء (1,100)
اشاعتِ سوم :	اکتوبر 2005ء (1,100)
اشاعتِ چہارم :	دسمبر 2005ء (2,200)
اشاعتِ پنجم :	مارچ 2006ء (1,100)
اشاعتِ ششم :	جون 2006ء (1,100)
اشاعتِ ہفتم :	ستمبر 2006ء (1,100)
اشاعتِ ہشتم :	نومبر 2006ء (3,300)
اشاعتِ نہم :	مارچ 2007ء
تعداد :	2,200
قیمت آرٹ پیپر :	850/- روپے

ISBN 969-32-0565-0

www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
نَبِيُّنَا الْأَمْرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبْرَفِي قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

فہرست

الرقم	الأبواب	الصفحة
❖	تَقْدِيْمَاتُ الْعُلَمَاءِ الْعَرَبِ الْأَجَلَاءِ الْأَفَاضِلِ ﴿علماء عرب اور مشائخ کبار کی تقدیمات﴾	27
❖	مُخْتَصَرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ فِي الْأَسَانِيدِ الطَّاهِرَةِ ﴿ائمہ حدیث اور تصوف کے طرق سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک مؤلف کی مختصر متصل اسانید﴾	۱
❖	الْخُطْبَةُ السَّيِّدَةُ فِي أُصُولِ الْحَدِيثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيدَةِ ﴿مقدمہ اصول حدیث وفروع عقیدہ﴾	۲۹
۱	الْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِحْسَانُ ﴿ایمان، اسلام اور احسان﴾	۸۷
۲	حُكْمُ الْخَوَارِجِ وَالْمُرْتَدِّينَ وَالْمُتَنَقِّصِينَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿خوارج و مرتدین اور گستاخان مصطفیٰ کا بیان﴾	۱۴۱
۳	الْعِبَادَاتُ وَالْمَنَاسِكُ ﴿عبادات اور مناسک﴾	۱۹۳

الرقم	الأبواب	الصفحة
٤	كَيْفِيَّةُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾	٢٧٣
٥	صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدُ رُكْعَاتِهَا ﴿نماز تراویح اور اس کی تعداد رکعات﴾	٣١١
٦	الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ ﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا﴾	٣٢٩
٧	الإِخْلَاصُ وَالرِّفَاقُ ﴿إخلاص اور رقتِ قلب﴾	٣٦٩
٨	فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ﴿علم اور اعمالِ صالحہ کی فضیلت﴾	٤٢٣
٩	عَظَمَةُ الرِّسَالَةِ وَشَرَفُ الْمُصْطَفَى ﷺ ﴿عظمتِ رسالت اور شرفِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٤٨٩
١٠	جَامِعُ الْمَنَاقِبِ ﴿جامع مناقب﴾	٥٨٧
١١	الْمُعْجَزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ ﴿معجزات اور کرامات﴾	٦٥٩

الرقم	الأبواب	الصفحة
١٢	شَرَفَ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿أُمّتِ محمدیہ کا عزّ و شرف﴾	٧١١
١٣	الِاعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ ﴿سنتِ نبوی ﷺ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا﴾	٧٤٧
١٤	الْبِرُّ وَالصَّلَةُ وَالْحَقُّوقُ ﴿نیکی، صلہ رحمی اور حقوق﴾	٧٦٩
١٥	الْآدَابُ وَالْمُعَامَلَةُ ﴿آداب اور معاملات﴾	٨٠٧
١٦	الْأَحَادِيثُ وَالشُّنَائِيَّاتُ وَالشَّلَاثِيَّاتُ ﴿أَحَادِيثُ وَشُنَائِيَّاتُ اِمَامِ اعْظَمِ اور ثَلَاثِيَّاتُ اِمَامِ بَخَارِي﴾	٨٦٩
﴿	مصادر التخریج	٩١٣

www.MinhajBooks.com

الأبواب والفصول

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
❖	تَقْدِيْمَاتُ الْعُلَمَاءِ الْعَرَبِ الْأَجَلَاءِ الْأَفَاضِلِ ﴿علماء عرب اور مشائخ کبار کی تقدیمات﴾	27
١	فضيلة الشيخ الإمام الأكبر الدكتور محمد سيد طنطاوي (شيخ الأزهر) عزت مآب الإمام الأكبر داکٹر محمد سید طنطاوی (شیخ الأزهر)	28
٢	فضيلة الشيخ علي جمعة (مفتي الديار المصرية) عزت مآب الشيخ علی جمعة (مفتی اعظم مصر)	32
٣	فضيلة الشيخ الأستاذ الدكتور أحمد عمر هاشم (الرئيس السابق لجامعة الأزهر) عزت مآب الشيخ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم (سابق وائس چانسلر جامعہ الأزهر)	36
٤	فضيلة الشيخ أسعد محمد سعيد الصاغري (مفتي الحنفية بالشام) عزت مآب الشيخ اسعد محمد سعيد الصاغري (مفتی اعظم حنفیہ، شام)	40

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
❖	مُختَصَرُ الْجَوَاهِرِ الْبَاهِرَةِ فِي الْأَسَانِيدِ الطَّاهِرَةِ ❖ ائمتہ حدیث اور تصوف کے طرق سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک مؤلف کی مختصراً متصل آسانید ❖	۱
۱	إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رحمہ اللہ ❖ امام اعظم ابوحنیفہ العثمان بن ثابت رحمہ اللہ تک متصل آسانید ❖	۷
۲	إسنادي إلى الإمام مالک بن أنس الأصبحي رحمہ اللہ ❖ امام مالک بن انس اصبحی رحمہ اللہ تک متصل آسانید ❖	۱۰
۳	إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رحمہ اللہ ❖ امام محمد بن ادريس الشافعی رحمہ اللہ تک متصل آسانید ❖	۱۱
۴	إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رحمہ اللہ ❖ امام احمد بن حنبل الشيبانی رحمہ اللہ تک متصل آسانید ❖	۱۳
۵	إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رحمہ اللہ ❖ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تک ”صحیح البخاری“ کی متصل آسانید ❖	۱۴
۶	إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رحمہ اللہ ❖ امام مسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ تک ”صحیح مسلم“ کی متصل آسانید ❖	۱۶
۷	إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والترمذي والنسائي وابن ماجه رحمہم اللہ ❖ امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تک ”سنن اربعة“ کی متصل آسانید ❖	۱۸

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۸	إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رحمہ اللہ ﴿ قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تک ”الشفاء“ کی متصل آسانید ﴾	۲۰
۹	إسنادي إلى سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمہ اللہ بعلوم التصوف والطريقة والمعرفة ﴿ علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تک متصل آسانید ﴾	۲۲
۱۰	إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي رحمہ اللہ ﴿ اشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رحمہ اللہ تک متصل آسانید ﴾	۲۴
۱	الْخُطْبَةُ السَّيِّدَةُ فِي أُصُولِ الْحَدِيثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيدَةِ ﴿ مقدمہ اصول حدیث و فروع اعتقیدہ ﴾ أَلْبَابُ الْأَوَّلُ:	۲۹
۸۷	الإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ وَالْإِحْسَانُ ﴿ ایمان، اسلام اور احسان ﴾	۸۷
۱	فَصْلٌ فِي الْإِيمَانِ ﴿ ایمان کا بیان ﴾	۹۱

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	فَصْلٌ فِي حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ ﴿حَقِيقَتِ إِيْمَانٍ كَا بِيَانٍ﴾	٩٨
٣	فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَ أَوْصَافِهِ ﴿مُسْلِمَانِ كِي عِلَامَاتِ اُور صفات كَا بِيَانٍ﴾	١٠٢
٤	فَصْلٌ فِي الْإِسْلَامِ ﴿إِسْلَام كَا بِيَانٍ﴾	١٠٦
٥	فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُسْلِمِ وَ أَوْصَافِهِ ﴿مُسْلِمَانِ كِي عِلَامَاتِ اُور صفات كَا بِيَانٍ﴾	١١٦
٦	فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ﴿مُسْلِمَانِ كِي عِلَامَاتِ اُور صفات كَا بِيَانٍ﴾	١٢٠
٧	فَصْلٌ فِي الْإِحْسَانِ ﴿إِحْسَان كَا بِيَانٍ﴾	١٢٤
٨	فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُحْسِنِ وَ أَوْصَافِهِ ﴿مُحْسِن كِي عِلَامَاتِ اُور صفات كَا بِيَانٍ﴾	١٢٨
٩	فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ ﴿كُفْر اُور نِفَاق كِي عِلَامَاتِ كَا بِيَانٍ﴾	١٣٢

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	الْبَابُ الثَّانِي: حُكْمُ الْخَوَارِجِ وَالْمُرْتَدِّينَ وَالْمُتَّقِصِينَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿خوارج ومرتدين اور گستاخانِ مصطفیٰ کا بیان﴾	١٤١
٣	الْبَابُ الثَّالِثُ: الْعِبَادَاتُ وَالْمَنَاسِكُ ﴿عبادات اور مناسک﴾	١٩٣
١	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ ﴿فضیلت نماز کا بیان﴾	١٩٧
٢	فَصْلٌ فِي الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ ﴿فرض نمازوں کا بیان﴾	٢٠٥
٣	فَصْلٌ فِي فَضْلِ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ ﴿فضیلت سنن اور نوافل کا بیان﴾	٢١٢
٤	فَصْلٌ فِي صِيَامِ رَمَضَانَ ﴿رمضان المبارک کے روزوں کا بیان﴾	٢٢٠
٥	فَصْلٌ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ ﴿نفلی روزوں کا بیان﴾	٢٢٩

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٦	فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ ﴿فضيلتِ قیامِ رمضان کا بیان﴾	٢٣٤
٧	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْإِعْتِكَافِ ﴿فضيلتِ اعتکاف کا بیان﴾	٢٤٢
٨	فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ وَالزَّكَاةِ ﴿صدقہ اور زکوٰۃ کا بیان﴾	٢٤٧
٩	فَصْلٌ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْأَقَارِبِ ﴿اعزاء و اقرباء پر صدقہ کرنے کا بیان﴾	٢٥٢
١٠	فَصْلٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ﴿حج اور عمرہ کا بیان﴾	٢٥٦
١١	فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ ﴿فضائل مکہ مکرمہ کا بیان﴾	٢٦١
١٢	فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ ﴿فضائل مدینہ منورہ کا بیان﴾	٢٦٧
٤	الْبَابُ الرَّابِعُ: كَيْفِيَّةُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾	٢٧٣

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱	فَصْلٌ فِي الْإِمَامَةِ وَ عَدَمِ الْجَهْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿ امامت کرانے اور بلند آواز سے تسمیہ نہ پڑھنے کا بیان ﴾	۲۷۷
۲	فَصْلٌ فِي عَدَمِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ﴿ تکبیر اُولی کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہ کرنے کا بیان ﴾	۲۸۵
۳	فَصْلٌ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ﴿ امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان ﴾	۲۹۲
۴	فَصْلٌ فِي عَدَمِ الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ ﴿ بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان ﴾	۳۰۵
۵	<u>أَبَابُ الْخَامِسُ:</u> صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِهَا ﴿ نماز تراویح اور اس کی تعداد رکعات ﴾	۳۱۱
۶	<u>أَبَابُ السَّادِسُ:</u> الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ ﴿ فرض نمازوں کے بعد دعا کرنا ﴾	۳۲۹
۱	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ ﴿ فضیلت دعا کا بیان ﴾	۳۳۳

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	فَصْلٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ ﴿فرض نمازوں کے بعد دعا کرنے کا بیان﴾	٢٤٠
٣	فَصْلٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ ﴿دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بیان﴾	٣٥٣
٧	<u>الْبَابُ السَّابِعُ:</u> الإِخْلَاصُ وَالرَّقَائِقُ ﴿اخلاص اور رِقَّتِ قلب﴾	٣٦٩
١	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ ﴿اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾	٣٧٣
٢	فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾	٣٧٧
٣	فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ ﴿سچائی اور اخلاص کا بیان﴾	٣٨٢
٤	فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ تَعَالَى ﴿اللہ ﷻ کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾	٣٨٧
٥	فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى ﴿اللہ ﷻ کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾	٣٩١

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٦	فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿ اللہ ﷻ کے خوف سے رونے کا بیان ﴾	٣٩٦
٧	فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِينِ الصَّوْتِ بِهَا ﴿ اچھی آواز سے تلاوت قرآن کرنے کا بیان ﴾	٣٩٩
٨	فَصْلٌ فِي الْقُنَاعَةِ وَتَرْكِ الطَّمَعِ ﴿ قناعت اختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان ﴾	٤٠٣
٩	فَصْلٌ فِي التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ ﴿ توبہ اور استغفار کا بیان ﴾	٤٠٧
١٠	فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَالتَّسْبِيحَاتِ ﴿ اذکار اور تسبیحات کا بیان ﴾	٤١٤
٨	أَلْبَابُ الثَّامِنُ: فَصْلُ الْعِلْمِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ﴿ علم اور اعمالِ صالحہ کی فضیلت ﴾	٤٢٣
١	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ﴿ علم اور علماء کی فضیلت کا بیان ﴾	٤٢٧
٢	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذَّاكِرِينَ ﴿ ذکرِ الہی اور ذاکرین کی فضیلت کا بیان ﴾	٤٣٣

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٤٥
٤	فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٥٣
٥	فَصْلٌ فِي الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ وَإِنْشَادِهَا ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی مدح اور نعت خوانی کا بیان﴾	٤٦٠
٦	فَصْلٌ فِي فَضْلِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ﴿زیارتِ قبور کی فضیلت کا بیان﴾	٤٧٦
٧	فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِصْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَاتِ ﴿فوت شدگان کو ثواب پہنچانے کی فضیلت کا بیان﴾	٤٨٠
٩	الْبَابُ التَّاسِعُ: عِظْمَةُ الرِّسَالَةِ وَشَرَفُ الْمُصْطَفَى ﷺ ﴿عظمتِ رسالت اور شرفِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٤٨٩
١	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ بِأَجْسَادِهِمْ ﴿انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنے مزارات میں جسموں کے ساتھ زندہ ہونے کا بیان﴾	٤٩٣
٢	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعْرِفَتِهِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ علم اور معرفت کا بیان﴾	٥٠٠

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ تُسْأَلُ عَنْ مَكَانَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُبُورِ ﴿أُمت سے قبر میں مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق پوچھے جانے کا بیان﴾	۵۱۰
۴	فَصْلٌ فِي الشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿روزِ قیامت شفاعت کا بیان﴾	۵۲۰
۵	فَصْلٌ فِي أَجْرِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَالصُّحْبَةِ الصَّالِحَةِ ﴿حضور ﷺ سے محبت اور صحبتِ صالحین کے اجر کا بیان﴾	۵۲۷
۶	فَصْلٌ فِي التَّبَرُّكِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَآثَارِهِ ﴿حضور ﷺ کے آثارِ مبارکہ سے حصولِ برکت کا بیان﴾	۵۳۸
۷	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالصَّالِحِينَ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ اور صالحین سے توسل کا بیان﴾	۵۴۷
۸	فَصْلٌ فِي شَرَفِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ ﴿نبوتِ محمدی ﷺ کے شرف کا بیان﴾	۵۵۶
۹	فَصْلٌ فِي عَدَمِ نَظِيرِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَوْنِ ﴿کائنات میں حضور ﷺ کی مثل نہ ہونے کا بیان﴾	۵۶۸
۱۰	فَصْلٌ فِي تَعْظِيمِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا بیان﴾	۵۷۴

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۱۰	<u>الْبَابُ الْعَاشِرُ:</u>	
	جَامِعُ الْمَنَاقِبِ	۵۸۷
	﴿جامع مناقب﴾	
۱	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ النَّبِيِّ ﷺ	۵۹۱
	﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	
۲	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ	۶۰۴
	﴿حضور ﷺ کے اہل بیت اور اہل قرابت کے مناقب کا بیان﴾	
۳	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ وَصَحَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ	۶۱۸
	﴿خلفائے راشدین اور صحابہ کرام ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	
۴	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْإِمَامِ الْمُهَدِيِّ الْمُنْتَظَرِ عَلَيْهِ السَّلَام	۶۳۲
	﴿مناقب امام مہدی المنتظر علیہ السلام کا بیان﴾	
۵	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَئِمَّةِ الْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ	۶۳۸
	﴿ائمہ فقہاء مجتہدین ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	
۶	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ	۶۴۴
	﴿اولیاء اور صالحین ﷺ کے مناقب کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۷	فَصْلٌ فِي مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ ﴿صالحین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیار کردہ تسکین چشم و جاں کا بیان﴾	۶۵۱
۱۱	<u>أَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:</u> الْمُعْجَزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ ﴿معجزات اور کرامات﴾	۶۵۹
۱	فَصْلٌ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا بیان﴾	۶۶۳
۲	فَصْلٌ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿اولیاء اور صالحین کی کرامات کا بیان﴾	۶۸۹
۱۲	<u>أَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:</u> شَرَفُ هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿اُمّتِ محمدیہ کا عزّ و شرف﴾	۷۱۱
۱	فَصْلٌ فِي شَرَفِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿اُمّتِ محمدیہ کے شرف کا بیان﴾	۷۱۵

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢	فَصْلٌ فِي فَضْلِ آخِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﴿آخِرِ زَمَانِهِ مِنْ أُمَّتِ مُحَمَّدٍ كِي فَضِيلَتِ كَا بِيَانِ﴾	٧٢٨
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَجْتَمِعُ عَلَى الضَّلَالَةِ ﴿إِسْ أُمَّتِ كِي كَبْهِي بْهِي كَرَاهِي بِرْجَعِ نِهْ هُونِي كَا بِيَانِ﴾	٧٣٥
٤	النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَا يَخْشَى عَلَى أُمَّتِهِ أَنْ تُشْرِكَ بَعْدَهُ ﴿حُضُورِ ﷺ كُوَا بِنِي بَعْدِ أُمَّتِ كِي شُرْكِ مِيْلِي مُتَلَا هُونِي كَا اِنْدِيْشِي نِهْ تَهَا﴾	٧٣٩
٥	فَصْلٌ فِي بَعْثِ الْأُئِمَّةِ الْمُجَدِّدِينَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿إِسْ أُمَّتِ مِيْلِي أُمَّةِ مُجَدِّدِيْنِ كِي سَيجِي جَانِي كَا بِيَانِ﴾	٧٤٢
١٣	الْبَابُ الثَّلَاثُ عَشَرَ: الْإِعْتِصَامُ بِالسُّنَّةِ	
	﴿سُنَّتِ نَبَوِي ﷺ كُو مُضْبُوطِي سِي تَهَامِي رَكْهَنِي﴾	٧٤٧
١	فَصْلٌ فِي التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﴿حُضُورِ نَبِيْ اَكْرَمِ ﷺ كِي سُنَّتِ مَطْهَرِهْ كُو مُضْبُوطِي سِي تَهَامِي رَكْهَنِي كَا بِيَانِ﴾	٧٥١
٢	فَصْلٌ فِي التَّجَنُّبِ عَنِ الْبِدْعَةِ السَّيِّئَةِ ﴿بُرِيْ بَدْعَتِ سِي بَچْتِي رِيْنِي كَا بِيَانِ﴾	٧٥٧

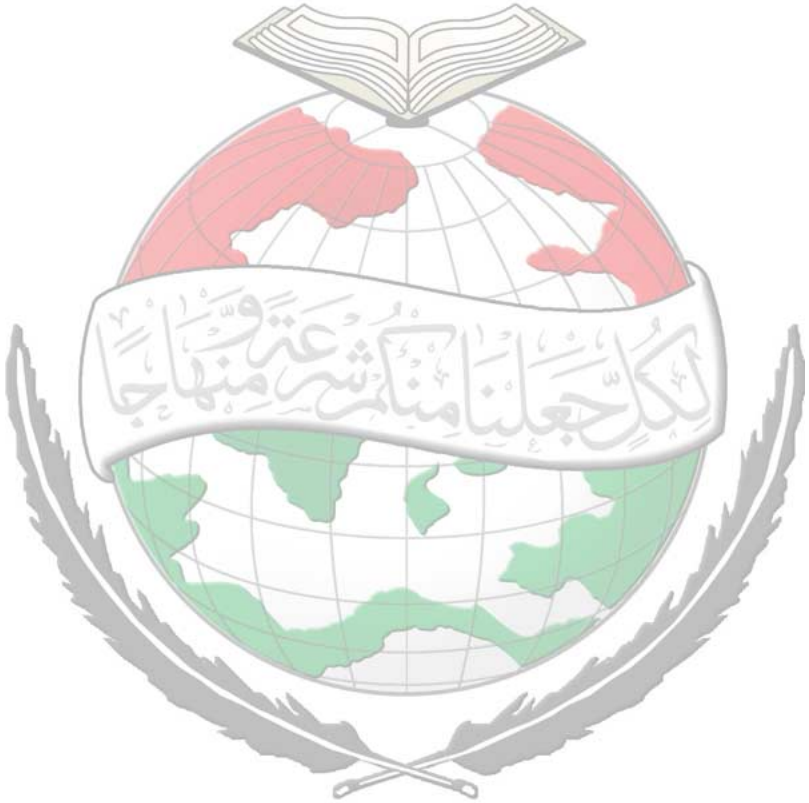
الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۳	فَصْلٌ فِي الْبِدْعَةِ الْحَسَنَةِ وَإِثْبَاتِ أَصْلِهَا مِنَ السُّنَّةِ ﴿ بدعتِ حسنہ اور سنت سے اس کی اصل کے ثبوت کا بیان ﴾	۷۶۲
۱۴	أَلْبَابُ الرَّابِعِ عَشَرَ:	
	الْبِرُّ وَالصَّلَةُ وَالْحَقُّوقُ ﴿ نیکی، صلہ رحمی اور حقوق ﴾	۷۶۹
۱	فَصْلٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ ﴿ حسنِ اخلاق کا بیان ﴾	۷۷۳
۲	فَصْلٌ فِي ثَوَابِ مَنْ قَضَى حَوَائِجَ النَّاسِ ﴿ مشکلات میں لوگوں کے کام آنے پر اجر کا بیان ﴾	۷۷۸
۳	فَصْلٌ فِي بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ ﴿ والدین کے ساتھ نیک سلوک اور صلہ رحمی کا بیان ﴾	۷۸۲
۴	فَصْلٌ فِي حُقُوقِ الْأَكَابِرِ وَالْأَصَاغِرِ ﴿ بڑوں اور چھوٹوں کے حقوق کا بیان ﴾	۷۸۷
۵	فَصْلٌ فِي حُقُوقِ الْأُسْرَةِ وَالْأَوْلَادِ ﴿ خاندان اور اولاد کے حقوق کا بیان ﴾	۷۹۲
۶	فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْحُقُوقِ ﴿ جامع حقوق کا بیان ﴾	۷۹۸

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١٥	<u>أَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:</u>	
	الآدَابُ وَالْمُعَامَلَةُ	٨٠٧
	﴿ آداب اور معاملات ﴾	
١	فَصْلٌ فِي آدَابِ اللَّقَاءِ وَالسَّلَامِ	٨١١
	﴿ ملاقات اور سلام کے آداب کا بیان ﴾	
٢	فَصْلٌ فِي آدَابِ حُسْنِ الْكَلَامِ	٨٢٠
	﴿ آداب گفتگو کا بیان ﴾	
٣	فَصْلٌ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَالطَّعَامِ	٨٢٨
	﴿ کھانے پینے کے آداب کا بیان ﴾	
٤	فَصْلٌ فِي مُعَامَلَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمُؤْمِنِ	٨٣٢
	﴿ مومن کے مومن کے ساتھ معاملات کا بیان ﴾	
٥	فَصْلٌ فِي آدَابِ اللَّبَاسِ	٨٣٦
	﴿ آداب لباس کا بیان ﴾	
٦	فَصْلٌ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجُلُوسِ	٨٥٠
	﴿ مجلس میں بیٹھنے کے آداب کا بیان ﴾	
٧	فَصْلٌ فِي آدَابِ السَّفَرِ	٨٥٣
	﴿ آداب سفر کا بیان ﴾	

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
۸	فَصْلٌ فِي آدَابِ الْأَمْوَاتِ وَالْجَنَائِزِ ﴿مرحومین اور جنازہ کے آداب کا بیان﴾	۸۵۷
۹	فَصْلٌ فِي جَامِعِ الْأَدَابِ ﴿جامع آداب کا بیان﴾	۸۶۲
۱۶	أَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ: الْأَحَادِيثُ وَالثَّنَائِيَّاتُ وَالثَّلَاثِيَّاتُ ﴿أَحَادِيثُ وَثَنَائِيَّاتُ إِمَامِ الْعَظِيمِ أَوْ ثَلَاثِيَّاتُ إِمَامِ بَخَارِي﴾	۸۶۹
۱	فَصْلٌ فِي أَحَادِيثِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رحمہ اللہ ﴿إِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ رحمہ اللہ سَے مَرُوی اَیْک واسطہ کی روایات کا بیان﴾	۸۷۳
۲	فَصْلٌ فِي ثَنَائِيَّاتِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رحمہ اللہ ﴿إِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ رحمہ اللہ سَے مَرُوی دو واسطوں کی روایات کا بیان﴾	۸۸۳
۳	فَصْلٌ فِي ثَلَاثِيَّاتِ الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رحمہ اللہ ﴿إِمَامُ بَخَارِي رحمہ اللہ سَے مَرُوی تین واسطوں کی روایات کا بیان﴾	۸۹۴
﴿	مصادر التخریج www.MinhajBooks.com	۹۱۳



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

١. فضيلة الشيخ الإمام الأكبر

الدكتور محمد سيد طنطاوي

(شيخ الأزهر)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الولي المولى، العلي الأعلى، الذي خلق فسوى،
والذي قدّر فهدى، والصلاة والسلام على سيدنا محمد، الذي لم
ينطق عن الهوى، إن هو إلا وحي يوحى، صلى الله وسلم وبارك عليه
وعلى آله وصحبه، ومن بسنته اقتدى، وبهديه اهتدى أما بعد:

فقد ناولني الدكتور محمد طاهر القادري كتاب ﴿المنهاج
السوي من الحديث النبوي ﷺ﴾ لأقدم له، وقد اطلعت على
الكتاب فوجدت الكاتب قد جمع فيه بعض أحاديث الرسول
الكريم ﷺ. جاوز عددها الألف حديث، وصنّفها في أبواب، جمع
في كل باب عددًا من الأحاديث المتناسبة مع موضوع الباب،
وهكذا، وقد أورد في بعض الأبواب أقوال بعض الصحابة زيادة في
الفائدة، واهتم بتخريج ما أورده من الأحاديث في الهامش، وترجم
معانيها إلى اللغة الأردنية.

ولا شك أن الكاتب - جزاه الله خيرًا - قد بذل جهدًا كبيرًا في
إخراج هذا الكتاب بهذه الصورة المضيئة، ليدلى بدلوه في إحياء سنة
رسول الله ﷺ. وتقديمها في صورة سهلة للعلماء والباحثين والمحبين.

عزت مآب الامام الاکبر ڈاکٹر محمد سید طحطاوی (شیخ الأزرہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو مالک، نگہبان، اور سب سے بلند ہے، جس نے (کائنات کی ہر چیز کو) پیدا کیا پھر اسے (جملہ تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ) درست توازن دیا اور ہر چیز کے لئے قانون مقرر کیا پھر (اسے اپنے اپنے نظام کے مطابق رہنے اور چلنے کا) راستہ بتایا اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے اپنی خواہش نفس سے کوئی کلام نہ فرمایا بلکہ جو بھی کلام فرمایا وحی الہی سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام اور برکت نازل فرمائے آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ اور ہر اس شخص پر جس نے آپ ﷺ کی سنت کی اقتداء کی اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے ہدایت پکڑی..... اما بعد!

محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مجھے تقدیم لکھنے کے لیے اپنی کتاب ”المنہاج السوي من الحديث النبوي ﷺ“ ارسال کی۔ میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک ہزار سے زائد احادیث جمع کی ہیں، اور ان کو متفرق ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ہر باب میں اُسی باب سے متعلقہ احادیث ہیں۔ بعض ابواب کے فائدہ میں اضافہ کی غرض سے آثارِ صحابہ و تابعین کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں دی گئی احادیث کے حوالہ جات کی تخریج اور تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ بھی اس کتاب کا خاصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مؤلف نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے) اس کتاب کو اس دیدہ زیب شکل میں لانے کے لئے محنتِ شاقہ سے کام لیا ہے تاکہ سنتِ رسول ﷺ کے احیاء میں اپنا حصہ ڈال سکیں اور اس کو آسان صورت میں علماء، محققین اور مجاہدین کے لیے پیش کر سکیں۔

وإني - إذ أقدم لهذا الكتاب - أدعو الله ﷻ أن يجزي الدكتور
 محمد طاهر القادري خير الجزاء على ما بذله من جهد، وأن يجعله في
 ميزان حسناته و أن ينفع به، إنه ولي ذلك والقادر عليه.
 وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

تحريراً في: ٢٩ جمادي الأولى ١٤٢٧ هـ
 ٢٥ من يونية ٢٠٠٦ م

شيخ الأزهر

الأزهر الشريف
 مجمع البحوث الإسلامية
 مكتب الأمين العام
 د/ محمد سيد طنطاوي



www.MinhajBooks.com

میں اللہ ﷻ سے دعا گو ہوں کہ وہ ذاتِ حق ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو اس محنتِ شاقہ پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کی حسنت میں اضافہ کا سبب بنانے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اس کتاب کے ذریعے نفع عطا فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کا نگہبان اور اس پر قادر ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین.

ڈاکٹر محمد سید طنطاوی
شیخ الأزهر (مصر)

الأزهر الشريف

مجمع البحوث الإسلامية

۲۹ جمادی الأول ۱۴۲۷ھ

مکتب الأمين العام

25 جون 2006ء



www.MinhajBooks.com

٢. فضيلة الشيخ علي جمعة

(مفتي الديار المصرية)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين وبعد:

فلا يخفى مدى عناية علماء هذه الأمة بحديث النبي ﷺ الذي هو أحد الوجيهين، كما في حديث المسند: "ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه". فتنوعت تصانيفهم في ذلك في جانبي الرواية والدراية خدمة لهذا الموروث النبوي، بجمعه ونقله، وتمييز صحيحه من سقيم، والكلام على رجاله ونقلته جرحاً وتعديلاً، وشرح غريبه، وبيان فقهه، وغير ذلك، ولما صُنِّفَت الدواوين لجمع السنة، تنوعت أيضاً طريقة العلماء في تصنيفها فمنهم من اشترط الصحة فيما يجمع مرتباً إياه على الأبواب الفقهية كصحيح البخاري، ومنهم من فعل ذلك دون اشتراط الصحة كما فعله أصحاب السنن الأربعة، ومنهم من جمع مروياته مرتباً إياها على مسانيد الصحابة كالإمام أحمد في مسنده، وغير ذلك من طرق التصنيف المعهودة عندهم.

بعد انتهاء عصر الرواية بوفاة الحافظ أبي بكر البيهقي سنة ٤٥٨ هـ، ازدهرت أنواع أخرى من التصنيف في الحديث من خلال دواوين السنة المسندة، فجردت طائفة منها أحاديث الأحكام، وطائفة ثانية جمعت منها ما يتعلق بالآداب والزهد والرقائق، وثالثة

عزت مآب الشیخ علی جمعہ (مفتی اعظم، مصر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور درود و سلام ہو تمام رسولوں سے معزز ترین ہستی ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی تمام آل و اصحاب پر..... اما بعد!

اس امت کے علماء کا حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے جمع کرنے میں شدتِ اہتمام کا سلیقہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث، وحی کی دو اقسام میں سے ایک پر مشتمل ہیں جیسا کہ مسند کی حدیث میں ہے۔ ”خبردار مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل (یعنی احادیث) عطا کی گئی ہیں“۔ چنانچہ تنظیم و تدوین حدیث اور آئندہ نسلوں تک علم حدیث کو منتقل کرنے کے سلسلے میں اہل اسلام کی طرف سے روایت اور درایت پر مبنی مختلف تصانیف منظر عام پر آئیں اور اخذ حدیث کا طریق کار متنوع ہوتا چلا گیا۔ بعض نے جمع احادیث میں صحت کی شرط عائد کی اور انہیں فقہ کے ابواب کے مطابق جمع کیا جیسے صحیح البخاری، اور ان میں سے بعض نے صحت کی شرط کے بغیر ایسا کیا جیسا کہ اصحاب سنن اربعہ، جبکہ ان میں سے بعض نے اپنی مرویات کو صحابہ کرام کی مسانید کے مطابق مرتب کیا جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند اور دوسرے طرق تصنیف کے دوران کیا۔

حافظ ابوبکر بیہقی (م ۴۵۸ھ) کی وفات کے ساتھ روایت کا دور ختم ہو گیا اور اس کے بعد احادیث نبوی کی دوسری انواع تالیف بھی منظر عام پر آئیں۔ اس دور میں کچھ علماء نے فقط احکام پر مبنی احادیث الگ کیں، کچھ نے آداب، زہد اور رقائق کے

أفردت الأحاديث القدسية، ورابعة تتبع المتواتر من الحديث، وهكذا.

وممن سمت همته إلى السير على خطى السابقين وخدمة سنة سيّد الأولين والآخرين صاحب الفضيلة الدكتور محمد طاهر القادري، فسبر كتب السنة وانتقى منها طائفة صالحة من الأحاديث الشريفة مرتباً إياها على الأبواب المختلفة في العقائد والعبادات، والآداب، والرفاق، والمناقب، والملح الإسنادية كتنائيات الإمام الأعظم وثلاثيات البخاري، وترجم مشكوراً ما جمعه باللغة الأردية لينتفع به أبناء هذه اللغة، ثم ختم كتابه المبارك بذكر أسانيده عن شيوخه إلى دوواين السنة وأئمة العلم كما هي عادة المسندين الكبار من المتأخرين، فهذا جهد مشكور وعمل مبرور نسأل الله تعالى أن يجزي جامعهم ومؤلفه خير الجزاء، وينفع به قارئه والناظر فيه، إنه ولي ذلك والقادر عليه، والحمد لله رب العالمين.

علي جمعة

مفتي الديار المصرية

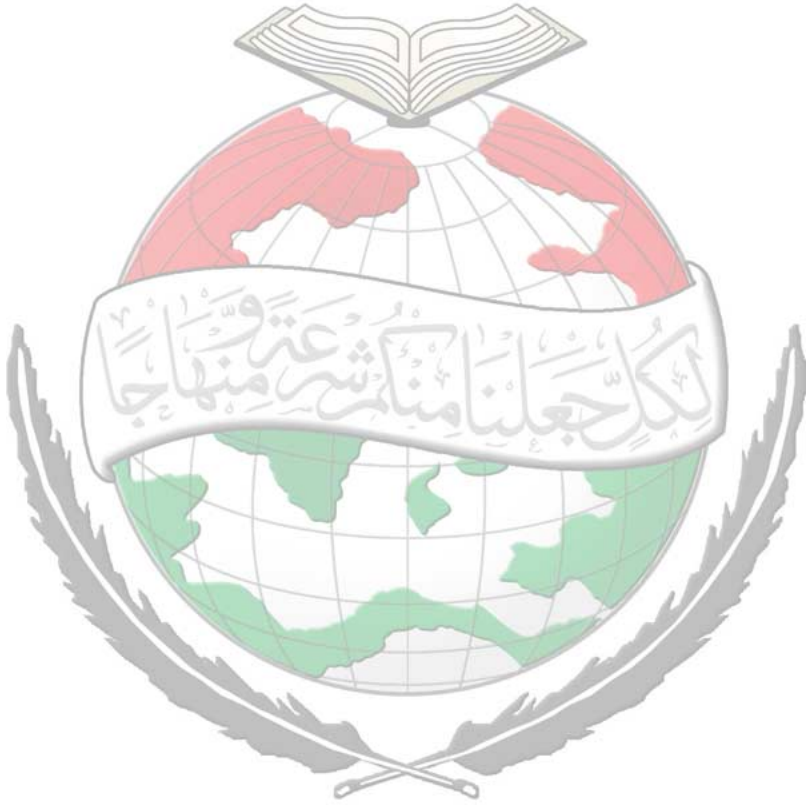
MinhajBooks.com

حوالے سے احادیث جمع کیں اور کچھ نے متواتر احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

محترم المقام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سابقین کے طریق پر چلتے ہوئے سید الاولین والآخرین ﷺ کی احادیث کی خدمت کے لیے کمر ہمت باندھی۔ انہوں نے نہ صرف احادیث کا ذخیرہ کھنگال کر اس میں سے ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا بلکہ اسے عقائد، عبادات، آداب، رقائق، مناقب، احادیات و ثنائیات الامام الاعظم ﷺ اور ثلاثیات البخاری ﷺ وغیرہ کی صورت میں احادیث کو مختلف ابواب کی شکل میں مرتب کیا۔ اس کے علاوہ ان تمام احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا تاکہ یہ زبان جاننے والے اس سے کما حقہ نفع اٹھا سکیں۔ اس کتاب میں انہوں نے اپنے شیوخ تک اپنی اسانید کا ذکر بھی کیا ہے جیسا کہ متاخرین میں سے بڑے بڑے مسندین (ائمہ) کی عادت ہے۔ بلاشبہ یہ قابل تحسین اور مقبول کام ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کتاب کے مؤلف کے حق میں دعا گو ہیں کہ وہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو پڑھنے اور اس میں غور و فکر کرنے والوں کو حقیقی نفع عطا فرمائے۔ بے شک وہ اس کام کا نگہبان اور قادر ہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے ہی لیے ہیں۔

علی جمعہ
مفتی اعظم، مصر

www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

٣. فضيلة الشيخ الأستاذ الدكتور أحمد عمر هاشم (الرئيس السابق لجامعة الأزهر)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين، سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين..... أما بعد:

فقد اطلعت على كتاب ”المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ“ لمؤلفه الدكتور محمد طاهر القادري، وهو كتاب عظيم القدر لاشتماله على مجموعة كبيرة من الأحاديث النبوية الشريفة الصحيحة التي تخدم الإسلام والمسلمين وتشتمل على أبواب متعددة من العقيدة والعبادة والأخلاق وفيه جهد مشكور لمؤلفه الفاضل الذي أسهم به في خدمة أشرف تراث في الوجود، وهو حديث صاحب الحوض المورود، واللواء المعقود، والمقام المحمود سيد الخلق وشفيعنا وسيدنا محمد ﷺ.

ومما لا شك فيه أن نشر أحاديث النبي ﷺ فيها خدمة للدين والدنيا، وللعقيدة والعبادة والتشريع والأخلاق.

وهذا الكتاب واحد من الكتب الهامة التي تخدم الإسلام في أصل أصوله وهو المصدر الثاني للتشريع بعد القرآن وهو السنة النبوية الشريفة على صاحبه أفضل الصلاة وأتمّ السلام فجزى الله مؤلف هذا الكتاب الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادري رئيس

عزت مآب الشیخ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم (سابق وائس چانسلر جامعہ الازہر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور درود و سلام ہو تمام رسولوں سے معزز رسول ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل اور تمام صحابہ کرام پر۔

میں نے ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی کتاب ”المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ“ کا مطالعہ کیا ہے، بے شک یہ ایک عظیم کتاب ہے۔ اس لئے بھی کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث کے قابل ذکر مجموعہ پر مشتمل ہے اور اس لئے بھی کہ یہ مجموعہ حدیث عقیدہ، عبادات اور اخلاقیات کے متعدد ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کام میں فاضل مؤلف کی کوشش قابل تحسین ہے جس کے ذریعہ انہوں نے اس کائنات کے معزز ترین ورثے کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اور وہ ورثہ حضور نبی اکرم ﷺ صاحب الحوض اور مقام محمود، سید الخلق اور ہمارے شفیع و سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث مبارکہ ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو پھیلانے میں دین و دنیا کی بھلائی، عقیدہ و عبادت کی بہتری اور اخلاق و شریعت کی بہترین خدمت ہے۔

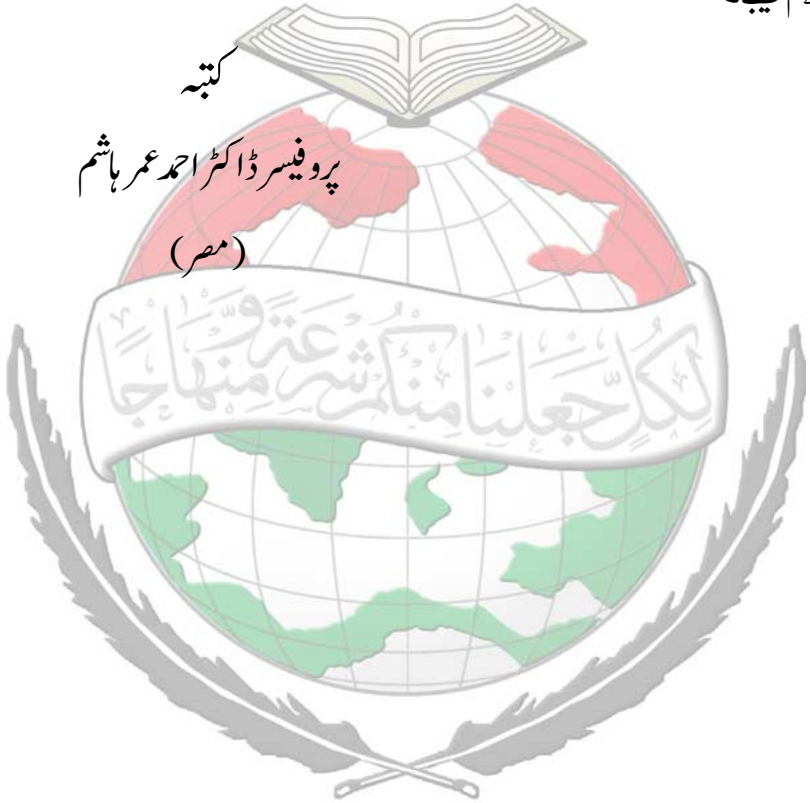
یہ کتاب ان اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے جو اسلام کے اصل الاصول (جو کہ قرآن کے بعد دوسرا مصدر ہے) یعنی سنت نبویہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والسلام پر مشتمل ہونے کی وجہ سے خدمت اسلام کا بڑا ذریعہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری چانسلر جامعہ منہاج القرآن کو اس محنت شاقہ پر جو انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں صرف کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

جامعة منهاج القرآن خير الجزاء على ما بذله من جهود كبيرة فتشكر
 في خدمة سنة سيدنا محمد ﷺ وأسأل الله تعالى أن يغفر لي وله
 ولسائر المسلمين وأن ينفع بهذا الكتاب كل قارئ وصلى الله على
 سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

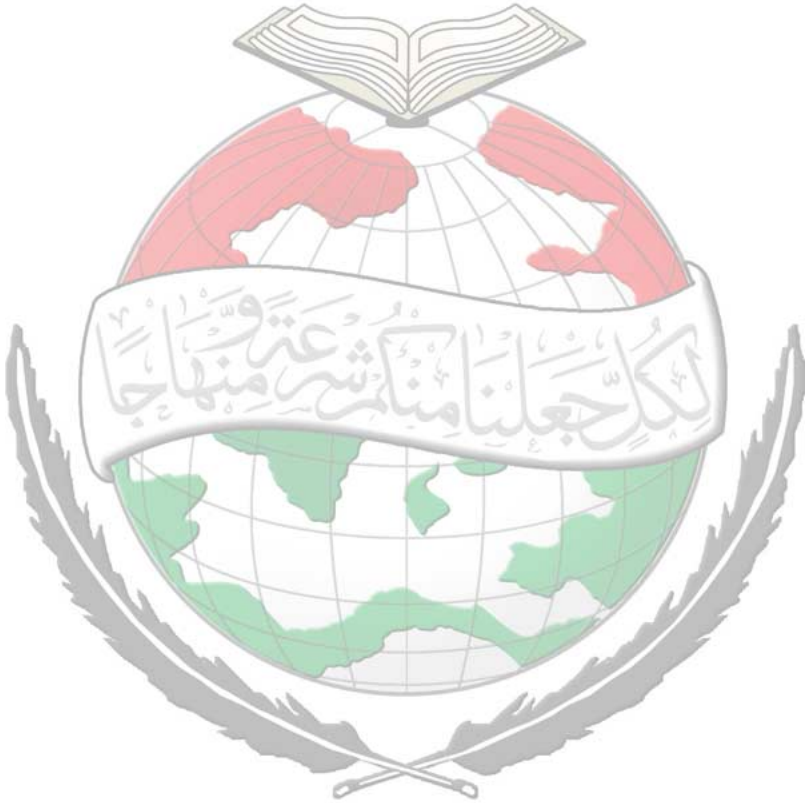


www.MinhajBooks.com

ان کی خدمتِ سنت کی یہ سعی ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازی جائے۔ میں اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوں کہ وہ میری، آپ سب کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے، اس کتاب کے ہر قاری کو نفع بخشے اور ہمارے آقا و مولیٰ حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود و سلام بھیجے۔



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

٤. فضيلة الشيخ أسعد محمد سعيد الصاغري (مفتي الحنفية بالشام)

بسم الله الرحمن الرحيم

عناية شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري المحترم حفظه الله تعالى

الحمد لله الكبير المتعال الذي شرح صدور أوليائه لذكره وشكره وحسن عبادته، والفضل له وحده الذي وعد بحفظ دينه إلى يوم القيامة بقوله تعالى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾. والثناء له تعالى أن جعلنا من المنتسبين لهذا النبي الكريم ﷺ ومن أمته التي جعلها خير أمة أخرجت للناس وزينها في كل حقبة من الحقب بعلماء عاملين مخلصين مخلصين لتكون حجته على خلقه على الدوام. قال عليه الصلاة والسلام: "أمتي كالمطر لا يُدرى أولها خير أم آخرها."

والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا ومولانا محمد شمس المعارف الربانية ونور أنوار الحقائق العرفانية النائب الأول عن الحق الذي وسع خلقه جميع الخلق ووقفهم على المحجة البيضاء التارك فيهم ما لا يضلوا بعده إن تمسكوا به كتاب الله سبحانه وعترته أهل بيته ﷺ الطيبين الطاهرين.

جمع الله تعالى عليه أئمة هداة رضي الله عنهم ورضوا عنه فكانوا في العالم مصابيح الهدى لمن اهتدى، أحيانا الله تعالى على حبهم وحب نبيه وآل بيته. (آمين).

عزت مآب الشیخ اسعد محمد سعید الصاغر جی (مفتی اعظم حنفیہ، شام)

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حفظہ اللہ تعالیٰ کی نذر

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو بلند ترین مرتبہ کا حامل اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ اسی نے اپنے اولیاء کے سینوں کو اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت کے لیے کھولا اور تمام عظمت و فضیلت فقط اسی کو زیبا ہے۔ وہی ہے جس نے قیامت تک کے لیے اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ ان الفاظ میں فرمایا: ”بے شک یہ ذکر (یعنی قرآن کریم) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔“ اور اسی کے لیے ثابہ جس نے ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت عطا کی اور بہترین امت کا فرد بنایا۔ اس امت کو علمائے عالمین سے مُزَيَّب اور اولیائے مخلصین سے مزین کیا تاکہ اس کی مخلوق پر اس کی حجت استمرار پوری ہوتی رہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی لئے فرمایا: ”میری امت کی مثال بارش (کے قطرؤں) کی مانند ہے لہذا انہیں معلوم اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری۔“

اس کے بعد کامل ترین درود و سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، جو معارف الہیہ کے آفتاب، انوارِ حقائق کا نور، ذاتِ حق کے نائبِ اول اور حسن اخلاق میں تمام مخلوقات پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف نسل انسانی کو روشن ترین راہ دکھائی بلکہ اپنے بعد دو ایسی چیزیں بھی چھوڑ کر گئے جن کو تھامے رکھنے سے انسانیت کبھی گمراہ نہیں ہو سکتی اور وہ دو چیزیں ہیں: کتاب اللہ اور آپ ﷺ کی عترت (اہل بیت)، جو پاکیزہ ترین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعوتِ حق کو آگے بڑھانے کے لیے ایسے ائمہ عظام کا تسلسل قائم فرمایا جو تمام طالبانِ ہدایت کے لیے روشن چراغ تھے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی محبت، اپنے نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کے اہل بیت کی محبت پر زندہ (اور قائم و دائم) رکھے۔ (آمین)۔

أما بعد، فإن علم الحديث النبوي من أشرف العلوم قدراً وأرفعها منزلة وذكراً حيث يشرف بشرف معلومه الذي يلي كتاب الله ﷻ ولم لا وهو المبين لمجمل القرآن المفصل لأحكامه وقد هياً الله تعالى له على مرّ الدهور والعصور من أعلاهم الله تعالى بجمعه وتصحيحة وضبط حروفه وشواهد كإمام الأئمة البخاري رحمه الله تعالى وغيره من علماء الإسلام الذين سنوا لمن بعدهم سنة جمع الأحاديث النبوية منهاجاً سوياً وصراطاً مستقيماً نالوا به دعوة الحبيب المصطفى نصر الله امرأاً سمع مقالتي فوعاها فأداها كما سمعها فربّ مبلغ أوعى من سامع.

وقفت على تأليف جليل لمولانا شيخ الإسلام الجهيد الجحاج أوحّد زمانه وفريد عصره وأوانه البروفسور العلامة والشيخ الحبر الفهامة بحر العلوم صاحب التصانيف ومؤلف المؤلفات العارف بالله والّدال عليه بالحال والقال العالم العامل عماد الدوحة القادرية الأستاذ الدكتور محمد طاهر القادري الموسوم بـ: "المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ" قد حوى على ما يحتاجه المسلم في بناء نفسه وروحه وسلوكه ومجتمعه وإقامة العلاقة بربه.

نظمه المؤلف في ستة عشر باباً مع "مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة" و "الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة:"

اما بعد! بے شک حدیث نبوی کا علم قرآنی علوم سے ہم آہنگی کے سبب دیگر تمام علوم سے قدر و منزلت میں افضل ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ یہی تو قرآنی اجمال کی تفصیل اور قرآنی احکام کی شرح ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں اس علم کی ترویج کے لیے ایسے رجال کار پیدا کیے جنہوں نے مختلف ادوار میں اس علم کے نظم و ضبط کے حوالے سے شاندار کارنامے سرانجام دیئے، جن میں امام بخاری و دیگر ائمہ شامل ہیں۔ ان تمام ائمہ اسلام نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے احادیث نبوی ﷺ کی جمع و ترتیب کے لیے ایک صراط مستقیم وضع کیا اور اس طرح وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کے مستحق ٹھہرے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میرا فرمان سنا اور اسے اچھی طرح سمجھا اور پھر اسی طرح آگے پہنچایا جس طرح اس نے سنا۔ پس بہت سارے لوگ جنہیں وہ فرمان پہنچایا گیا (براہ راست) سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔“

مجھے شیخ الاسلام، علامہ زماں، فرید دوراں، نابغہ عصر، رہنمائے اسرارِ حال و قال، عالم باعمل، عارف باللہ، شوکت سلسلہ قادریہ، صاحب تصانیف کثیرہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بلند پایہ تالیف ”المنہاج السوي من الحديث النبوي ﷺ“ دیکھنے کا موقع ملا، یہ کتاب ایسی احادیث پر مشتمل ہے جن سے ہر مسلمان اپنے نفس و روح کی اصلاح، تعمیرِ شخصیت و اصلاح معاشرہ اور اپنے رب کے ساتھ تعلقِ بندگی قائم کرنے میں رہنمائی لے سکتا ہے۔

اس کتاب میں مؤلف نے ”مختصر الجواهر الباهرة في الأسانيد الطاهرة“ (ائمہ حدیث و تصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصر متصل اسانید) اور ”الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة“ (مقدمہ اصول حدیث و فروع عقیدہ) سمیت سولہ (۱۶) ابواب قائم کیے ہیں (جن کی تفصیل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں)۔

الباب الأول في علامات الإيمان والإسلام والإحسان وحقيقة الإيمان وعلامات المؤمن وأوصافه وعلامات المسلم وأوصافه وعلامات المحسن وأوصافه وعلامات النفاق والمنافق وغيرها.

الباب الثاني في حكم الخوارج والمرتدين والمتقسين النبي ﷺ.

الباب الثالث في العبادات والمناسك وفي فضل الصلاة المكتوبة وفي السنن والنوافل والصيام وقيام رمضان وفضائل مكة والمدينة وفضل الصدقة على الأقارب.

الباب الرابع في كيفية صلاة النبي ﷺ.

الباب الخامس في صلاة التراويح.

الباب السادس في الدعاء بعد الصلوات المكتوبة.

الباب السابع في الإخلاص والرقائق والزهد في الدنيا والصدق والإخلاص وثواب الحب في الله تعالى وحسن الظن به والبكاء من خشية الله تعالى والقناعة وترك الطمع والتوبة والاستغفار والأذكار والتسبيحات.

الباب الثامن في فضل العلم والعلماء وفضل العلم والأعمال الصالحة وفضل الدعاء وفضل العلم والعلماء وفضل الصلاة والسلام على النبي ﷺ وزيارة القبور وفضل الذكر والذاكرين وفضل قيام الليل وفي المدائح النبوية وإنشادها وفضل إيصال الثواب إلى الأموات.

الباب التاسع في عظمة الرسالة وشرف المصطفى ﷺ وأن
 الأنبياء أحياء في قبورهم بأجسادهم وأن الأمة تسأل عن مكانة
 النبي ﷺ في القبور وثواب حب النبي ﷺ والتبرك بآثاره
 والتوسل بالنبي ﷺ والصالحين وفي شرف النبوة المحمدية ﷺ.

الباب العاشر في مناقب النبي ﷺ وأهل البيت والخلفاء
 الراشدين والصحابة الأجلاء والإمام المهدي ومناقب الأئمة الفقهاء
 والأولياء والصالحين.

الباب الحادي عشر في معجزات النبي ﷺ وكرامات
 الأولياء والصالحين ﷺ.

الباب الثاني عشر في فضل آخر الأئمة المحمدية وعدم
 اجتماعها على ضلالة وبعث المجددين في هذه الأمة وشرف الأمة
 المحمدية.

الباب الثالث عشر في الاعتصام بالسنة وتجنب البدعة
 السيئة.

الباب الرابع عشر في البر والصلة والحقوق وبرّ الوالدين
 وصلة الأرحام.

الباب الخامس عشر في آداب اللقاء وحسن الكلام وحفظ
 اللسان وآداب المجالس والسفر والطعام والشراب.

الباب السادس عشر في الأحاديث والثائيات والثلاثيات.

وقد تَوَجَّتِ الأبواب بباب مديح رسول الله ﷺ امتثالاً لأمر الله تعالى وتعزّروه وتوقّروه فجاء بلسماً لأحباب رسول الله ﷺ الذين لا يفترون عن الصلاة على النبي ﷺ فكان كتاباً جامعاً ما وجدت له نظيراً إلا ما كان من رياض الصالحين لإمام الأئمة أبي زكريا النووي قدس الله سره الذي ليس له نظير في الدنيا فإنه يشابهه في كثير من أبوابه ويزيد عليها وبخاصة مقدمته الجديدة التي هي الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة فغدا في حلة قشبية جمعت بين أقواله وأفعاله وأحواله ﷺ وجاء العنوان حاوياً لجميع مضامينه حيث سمّاه المؤلف حفظه الله تعالى وأمدّ في عمره المنهاج السوي من الحديث النبوي ﷺ والله أسأل ونبيه الحبيب أتوسّل أن يجعله نبراساً لكل من أراد الاهتداء لهديه إنه سميع مجيب.

ملاحظة: ما وصفت إلا ما عاينت ولا أزكي على الله أحداً.

دمشق ٢٤ محرم الحرام ١٤٢٨ أسعد محمد سعيد الصاغري

خادم العلم الشريف

١٢ شباط ٢٠٠٧

مندرجہ بالا تمام ابواب کو اللہ تعالیٰ کے امر ”وتعزّروہ وتوقّروہ“ کی پیروی کرتے ہوئے، محدثِ رسول ﷺ کا تاج پہنایا گیا ہے بایں طور یہ کتاب جہاں عاشقانِ رسول اور آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والوں کے لیے باعثِ مسرت ہے وہاں ایک جامع مجموعہٴ احادیث بھی ہے۔ امام الائمہ ابو زکریا نووی قدس سرہ کی ”ریاض الصالحین“ کے علاوہ اس مرقعِ حدیث کی کوئی اور نظیر مجھے نہیں ملی۔ گو یہ کتاب بہت سارے ابواب میں ریاض الصالحین سے مشابہت رکھتی ہے بلکہ بعض ابجاث کے لحاظ سے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ خاص طور پر اس کا مقدمہ جو کہ ”الخطبة السديدة في أصول الحديث وفروع العقيدة“ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال، افعال و احوال کی جامع ہے اسی طرح اس کا نام بھی اس میں موجود تمام احادیثِ رسول ﷺ کا جامع ہے جس سے مولف (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں درازی عمر عطا فرمائے) نے اسے موسوم کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ہر اس شخص کے لیے ہدایت کا چراغ بنائے جو اس کی ہدایت کا طالب ہے۔ بے شک وہ تمام دعاؤں کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

نوٹ: میں نے (کتاب اور صاحبِ کتاب سے متعلق) جو دیکھا ہے وہی بیان کیا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کی صفائی نہیں پیش کرتا۔

اسعد محمد سعید الصاغر جی

خادم العلم الشریف

دُمُشَق ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

12 فروری 2007ء

مختصر الجواهر الباهرة

فی

الأسانید الطاهرة

حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ تک ائمہ حدیث

و تصوف کے طرق سے مؤلف کی مختصراً متصل اسانید

www.MinhaiBooks.com

- ۱۔ إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة رحمہ اللہ
﴿امام اعظم ابوحنيفہ العمان بن ثابت رحمہ اللہ تک متصل آسانيد﴾
- ۲۔ إسنادي إلى الإمام مالک بن أنس الأصبحي رحمہ اللہ
﴿امام مالک بن انس اصبحي رحمہ اللہ تک متصل آسانيد﴾
- ۳۔ إسنادي إلى الإمام محمد بن إدريس الشافعي رحمہ اللہ
﴿امام محمد بن ادريس الشافعي رحمہ اللہ تک متصل آسانيد﴾
- ۴۔ إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رحمہ اللہ
﴿امام احمد بن حنبل الشيباني رحمہ اللہ تک متصل آسانيد﴾
- ۵۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام البخاري رحمہ اللہ
﴿امام محمد بن اسماعيل بخاري رحمہ اللہ تک ”صحیح البخاری“ کی متصل آسانيد﴾
- ۶۔ إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم رحمہ اللہ
﴿امام مسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ تک ”صحیح مسلم“ کی متصل آسانيد﴾

۷۔ إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود و الترمذي والنسائي

وابن ماجه رحمہ اللہ

﴿امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ تک
”سنن اربعہ“ کی متصل آسانید﴾

۸۔ إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض رحمہ اللہ

﴿قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تک ”الشفاء“ کی متصل آسانید﴾

۹۔ إسنادي إلى سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي

الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمہ اللہ بعلوم التصوف
والطريقة والمعرفة

﴿علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم
ابو محمد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تک متصل آسانید﴾

۱۰۔ إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن

علي بن العربي الطائي الحاتمي رحمہ اللہ
﴿الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن العربی رحمہ اللہ تک متصل
آسانید﴾



الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَلِيِّ الْحَمِيدِ، الْمُتَكَفِّلِ بِأَرْزَاقِ الْعِبِيدِ، الْمُتَصَرِّفِ فِيهِمْ بِمَا يُرِيدُ، وَالْمُخَصِّصِ مِنْهُمْ بِمَا يَزِيدُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ نَالَّذِي هَدَانَا إِلَى مَعَارِفِ التَّوْحِيدِ، وَأَرْشَدَنَا إِلَى رِوَايَةِ قَوْلِهِ السَّعِيدِ، وَأَمَرَنَا إِلَى مُتَابَعَةِ عَمَلِهِ السَّيِّدِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبِعِهِ الَّذِينَ جَعَلَهُمُ اللَّهُ لَنَا ثِقَاتٍ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّينِ، لِأَنَّ الْإِبْلَاغَ وَالْإِسْنَادَ مِنْ خُصُوصِيَّاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِّنْ أُمَّةٍ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيعَةُ تَبْلُغُ دِينَهَا بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَضَّلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَفَ أُثْمَتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِينَ.

وَقَدْ رَوَى ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: نَضَرَ اللَّهُ أُمَّراً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثاً. وَفِي رِوَايَةٍ: سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَضَرَ اللَّهُ أُمَّراً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ.

وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ

أَرْحَمَ خُلَفَائِي قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ: الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُونَ أَحَادِيثِي وَيَعْلَمُونَهَا النَّاسَ. رواه الطبراني في الأوسط.

وَقَالَ الْأَئِمَّةُ الْكِبَارُ مِنَ التَّابِعِينَ: الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ، وَلَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَّا الثَّقَاتُ، وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ، وَأَنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ. أما بعد: فيقول أسير ذنبه وراجي عفو ربّه، الدكتور محمد طاهر القادري بن المحدث المُسند الدكتور فريد الدين القادري هَذِهِ أَسَانِيدِي فِي الْحَدِيثِ الْمُبَارَكِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ الشَّرِيفَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالَّتِي عَدَدُهَا مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَنَدًا وَأَذْكُرُ مِنْ بَعْضِهَا شَهَادَةً وَبَرَكَةً بِالِاتِّصَالِ مَعَ الْمَشَائِخِ وَالْأَكَابِرِ، مِنْ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَهِيَ مُحَقَّقَةٌ وَمُتَّصِلَةٌ بِطَرِيقِ الضَّبْطِ وَالتَّسْلُسِ وَالِاتِّصَالِ إِلَى أَيْمَةِ الْحَدِيثِ الْأَعْلَامِ، وَالْأَشْيَاخِ الْقَادَةِ الْكِرَامِ، وَإِنَّهَا مُوَصَّلَةٌ إِلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَكْرَمَ الْخَلْقِ وَأَفْضَلَ الْأَنَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَبِعِهِ أَزْكَى الصَّلَاةِ وَأَبْقَى السَّلَامِ.

www.MinhajBooks.com

﴿إسنادي إلى الإمام الأعظم أبي حنيفة﴾

﴿امام اعظم ابوحنيفه النعمان بن ثابت ؓ تك متصل اسانيد﴾

أروي عن سيدي الإمام الأعظم أبي حنيفة ؓ من ثمانية
 الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن
 والدي المحدث المُنسَد الدكتور فريد الدين القادري الحنفي عن
 الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي و أخيه الأكبر الشيخ عبد
 الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدث اللكنوي الحنفي عن
 الشيخ أبي الحسنات محمد عبد الحي بن عبد الحليم اللكنوي
 الحنفي و الشيخ السيّد علي بن ظاهر الوتري الحنفي كلاهما عن
 الشيخ عبد الغني بن أبي سعيد الدهلوي المدني الحنفي عن الشيخ
 عثمان بن محمد الميرغني المكي الحنفي ومحدث الحجاز الشيخ
 محمد عابد بن أحمد السندي المدني الحنفي كلاهما عن الشيخ
 يوسف بن محمد المزجاجي الحنفي عن أبيه الشيخ محمد بن علاء
 الدين المزجاجي الحنفي عن أبيه الشيخ علاء الدين بن محمد
 الحنفي عن الشيخ حسن بن علي العُجَيمِي الحنفي عن الشيخ خير
 الدين بن أحمد بن علي الرملي الحنفي (صاحب الفتاوى الخيرية) عن
 الشيخ محمد بن السراج الحانوتي الحنفي (صاحب الفتاوى) عن
 الشيخ أحمد بن الشلبي الحنفي عن الشيخ إبراهيم بن عبد الرحمن

الكركي الحنفي عن الشيخ يحيى بن محمد الأقصري الحنفي عن
 الشيخ محمد بن محمد البخاري الحنفي عن الشيخ حافظ الدين
 محمد بن محمد بن علي الطاهري الحنفي عن صدر الشريعة عبيد
 الله بن مسعود بن محمود البخاري الحنفي عن جده تاج الشريعة
 محمود بن أحمد الحنفي عن والده صدر الشريعة أحمد الحنفي عن
 أبي جمال الدين عبيد الله إبراهيم المحجوبي الحنفي عن الشيخ
 محمد بن أبي بكر البخاري عرف بإمام زاده الحنفي عن أبي الفضائل
 شمس الأئمة بكر بن محمد الزرنجري الحنفي عن شمس الأئمة أبي
 بكر محمد بن أبي سهل السرخسي (صاحب المبسوط) عن شمس
 الأئمة عبد العزيز أحمد الحلواني الحنفي عن أبي علي الخضر بن
 علي النسفي الحنفي عن أبي بكر محمد بن فضل البخاري الحنفي
 عن الأستاذ عبد الله بن محمد الحارث الحنفي عن أبي حفص الصغير
 محمد الحنفي عن أبيه أبي حفص الكبير أحمد بن حفص البخاري
 الحنفي عن الإمام محمد بن حسن الشيباني الحنفي عن الإمام
 الأعظم أبي حنيفة النعمان بن ثابت رحمهم الله (٨٠-١٥٠هـ).

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رحمهم الله: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رحمهم الله يَقُولُ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (١)
 وَأَيْضًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رحمهم الله: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَنَسٍ رحمهم الله يَقُولُ:

(١) مسند الإمام أبي حنيفة.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: حُبُّكَ الشَّيْءَ يَعْمي وَيُصِمُّ.

وَأَيْضًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ.

وَأَيْضًا رَوَى أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.



www.MinhajBooks.com

﴿إسنادي إلى الإمام مالك بن أنس الأصبحي﴾

﴿إمام مالك بن أنس أصبَحِي ﷺ تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الإمام مالك بن أنس الأصبحي ﷺ من ثمانية
الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن
السيد محمد بن علوي المالكي المكي عن أبيه الإمام علوي بن
عباس المالكي المكي عن أبيه الإمام عباس بن عبد العزيز المالكي
المكي عن محمد عابد المالكي الأزهرى عن السيد أحمد بن زيني
دحلان عن عثمان بن حسن الدميّاطي عن الإمام محمد الأمير الكبير
المصري عن علي بن محمد العربي السقاط عن الشيخ محمد
الزرقاني (شارح الموطأ) عن أبيه الشيخ عبد الباقي عن الشيخ علي
الأجهوري عن الشيخ محمد بن أحمد الرملي عن القاضي زكريا بن
محمد الأنصاري عن الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني عن الشيخ
نجم الدين محمد بن علي البالسي عن محمد بن علي المكفي عن
محمد بن الدلاصي عن عبد العزيز بن عبد الوهاب الطرطوشي عن
سليمان بن خلف الباجي عن يونس بن عبد الله بن مغيث عن أبي
عيسى يحيى بن يحيى عن عم أبيه عبيد الله بن يحيى عن أبيه الإمام
يحيى بن يحيى الليثي الأندلسي عن إمام دار الهجرة الإمام مالك بن
أنس الأصبحي (٩٣-١٧٩ هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿إِسْنَادِي إِلَى الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ﴾

﴿إِمَامُ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكَتَمُتْصِلُ أَسَانِيدُ﴾

أروى عن الإمام محمد بن إدريس الشافعي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ من عدة
 الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، ومنها: أروى عن الشيخ
 علوي بن عباس المالكي المكي عن محدث الحرمين عمر بن حمدان
 المحرسي عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن الشيخ أحمد
 بن زيني دحلان عن الشيخ عثمان بن حسن الدميّاطي عن الإمام أبي
 عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري عن الشيخ أبي
 الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري عن الشيخ محمد
 بن عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجيمي عن الشيخ صفى
 الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني عن الشيخ شمس الدين
 محمد بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد
 الأنصاري عن الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن
 الصلاح بن أبي عمر المقدسي عن فخر الدين علي بن أحمد البخاري
 عن القاضي أبي المكارم أحمد بن محمد اللبان و أبي جعفر محمد
 بن أحمد الصيدلاني كلاهما عن أبي علي الحسن بن أحمد الحداد
 عن الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني عن أبي العباس

محمد بن يعقوب الأصم عن الربيع بن سليمان المرادي عن الإمام
أبي عبد الله محمد بن إدريس الشافعي رحمته الله (١٥٠-٢٠٤هـ).



www.MinhajBooks.com

﴿إسنادي إلى الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رحمته الله﴾﴿امام احمد بن حنبل الشيباني رحمته الله تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رحمته الله من عدة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، ومنها: أروي عن الشيخ علوي بن عباس المالكي عن محدث الحرمين عمر بن حمدان المحرسي عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن الشيخ أحمد بن زيني دحلان عن الشيخ عثمان بن حسن الدميّاطي عن الإمام أبي عبد الله محمد بن محمد الأمير الكبير المصري عن الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري عن الشيخ محمد بن عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن علي العجّيمي عن الشيخ صفى الدين أحمد بن محمد القشاشي المدني عن الشيخ شمس الدين بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن الشيخ صلاح بن أبي عمر المقدسي عن الشيخ فخر الدين علي بن أحمد البخاري عن الشيخ أبي علي حنبل بن عبد الله بن الفرّج المكبر عن أبي القاسم هبة الله بن محمد بن عبد الواحد الشيباني عن أبي علي الحسن بن علي التميمي عن أبي بكر أحمد بن جعفر بن حمدان القطيعي عن عبد الله بن أحمد بن حنبل عن أبيه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني رحمته الله (١٦٤-١٠٢٤هـ).

﴿إِسْنَادِي لِلْجَامِعِ الصَّحِيحِ إِلَى الْإِمَامِ الْبُخَارِيِّ ﷺ﴾
﴿إِمَامُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بُخَارِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكَ "صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ" كِي مُتَصَلِّ أَسَانِيدِ﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام البخاري رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ من خمسين سنداً
متصلاً وطريقاً موصلاً إليه، و أحد منها: أروي عن الشيخ علوي بن
عباس المالكي المكي عن الشيخ أحمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن الحافظ السيّد محمد مرتضى الزبيدي الحسيني عن
الشيخ محمد بن سنّة الفلاني عن الشيخ أحمد بن محمد العجل
اليمني (عاش ١٤٧ سنة) عن الشيخ المعمّر قطب الدين محمد بن
أحمد النهروالي عن الشيخ أبي الفتوح الطاووسي عن الشيخ المعمّر
يوسف الهروي (عاش ٣٠٠ سنة) عن الشيخ محمد بن شاذ بخت
الفارسي الفرغاني (عاش ١٣٠ سنة) عن الشيخ أبي لقمان يحيى بن
عمار بن مقل بن شاهان الختلائي (عاش ١٤٣ سنة) عن الإمام أبي عبد
الله محمد بن يوسف الفريزي عن الإمام أبي عبد الله محمد بن
إسماعيل البخاري (١٩٤-٢٥٦ هـ) قدس الله سره العزيز.

﴿وهذا أعلى سند في العلو والغرامة بغاية القرب من رسول
الله ﷺ يوجد الآن في الدنيا إلى الجامع الصحيح، لأنه بيني وبين
الإمام البخاري إحدى عشرة واسطة وجاءت الرواية في هذا السند
بالإجازة الخاصة مشافعة وبالإجازة العامة لأهل العصر﴾.

فإن بين الإمام البخاري وبين النبي ﷺ ثلاث واسطات باعتبار

الثلاثيات:

كما روى البخاري قال: حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ: مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (١)

وأيضاً قال البخاري: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (٢)

وأيضاً قال البخاري: حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ
عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (٣)

فإنني أتصل بالنبي الحبيب المصطفى ﷺ عن طريق البخاري
بست عشرة واسطة فالحمد لله على ذلك.

www.MinhajBooks.com

(١) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: العلم، باب: إثم من كذب على النبي ﷺ.

(٢) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المظالم، باب: هل تكسر الدنان التي فيها الخمر.

(٣) الجامع الصحيح للبخاري، كتاب: المناقب، باب: صفة النبي ﷺ.

﴿إسنادي للجامع الصحيح إلى الإمام مسلم ﷺ﴾

﴿إمام مسلم بن حجاج قشیری ﷺ تک ”صحیح مسلم“ کی متصل آسانید﴾

أروي الجامع الصحيح للإمام مسلم ﷺ من عشرة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه و أحد منها: أروي عن والدي المحدث المُسنَد الدكتور فريد الدين القادري عن الشيخ محمد المكي بن محمد بن جعفر الكتّاني عن الشيخ عمر بن حمدان المحرسي عن الشيخ أحمد بن إسماعيل البرزنجي عن والده الشيخ إسماعيل بن زين العابدين البرزنجي عن الشيخ صالح بن محمد الفلاني ﴿ح﴾ ويروي الوالد عن الشيخ عبد الهادي الأنصاري اللكنوي وأخيه الأكبر الشيخ عبد الباقي بن علي محمد الأنصاري المحدث اللكنوي عن صالح بن عبد الله العباسي عن محمد بن علي السنوسي عن الشيخ صالح بن محمد الفلاني عن الشيخ محمد بن سنّة الفلاني عن الشريف محمد بن عبد الله الولاتي عن محمد بن خليل بن أركماش عن الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن أبي محمد عبد الله بن محمد النيسابوري عن أبي الفضل سليمان بن حمزة المقدسي عن أبي الحسن علي بن الحسين بن علي الهاشمي و أبي الفضل محمد بن ناصر السلامي كلاهما عن الحافظ أبي القاسم عبد الرحمن بن محمد بن إسحاق بن منده عن الحافظ أبي بكر محمد بن عبد الله الشيباني عن الإمام مكي بن عبدان النيسابوري والإمام أبي حامد الشرقي كلاهما

عن الإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري
(٢٠٦-٢٦١ هـ) قدس الله سره العزيز.

فهذا السند معظم العلو والغرابة بغاية الاتصال لأنه بيني وبين
الإمام مسلم أربع عشرة واسطة وبين الإمام مسلم وبين النبي ﷺ
أربع واسطات:

كما روى الإمام مسلم عن عبد الله بن مسleme قال حدثنا مالك
عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك رضي الله عنه، أن
أعرابيا قال: لرسول الله ﷺ متى الساعة؟ قال له رسول الله ﷺ: ما
أعددت لها؟ قال: حب الله ورسوله ﷺ قال: أنت مع من أحببت. (١)
وأيضاً روى مسلم عن حسن بن الربيع وأبي بكر بن أبي شيبة
قالا: حدثنا أبو الأحوص عن سماك عن جابر بن سمرة رضي الله عنه
رسول الله ﷺ. (٢)

وأيضاً روى مسلم عن عون بن سلام الكوفي عن زهير عن
سماك عن جابر بن سمرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ. (٣)

فإنني أتصل بالنبي الحبيب المصطفى ﷺ عن طريق الإمام
مسلم بتسع عشرة واسطة فالحمد لله على ذلك.

(١) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب.

(٢) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجمعة، باب: تخفيف الصلاة والخطبة.

(٣) الجامع الصحيح لمسلم، كتاب: الجنائز، باب: ترك الصلاة على القاتل نفسه.

﴿إسنادي للسنن الأربعة من أبي داود والترمذي

والنسائي وابن ماجه ﷺ﴾

﴿امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجه ﷺ تک

”سنن اربعہ“ کی متصل آسانید﴾

أروي السنن الأربعة للإمام أبي داود والترمذي والنسائي وابن
ماجه ﷺ من ثلاثين سندًا متصلًا وطريقًا موصلاً إليهم، ومنها: أروي
عن الشيخ حسين بن أحمد عسيران عن الإمام يوسف بن إسماعيل
النبهاني ﴿ح﴾ و أروي عن والدي الدكتور فريد الدين القادري عن
الشيخ محمد المكي بن محمد الكتّاني عن والده الإمام محمد بن
جعفر الكتّاني عن الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني ﴿ح﴾ عن الشيخ
إبراهيم بن حسن السقا المصري عن الشيخ محمد بن محمود
الجزائري عن الشيخ علي بن عبد القادر بن الأمين الجزائري عن
الشيخ الشهاب أحمد بن محمد الجوهرى عن الإمام عبد الله بن
سالم المحدث البصري عن الشيخ محمد بن علاء الدين البابلي عن
الشيخ عيسى بن محمد المغربي عن الشيخ سالم بن محمد
السنهوري عن الشيخ النجم محمد بن أحمد الغيطي عن شيخ
الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الإمام الحافظ
الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني بأسانيده إلى الإمام أبي داود

سليمان بن الأشعث السجستاني (٢٠٢-٢٧٥هـ) والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي (٢١٠-٢٧٩هـ) والإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي (٢١٥-٣٠٣هـ) والإمام ابن ماجه القزويني (٢٠٩-٢٧٣هـ) قدس الله سرهم العزيز.

﴿ ح ﴾ أروي عن أبي البركات السيّد أحمد القادري عن إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ ح ﴾ عن السيّد أحمد سعيد الكاظمي الأمروهي عن الشيخ مصطفى رضا خان البريلوي عن إمام الهند الشاه أحمد رضا خان البريلوي ﴿ ح ﴾ عن الشاه آل رسول أحمد المارهوري عن الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي عن محدث الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي عن الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني عن أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني عن الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني عن أحمد بن علي الشناوي المصري المدني عن شمس الدين محمد بن أحمد الرملي الشافعي عن شيخ الإسلام القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني بأسانيده إلى الإمام أبي داود سليمان بن الأشعث السجستاني والإمام أبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي والإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي والإمام ابن ماجه القزويني قدس الله سرهم العزيز.

﴿إسنادي للشفاء إلى الإمام القاضي عياض ﷺ﴾

﴿قاضي عياض مالكي ﷺ تك "الشفاء" کی متصل آسانید﴾

أروي الشفاء للقاضي عياض ﷺ من ستة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن والدي الشيخ الدكتور فريد الدين القادري عن الشيخ محمد عبد الشكور المهاجر المدني عن الشيخ أحمد علي المحدث السهارنفوري عن الشيخ محمد إسحاق الدهلوي المكي عن الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي عن أبيه محدث الهند الشاه أحمد ولي الله الدهلوي عن الشيخ أبي طاهر محمد بن إبراهيم الكوراني المدني عن أبيه البرهان إبراهيم بن حسن الكوراني المدني ﴿ح﴾ أروي عن الشيخ حسين بن أحمد عسيان عن الإمام يوسف بن إسماعيل النبهاني عن محمد أبي الخير عابدين عن محمد بن عمر ابن عابدين الشامي (صاحب رد المحتار) عن الشيخ محمد شاكر العقاد عن الشيخ محمد التافلاتي عن الشيخ محمد الحفني عن الشيخ محمد البديري عن الشيخ إبراهيم بن حسن الكوراني عن الشيخ أحمد بن محمد القشاشي المالكي المدني عن الشيخ شمس الدين محمد بن أحمد الرملي عن الشيخ القاضي زكريا بن محمد الأنصاري عن الشيخ محمد بن علي القاياتي عن السراج عمر بن علي بن الملقن الأنصاري عن النجم أبي الفتوح

يوسف بن محمد الدلاصي عن الشيخ يحيى بن أحمد بن محمد
 اللواتي عن أبي الحسن يحيى بن محمد الأنصاري الشهير بابن
 الصانع عن الإمام القاضي أبي الفضل عياض بن موسى اليحصبي
 الأندلسي المالكي (٤٧٦-٥٤٤هـ) قدس الله سره العزيز.



www.MinhajBooks.com

﴿إسنادي إلى سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد
محي الدين الشيخ عبد القادر الجيلاني رحمته الله بعلوم
التصوّف والطريقة والمعرفة﴾

﴿علوم تصوف اور طریقت و معرفت میں حضور سیدنا غوث الاعظم
ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رحمته الله تک متصل آسانید﴾

أروي عن سيدنا الغوث الأعظم أبي محمد محي الدين الشيخ
عبد القادر الجيلاني رحمته الله من عدة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة
إليه، ومنها: أروي عن شيخي وسيدي طاهر علاء الدين الآفندي
الجيلاني البغدادي عن النقيب الشيخ السيد محمود حسام الدين
الجيلاني البغدادي عن شيخه قطب العارفين السيد عبد الرحمن
المحض النقيب البغدادي عن أبيه وشيخه إمام الأولياء السيد علي بن
سلمان النقيب البغدادي عن شيخه السيد عبد القادر الجيلاني عن
شيخه السيد أبي بكر الجيلاني عن شيخه السيد إسماعيل الجيلاني
عن شيخه السيد عبد الوهاب الجيلاني عن شيخه السيد نور الدين
الجيلاني عن شيخه السيد محمد درويش الجيلاني عن شيخه السيد
حسام الدين الجيلاني عن شيخه السيد أبي بكر الجيلاني عن شيخه
السيد يحيى الجيلاني عن شيخه السيد نور الدين الجيلاني عن شيخه
السيد ولي الدين الجيلاني عن شيخه السيد زين الدين الجيلاني عن

شيخه السيّد شرف الدين الجيلاني عن شيخه السيّد شمس الدين
 الجيلاني عن شيخه السيّد محمد الهتاك الجيلاني عن شيخه السيّد
 عبد العزيز بن الشيخ عبد القادر الجيلاني عن شيخه سيّدنا الفوّه
 الأعظم الشيخ أبي محمد محي الدين عبد القادر الحسني الحسيني
 الجيلاني (٤٧٠-٥٦١ هـ) عن شيخه السيّد أبي سعيد المبارك
 المخرمي عن شيخه أبي الحسن علي بن محمد القرشي الهنكاري
 عن شيخه أبي الفرج الطرطوسي عن شيخه أبي الفضل عبد الواحد
 التميمي عن شيخه أبي بكر الشبلي عن شيخه أبي القاسم الجنيد
 البغدادي عن شيخه السّري السّقطي عن شيخه معروف الكرخي عن
 شيخه سيّدنا الإمام أبي الحسن علي بن موسى الرضا عن شيخه سيّدنا
 الإمام موسى الكاظم عن شيخه سيّدنا الإمام جعفر الصادق عن شيخه
 سيّدنا الإمام محمد الباقر عن شيخه سيّدنا الإمام زين العابدين علي
 الأوسط عن شيخه سيّدنا الإمام الحسين بن علي المرتضى عن شيخه
 سيّدنا الإمام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام و أخذ الشيخ
 معروف الكرخي أيضاً عن شيخه الإمام داود الطائي عن شيخه حبيب
 العجمي عن شيخه الإمام حسن البصري عن شيخه الإمام سيّدنا علي
 بن أبي طالب عليه السلام قال: حدثني حبيبي وقرّة عيني رسول الله صلى الله عليه وآله قال:
 حدثني جبرئيل عليه السلام قال: سمعت ربّ العزة عزّ وجلّ يقول: لا إله إلا الله
 حصني فمن قالها دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عذابي. (١)

(١) الديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب

﴿إسنادي إلى الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن

علي بن العربي الطائي الحاتمي﴾

﴿الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي ﷺ تك متصل أسانيد﴾

أروي عن الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي ﷺ من ثلاثة الأسانيد المتصلة والطرق الموصلة إليه، و أحد منها: أروي عن الشيخ حسين بن أحمد عسيران عن الشيخ السيّد أحمد بن محمد السنوسي عن والده الشيخ السيّد محمد بن محمد السنوسي عن والده قدوة العارفين الشيخ محمد بن علي السنوسي الطرابلسي عن الشيخ المعمّر السيّد الشريف عبد العزيز الحفيد الحبشي^(١) عن الشيخ الأكبر محي الدين محمد بن علي بن العربي الطائي الحاتمي ﷺ (٥٦٠-٦٣٨هـ).

(١) إنه عاش من العمر ٥٢٠ سنة وفي رواية أخرى التي ذكرها الشيخ المحدث عبد الحي الكتّاني وحققها في كتابه "فهرس الفهارس والأثبات" كانت ولادة الشيخ السيّد عبد العزيز الحفيد الحبشي في اليوم الثالث ربيع الأوّل عام ٥٨١هـ وهو عاش سبعمائة سنة إلا خمس سنين (٦٩٥هـ) وأخذ في بغداد عن الشيخ السيّد عبد الرزاق ابن الغوث الأعظم سيّدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني ﷺ مباشرة وأخذ أيضاً في دمشق عن الشيخ الأكبر محي الدين ابن عربي مباشرة وأخذ في مصر عن الإمام ابن حجر العسقلاني مباشرة. (☆)

☆ عبد الحي الكتّاني، فهرس الفهارس والأثبات، ٢: ٩٢٨

فَإِنِّي قَدْ أُوصِي كُلَّ مَنْ اقْتَرَأَ وَاکْتَسَبَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ بِصَلَاةِ
النِّيَّةِ وَحِفْظِ الْحُرْمَةِ وَضَبْطِ الْعَمَلِ وَحُسْنِ الْأَدَبِ، فَلْيَتِمَسَّكْ
بِالْإِخْلَاصِ وَالتَّقْوَى وَصَفَاءِ السَّيرَةِ وَجَلَاءِ السَّرِيرَةِ وَلْيَجْتَهِدْ فِي
تَصْحِيحِ التَّوْبَةِ وَتَحْقِيقِ الْأُوبَةِ وَلُزُومِ الْبَابِ وَالسَّعْيِ فِي كَشْفِ
الْحِجَابِ فَإِنِّي أُوصِيهِ لِيَكُونَ لَهُ شَهَادَةٌ وَتَذْكِرَةٌ وَنَصِيحَةٌ لِتَبْلُغَ أَحْكَامَ
الدِّينِ وَإِعْلَاءَ الْحَقِّ الْمُبِينِ وَأَدْعُو اللَّهَ لَهُ بِجَمِيعِ مَا يُحِبُّهُ وَيَرْضَاهُ
وَأَلْقَنُهُ بِالْإِخْلَاصِ فِي عَقِيدَةِ التَّوْحِيدِ وَالرُّسُوحِ فِي مَحَبَّةِ الرَّسُولِ ﷺ
وَتَعْظِيمِهِ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ ﷺ وَنُصْرَةِ دِينِهِ ﷺ وَحُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ
الْأَطْهَارِ وَإِكْرَامِ الصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ وَمُحَابَّةِ الْأَوْلِيَاءِ وَمُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ
وَأَنْصَحُهُ بِحِمَايَةِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَهِيَ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ وَمُجَانَبَةِ أَهْلِ
الْبُذْعَةِ وَالْعَوَايَةِ وَالتَّمَسُّكِ بِمَنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ
التَّكْلَانُ.

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى تَوْفِيقِهِ وَخِدْمَةِ سُنَّةِ حَبِيبِهِ ﷺ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْمُصْطَفَى
وَعَلَى آلِهِ الْمُرْتَضَى وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبَى وَتَبِعِهِ الْمُتَّقَى الَّذِينَ شَرَفَهُمُ اللَّهُ
بِالْفَضْلِ وَالْإِصْطِفَاءِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

الراجي إلى الرَّبِّ الغفور العلي

والفقير إلى حضرة النَّبيِّ المصطفى ﷺ

خادم العلم والحديث



الدكتور محمد طاهر القادري

ابن المحدث المُسنَد الدكتور فريد الدين القادري

(باكستان)

١ ربيع الأول ١٤٢٨ هـ



www.MinhajBooks.com

الخطبة السَّيِّدَة

فِي

أُصُولِ الْحَدِيثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيدَةِ

﴿مقدمة أصول حديث وفروع عقيدته﴾

www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الواحد الأحد الصّمد، الماجد الحميد المتحمّد الذي لا تحيط به الأفكار ولا تنتهي إليه الأسرار، ولا تدركه البصائر والأبصار، والصّلاة والسّلام على عبده الأعبد وحبّيه الأوحد ورسوله الأمجد وأمينه الأجود سيّدنا ومولانا محمّد بن المرسل الأكمل الأجلّ الأفاضل الأعظم الأكرم الأسلم الأحلم الأعلم، مصدر الأمر والخلق، ومبدأ الرّيق والفتق، ومنبع الجمع والفرق، ومنظر النّور والبرق، هو الذي أخذ منه ونطق عنه وشهد الله به: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝﴾ [النجم، ٥٣: ٤-٣].

فقال رسول الله ﷺ: "ألا إنّي أُعطيت القرآن ومثله معه." رواه أحمد وأبوداود والدارمي وابن ماجه عن المقدام بن معدي ﷺ. وروى أبوداود والترمذي عنه: قال رسول الله ﷺ: "ألا وإنّ ما حرّم رسول الله ﷺ كما حرّم الله." وفي رواية ابن ماجه: "مثل ما حرّم الله." فبيّن النّبي ﷺ أنّه قد أعطاه الله تعالى وحيين، هما: وحي القرآن العظيم وحي السنّة النبوية، فالقرآن وحي متلوّ متعبّد بتلاوته وأمّا السنّة فهي وحي غير متلوّ وغير متعبّد بتلاوته. ولذلك جاء في الحديث النبوي ﷺ بأن الحديث هو من الوحي لأنّه لا يمكن أن يصدر منه ﷺ كالوقائع البشرية كما جاء في الحديث عن أسماء بنت أبي

بكر الصديق رضي الله عنهما: فخطب رسول الله ﷺ الناس، فقال: ”وإنَّه قد أوحى إليَّ أنكم تفتنون في القبور، قريباً. أو مثل فتنة المسيح الدجال.“ الحديث بطوله، متفق عليه. وعن عياض بن حمار رضي الله عنه قال: قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم خطيباً، فقال: ”وإنَّ الله أوحى إليَّ أن تواضعوا، حتى لا يفخر أحد على أحد.....“ الحديث، رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت: ”وقد أوحى إليَّ رسول الله ﷺ أن يبشرها ببیت لها في الجنة من قصب.....“ الحديث. متفق عليه. وقال الإمام الحسن البصري رضي الله عنه: ”أي قوم خذوا عَنَّا (سنة النبي ﷺ) فإنكم والله إلا تفعلوا لتضلن.“ رواه البيهقي في مدخل الدلائل، وروى الإمام الأوزاعي عن حسان بن عطية قال: ”كان جبريل عليه السلام ينزل على النبي ﷺ بالسنة كما ينزل عليه بالقرآن.“ رواه الدارمي في السنن. وعن الأوزاعي قال: أيوب السخيتاني: ”إذا حدثت الرجل بالسنة فقال: دعنا من هذا وحدثنا من القرآن، فاعلم أنه ضالٌّ مضلٌّ.“ أخرجه الحاكم والبيهقي والخطيب. وقال الأوزاعي ومكحول ويحيى بن أبي كثير وغيرهم: ”القرآن أحوج إلى السنة من السنة إلى الكتاب، والسنة قاضية على الكتاب وليس الكتاب قاضياً على السنة.“ رواه الدارمي في السنن.

وصرح الإمام الشافعي رحمه الله تعالى في كتابيه ”الأم“ و ”الرسالة“ بأنه ما فرض رسول الله ﷺ شيئاً قط إلا بوحي، فمن الوحي ما يُتلى، ومنه ما يكون وحياً إلى رسول الله ﷺ فيستن به

وقال: فأمر الله تعالى إياه وجهان: أحدهما: وحي ينزل، فيتلى على الناس. والثاني: رسالة تأتيه عن الله تعالى، بأن افعل كذا فيفعله.....، وكذلك قال الإمام ابن حزم الظاهري رحمه الله تعالى في "الإحكام" فصَحَّ لنا أنَّ الوحي من الله ﷻ إلى رسوله ﷺ ينقسم إلى قسمين: أحدهما: وحيٌ متلَوٌّ. والثاني: وحيٌ مروى، وهما شيء واحد في أنهما من عند الله تعالى وحكمهما حكمٌ واحدٌ، ونقل الإمام السيوطي عن الإمام أبي المعالي الجويني رحمه الله تعالى قال: كلام الله المنزل قسمان: قسمٌ: قال الله ﷻ لجبريل ﷺ: قل للنبي أنت مرسلٌ إليه: إن الله تعالى يقول: افعل كذا وأمر بكذا؟ ففهم جبريل ما قاله ربه، ثم نزل بذلك على النبي ﷺ ولم تكن تلك الكلمة عبارته، وقسمٌ آخر: قال الله تعالى لجبريل ﷺ: اقرأ على النبي ﷺ هذا الكتاب، فنزل جبريل ﷺ بكلمة من الله تعالى، من غير تغيير فثبت أن جبريل ﷺ كان ينزل بالسنة كما ينزل بالقرآن، فالقرآن هو رواية كلام الله تعالى لفظاً والسنة هي رواية كلام الله تعالى معناً فأما المقصود من الأول هو التلاوة والتعبد والمقصود من الثاني هو الرواية والتنقل.

فإنَّ الوحيين، القرآن والسنة، بعضهما مضاف إلى بعض فكل واحدٍ من هذين يستلزم الآخر فإثبات القرآن يقتضي إثبات السنة وإنكار السنة يقتضي إنكار القرآن.

فإنَّ هذا الأصول بين وثابت من قوله تعالى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ﴾ [الأنعام، ٦: ٩١]. هذه

الآية دالة على أنه لا يوجد ولا يقبل الاعتراف بقدر الله تعالى ولا بعظمة ألوهيته قطعاً إلا بإقرار الرسالة والنبوة. لأن الرسالة والنبوة هي واسطة وحيدة ووسيلة فريدة لمعرفة وجوده تعالى وألوهيته وتبليغ شريعته إلى عباده ولتشكل طاعته لأحكامه وأوامره، حيث اجتنبى الله ﷻ الرسل العظام واختارهم للأخذ من الخالق والإيصال إلى الخلق، واصطفاهم للقبول من الخالق والإفضال على الخلق. واختصهم للعتاء من الخالق والقسم بين الخلق، وشرفهم بالسماع من الخالق والرواية للخلق. وعززهم بالوحي من الخالق والهدي للخلق. وأكرمهم بالكتاب من الخالق والسنة للخلق.

فلا بد أن نؤمن بالله تعالى ونقرّ التوحيد ونعرف قدر الألوهية بواسطة الرسالة ومعرفة عظمتها وحجية أسوتها واتباع سنتها كما قال الله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحِيًّا أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِأُذُنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ﴾ [الشورى، ٤٢: ٥١]. فإن هذه الآية صرحت بأن الله تعالى لا يعطى أمره ولا يوصل كلامه مباشرة إلى عالم البشرية والإنسانية إلا بواسطة النبوة والرسالة.

فإنه يصطفى من عباده أحداً فيجعله نبياً ورسولاً ويشرفه بخطابه وينزل عليه كلامه وهو، أي النبي ﷺ، يخطب الإنسان رسالة عنه تعالى ويكلم البشر نيابة عنه تعالى ويخبرهم عن أمره ونهيه. فيقرر الله تعالى خطاب النبي ﷺ خطابه، وكلام النبي ﷺ كلامه،

وإخبار النبي ﷺ إخباره، وبيان النبي بيانه، وطاعة النبي ﷺ طاعته، ومعصية النبي ﷺ معصيته، وسنة النبي ﷺ سبيله، واتباع النبي ﷺ دليله، فأعلنت الملائكة بنفس الأمر كما روى جابر بن عبد الله رضي الله عنهما: "فمن أطاع محمدًا فقد أطاع الله، ومن عصى محمدًا فقد عصى الله، ومحمدٌ فرق بين الناس." أخرجه البخاري.

وقال رسول الله ﷺ، كما روى أبو هريرة رضي الله عنه: "من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله." متفق عليه. وقال الله تعالى: ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ [الأنعام، ٦: ١٢٤]. هذه الآية دلّت على أنّ الرّسالة نعمة عظيمة، ومنزلة رفيعة، ولا يعلم إلا الله تعالى بمن يُكرمه بهذه المكانة وبمن يجعله محل الرّسالة، لأنّ قول الرّسول ليس كمثل قول أحد من البشر إنّما هو قول من عند الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم، ٥٣: ٣].

﴿ وَفَعَلَ الرَّسُولُ لَيْسَ كَمِثْلِ فَعَلَ أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ فَعَلَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ رَمَى﴾ [الأنفال، ٨: ١٧].

﴿ وَصِرَاطَ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمِثْلِ صِرَاطِ أَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ، إِنَّمَا هُوَ صِرَاطُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا﴾ [الأنعام، ٦: ١٢٦].

﴿ وَرِضَا الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ رِضَا أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ رِضَا اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنَّ كَانُوا مُؤْمِنِينَ﴾ [التوبة، ٩: ٦٢].

﴿ وَعَطَاءُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ عَطَاءِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ عَطَاءُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة، ٩: ٥٩].

﴿ وَفَضْلُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ فَضْلِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ فَضْلُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ﴾ [التوبة، ٩: ٥٩].

﴿ وَإِغْنَاءُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ إِغْنَاءِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ إِغْنَاءُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَمَا نَقْمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٧٤].

﴿ وَإِنْعَامُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ إِنْعَامِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ إِنْعَامُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿إِنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَانْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٧].

﴿ وَالْأَدَبُ مَعَ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ أَدَبِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ الْأَدَبُ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩: ١].

﴿ وَتَعْظِيمُ الرَّسُولِ ﷺ ﴾ ليس كمثل تعظيم أحد من البشر
إِنَّمَا هُوَ تَعْظِيمُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝﴾ [الفتح، ٤٨: ٩-٨].

﴿ وَالْبَيْعَةُ عَلَى يَدِ الرَّسُولِ ﷺ ﴾ ليس كمثل بيعه أحد من
البشر إِنَّمَا هِيَ بَيْعَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ ﷻ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا
يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۖ﴾ [الفتح، ٤٨: ١٠].

﴿ وَدُعَاءُ الرَّسُولِ ﷺ ﴾ ليس كمثل دعاء أحد من البشر إِنَّمَا
هُوَ دُعَاءُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۖ﴾ [النور، ٢٤: ٦٣]. وقوله: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ [الأنفال، ٨: ٢٤].

﴿ وَمُلْكُ الرَّسُولِ ﷺ ﴾ ليس كمثل ملك أحد من البشر
إِنَّمَا هُوَ مَلِكُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ۖ
قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۖ﴾ [الأنفال، ٨: ١].

﴿ وَإِطَاعَةُ الرَّسُولِ ﷺ ﴾ ليس كمثل إطاعة أحد من البشر
إِنَّمَا هِيَ إِطَاعَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا ۖ﴾ [النساء،
٨٠: ٤]. وقوله: ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝﴾

[النساء، ۴: ۱۳]. وقوله: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ [محمد، ۴۷: ۳۳].

﴿ وَمَعْصِيَةُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ مَعْصِيَةِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ مَعْصِيَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ [النساء، ۴: ۱۴]. وقوله: ﴿الَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَةً وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا﴾ [الجن، ۷۲: ۲۳].

﴿ وَمَشَاقَّةُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ مَشَاقَّةِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ مَشَاقَّةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال، ۸: ۱۳]. وقوله: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الحشر، ۵۹: ۴].

﴿ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ بَرَاءَةِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ بَرَاءَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [التوبة، ۹: ۱].

﴿ وَأَذَانٌ مِّنَ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ أَذَانِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ أَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة، ۹: ۳].

❖ **وَأَذِيَّةُ الرَّسُولِ ﷺ** ليس كمثل أذية أحد من البشر إنما هي أذية الله تعالى، كما قال الله ﷻ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا﴾ [الأحزاب، ٥٧:٣٣].

❖ **وَعَظُ الْأَصْوَاتِ عِنْدَ الرَّسُولِ ﷺ** تعظيماً له ليس كمثل إكرام أحد من البشر إنما هي عبادة الله وتقوى القلوب كما قال الله ﷻ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَعْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [الحجرات، ٤٩:٣].

❖ **وَمَحَبَّةُ الرَّسُولِ ﷺ** ليس كمثل محبة أحد من البشر إنما هي محبة الله تعالى كما قال الله ﷻ: ﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة، ٢٤:٩].

❖ **وَاتِّبَاعُ الرَّسُولِ ﷺ** ليس كمثل اتباع أحد من البشر إنما هي محبة الله ومغفرة منه كما قال الله ﷻ: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [آل عمران، ٣:٣١].

﴿ وَالدَّعْوَةُ إِلَى الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ الدَّعْوَةِ إِلَى أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتُ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾ [النساء، ٦١:٤]. وقوله: ﴿إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا﴾ [النور، ٥١:٢٤].

﴿ وَمُحَادَّةُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ مُحَادَّةِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ مُحَادَّةُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ﴾ [التوبة، ٦٣:٩]. وقوله: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ﴾ [المجادلة، ٢٠:٥٨].

﴿ وَتَحْرِيمُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ تَحْرِيمِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ تَحْرِيمُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ﴾ [التوبة، ٢٩:٩].

﴿ وَقَضَاءُ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ قَضَاءِ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هُوَ قَضَاءُ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٦:٣٣].

﴿ وَالْمُحَارَبَةُ مَعَ الرَّسُولِ ﷺ لَيْسَ كَمَثَلِ الْمُحَارَبَةِ مَعَ أَحَدٍ مِّنَ الْبَشَرِ إِنَّمَا هِيَ الْمُحَارَبَةُ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى كَمَا قَالَ اللَّهُ ﷻ: ﴿إِنَّمَا

جَزَاؤُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾

[المائدة، ٣٣: ٥].

ونقل القاضي أبو الفضل عياض اليحصبي في "الشفاء" عن الإمام جعفر بن محمد الصادق عليه السلام: "علم الله عجز خلقه من طاعته فعرّفهم ذالك، لكي يعلموا أنّهم لا ينالون العفو من خدمته، فأقام بينهم وبينه مخلوقاً من جنسهم في الصورة، وألبسه من نعته الرأفة والرحمة وأخرجه إلى الخلق سفيراً صادقاً وجعل طاعته، طاعته، وموافقته، موافقته فقال الله تعالى: ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ [النساء، ٨٠: ٤]. وقال الله تعالى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ [الأنبياء، ١٠٧: ٢١].

وقال العلامة ابن تيمية في "الصارم المسلول": "وفي هذا وغيره بيان لتلازم الحقيين وأن جهة حرمة الله تعالى ورسوله ﷺ جهة واحد فمن آذى الرسول ﷺ فقد آذى الله ﻋَﻠَﻴْهِ، ومن أطاعه فقد أطاع الله، لأنّ الأمة لا يصلون ما بينهم وبين ربهم إلا بواسطة الرسول، ليس لأحد منهم طريق غيره، ولا سبب سواه، وقد أقامه الله مقام نفسه في أمره ونهيه وإخباره وبيانه، فلا يجوز أن يفرّق بين الله ورسوله في شيء من هذه الأمور. وقال: فبيّن ذالك أنّ الله تعالى جعل محبته و محبة رسوله ﷺ وإرضاء الله و إرضا رسوله ﷺ وطاعته وطاعة

رسوله ﷺ شيئاً واحداً وكذلك جعل شقاقة و شقاق رسوله ﷺ ومحادثه ومحادة رسوله ﷺ وأذاه وأذى رسوله ﷺ ومعصيته ومعصية رسوله ﷺ شيئاً واحداً حتى وحّد الضمير له ولرسوله ﷺ في مواضع متعدّدة وقال: ﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَقُّ اَنْ يُرْضَوْهُ﴾ [التوبة، ٦٢:٩]. وقال: ﴿وَمَا نَقْمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنِيَهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [التوبة، ٧٤:٩]. فثبت أنّ في توحيد الضمير لله ورسوله ﷺ حكمة بالغة وهي رفع التغاير في الحكم، فإذا رُفِعَ التغاير بينهما في الحكم تبين لنا الأمر بوحدة المصدرية والمرجعية في الأحكام كلها، وهذا كما صرح به القاضي أبو الفضل عياض رحمه الله تعالى تقدير من الله تعالى لنبيه ﷺ على عظيم نعمه لديه وشريف منزلته عنده وكرامته عليه وتنويهه بجليل مكانه ورتبته ورفع شأنه بقرآن ذكره مع ذكره واسمه مع اسمه وطاعته مع طاعته وأمره مع أمره حتى بجمع بينهما بواو العطف المشتركة أو بالضمير الواحد ولا يجوز الجمع مثله في غير حقه ﷺ إنّ الله تعالى ذكره ﷺ في كلامه ﴿بِالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ كما روى عن أبي العالية والحسن البصري وعبد الرحمن بن زيد، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ كما روي عن أبي عبد الرحمن السلمي، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِنِعْمَةِ اللّٰهِ﴾ كما روي عن سهل بن عبد الله، وذكره في كلامه ﴿بِمَثَلِ نُورِهِ﴾، كما روي عن ابن عباس رضي الله عنهما وكعب الأحمباري وسعيد بن جبير، وذكره ﷺ في كلامه ﴿بِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ كما روي عن مجاهد، وذكره ﷺ في كلامه

﴿بَقَدَمِ صِدْقٍ﴾ كما رُوي عن مجاهد والحسن البصري وزيد بن أسلم، حتى ذكره ﷺ بجملة أوصاف من العزة والمدحة والعظمة والرفعة والكرامة والرتبة وجعله ﷺ شاهداً على أمته لنفسه بالرسالة وألبسه ﷺ من صفاته لأمته ﷺ بالطاعة.

لَمَّا بَيَّنَّا أَنَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ هُمَا وَحْيَانٌ، فوجدنا في القرآن إيجاب السنة، لأنَّ كلام النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُ وَحْيٌ، والوحي كلُّ ما نطق به النَّبِيُّ ﷺ بقوله تعالى: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ لأنَّ الله تعالى ما جعل لنا قدرة وصفة وسعة أن نسمع كلامه إِلَّا بواسطة فم الرسول ﷺ ونعرف بيانه إِلَّا بواسطة نطق الرسول ﷺ ونفهم أمره إِلَّا بواسطة حكم الرسول ﷺ ونجعل طاعته إِلَّا بواسطة سنة الرسول ﷺ.

لأنَّه لم يتكلَّم ﷺ بفمه عن هواه بل سمع كلام الله تعالى مميّزاً فصَحَّ سماعه فحدّثه الله تعالى وأخبره ونبأه وقال له وذكر له ما كان وما يكون بقوله تعالى: ﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۖ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ [النساء، ٤: ١١٣] وقوله: ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا﴾ [الزمر، ٣٩: ٢٣]، وقوله: ﴿وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ﴾ [طه، ٢٠: ٩]، وقوله: ﴿سَنَقَرِيكَ فَلَا تَنْسَىٰ﴾ [الأعلى، ٨٧: ٦] وقوله: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۖ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۖ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ [القيامة، ٧٥: ١٧-١٩] وقوله: ﴿قَالَ نَبَانِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ [التحريم، ٦٦: ٣] وقوله: ﴿وَإِنَّكَ لَتَلْقَى الْقُرْآنَ مِنْ

لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿ [النمل، ٢٧:٦] وقوله: ﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ﴾ [يس، ٣٦:٦٩] وقوله: ﴿إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا﴾ [المزمل، ٧٣:٥] وقوله: ﴿ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ﴾ [آل عمران، ٣:٨٥] وقوله: ﴿وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى﴾ [طه، ٢٠:١٣].

وأمر الله تعالى أمته ﷺ بالسَّماع عنه ﷺ بقوله: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا﴾ [البقرة، ٢:١٠٤] وقوله: ﴿رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا﴾ [آل عمران، ٣:١٩٣]، وقوله: ﴿الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ﴾ [الزمر، ٣٩:١٨]، فتحمّل خطابه من رؤية باعتمادٍ واثقٍ وبفهمٍ كاملٍ وادّاه ﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى ﴿ [النجم، ٥٣:٦]. ثم قرأ النبي ﷺ ما قرأ وعرض على الله تعالى ما عرض طلبًا وتعلّمًا وتحذًا وتفهمًا للتوثيق والتصديق بقوله تعالى: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ﴾ [العلق، ٩٦:٢٠١] وقوله: ﴿اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق، ٩٦:٥٣] وقوله: ﴿وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا﴾ [الإسراء، ١٧:٤٥] وقوله: ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ [الإسراء، ١٧:٧٨] وقوله: ﴿وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ [المزمل، ٧٣:٤].

فأجازه إجازة خاصة وعامة ليأذن لأُمَّته ﷺ إذناً خاصاً
 لخاص وإذناً خاصاً لعام وإذناً عاماً لعام وإذناً معيناً لغير معين وإذناً غير
 معين لجميع المسلمين والموجودين من الشاهدين والغائبين بقوله
 تعالى: ﴿أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ
 رَبِّهِمْ﴾ [إبراهيم، ١: ١٤] وقوله: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَ
 مُبَشِّراً وَنَذِيراً﴾ [١١: ٩٣] وقوله: ﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾ [الغاشية، ٨٨: ٢١]
 وقوله: ﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ﴾ [ق، ٥٠: ٤٥] وقوله:
 ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ بِالْحَقِّ لِنُحْكِمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ﴾
 [النساء، ٤: ١٠٥] وقوله: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
 إِلَّا مُبَشِّراً وَنَذِيراً وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِنُقَرِّاهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَلْنَاهُ
 تَنْزِيلاً﴾ [الإسراء، ١٧: ١٠٥-١٠٦]. وهكذا إذناً للأطفال بقوله: ﴿وَ
 اتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم، ١٩: ١٢] وإذناً للمعدومين الذين ولدوا
 بعده ﷺ ويولدون في آخر أُمَّته ﷺ وآخر زمانه ﷺ بقوله تعالى:
 ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ
 يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ [الجمعة، ٦٢: ٣-٢].

وروى أبوهريرة رضي الله عنه قال: "كنا جلوساً عند النبي ﷺ

فأنزلت عليه سورة الجمعة: ﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة، ٦٢: ٣] قال: قلت: من هم يا رسول الله؟ فلم يراجعه حتى سأل ثلاثاً، وفيما سلمان الفارسي، وضع رسول الله ﷺ يده على سلمان، ثم قال: لو كان الإيمان عند الثريا لناله رجال أو رجل من هؤلاء. متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

وعنه عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: "لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل من فارس أو قال: من أبناء فارس، حتى يتناوله." رواه مسلم. وعنه عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: "لو كان الدين عند الثريا لذهب رجل من فارس أو أبناء فارس حتى يتناوله." رواه أحمد. وعنه عليه السلام: "يوشك أن يضرب الناس (الرجل) أكباد الإبل يطلبون العلم." وفي رواية: "يخرج الناس من المشرق والمغرب، فلا يجدون أحداً أعلم من عالم المدينة." رواه الترمذي والنسائي والحاكم.

وعن عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: "لا تسبوا قريشاً، فإنّ عالمها يملأ طباق الأرض علماً." وفي رواية: "اللهم اهد قريشاً." رواه الطيالسي وابن أبي عاصم والخطيب. وعن معاوية عليه السلام قال: سمعت النبي ﷺ يقول: "لا يزال من أمتي أمة قائمة بأمر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى يأتيهم أمر الله وهم على ذلك." متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

وعن أبي هريرة عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: "والذي نفس محمد ﷺ بيده، ليأتين على أحدكم يوم ولا يراني، ثم لأن يراني أحب

إليه من أهله وماله معهم.“ متفق عليه وهذا لفظ مسلم. وعن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”وددتُ أني لقيت إخواني، قال: فقال أصحاب النبي ﷺ: أو ليس نحن إخوانك؟ قال: أنتم أصحابي، ولكن إخواني الذين آمنوا بي ولم يروني.“ رواه أحمد. وعن أبي أمامة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ”طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي.“ رواه أحمد وابن حبان. وعن أبي جمعة رضي الله عنه قال: ”تغدينا مع رسول الله ﷺ ومعنا أبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، قال: قال: يا رسول الله، هل أحد خير منا؟ أسلمنا معك، وجاهدنا معك، قال: نعم، قوم يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني.“ رواه أحمد والدارمي والطبراني وقال الهيثمي: رجاله ثقات. وعن عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي رضي الله عنه قال: حدثني من سمع النبي ﷺ يقول: ”إنه سيكون في آخر هذه الأمة قوم لهم مثل أجر أولهم، يأْمرون بالمعروف وينهون عن المنكر، ويقاثلون أهل الفتن.“ رواه البيهقي في الدلائل والسيوطي في المفتاح.

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ”من أشدَّ أمتي لي حبًّا، ناس يكونون بعدي، يودّ أحدهم لو رآني، بأهله وماله.“ رواه مسلم وأحمد.

وعنه رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”إنَّ أناسًا من أمتي يأتون بعدي يودّ أحدهم لو اشترى رؤيتي بأهله وماله.“ رواه الحاكم. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد. وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول

فَأَخْبَرَ الْعِبَادَ بِهِ ﷺ عَنْ جَمِيعِ الْوَسَائِطِ وَالْوَسَائِلِ لِلِإِصْلَاحِ
وَالْإِعْطَاءِ وَالتَّحْمِيلِ وَالْأَدَاءِ مِنَ الْمُنَاوَلَةِ وَالْمُكَاتَبَةِ وَالْإِعْلَامِ
وَالْوَصِيَّةِ وَالْوَجَادَةِ. فَأَمَّا الْمُنَاوَلَةُ مَعَ الْإِجَازَةِ فَلَهَا إِشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى: ﴿يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ [مريم،
١٩: ١٢] وَقَوْلُهُ: ﴿وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيلاً إِلَّا أَكُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ وَلَا يَنْفَقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا أَكُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُونَ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٠-١٢٢].

وعنه رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: "ويل للعرب من شرٍ قد اقترب، أفلح من كفَّ يده، تقرَّبوا يا بني فروع إلى الله، فإنَّ العرب قد

أعرضت، ووالله إنَّ منكم لرجالاً لو كان العلم بالشرى لنالوه.“ رواه الطحاوي. وعنه رحمته الله عن النبي صلَّى الله عليه وآله قال: ”اقتربوا يا بني فُروخ إلى الذِّكر، والله، إنَّ منكم لرجالاً لو أنَّ العلم كان معلقاً بالشرى لتناولوه.“ رواه البيهقي. وعنه رحمته الله عن النبي صلَّى الله عليه وآله قال: ”ادنوا يا معشر الموالي، إلى الذِّكر، فإنَّ العرب قد أعرضت وإنَّ الإيمان لو كان معلقاً بالعرش كان منكم من يطلبه.“ رواه أبو نعيم في تاريخه.

والمناولة من غير الإجازة: بقوله تعالى: ﴿أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيحُهُمْ مِّنَ الْكِتَابِ﴾ [الأعراف، ٣٧:٧] وسنَّ النبي صلَّى الله عليه وآله المناولة لأُمَّته حينما كتب لأُمير السرية كتاباً وقال: لا تقرأه حتى تبلغ مكان كذا وكذا فلما بلغ ذلك المكان قرأه على الناس وأخبرهم بأمر النبي صلَّى الله عليه وآله. رواه البخاري عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما.

فعلمه الله تعالى بالمكاتبة بقوله تعالى: ﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ [البقرة، ٢:٣]. وقوله: ﴿كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ [المجادلة، ٥٨:٢١]، وقوله: ﴿وَكُتِبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَا حِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً﴾ [الأعراف، ٧:٢١]، وقوله: ﴿وَلْيُكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ﴾ [البقرة، ٢:٢٨٢]، وقوله: ﴿إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾ [البقرة، ٢:٢٨٢]، وقوله: ﴿فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ﴾ [الإسراء، ١٧:٧١] وقوله: ﴿إِذْ هَبُّ بَكْتَبِي هَٰذَا فَالِقَهُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَأَنْظَرُ مَاذَا يَرْجِعُونَ﴾ [النمل، ٢٧:٢٨].

وسنّ النبي ﷺ المكاتبه لأُمَّته حينما قال ﷺ: ”اكتبوا لأبي شاه“. رواه البخاري ومسلم والترمذي عن أبي هريرة. وأمر ﷺ لرجل من الأنصار الذي كان يسمع من النبي ﷺ الحديث فيعجبه ولا يحفظه فقال له رسول الله ﷺ: ”استعن بيمينك وأوماً بيده الخط.“

رواه الترمذي عن أبي هريرة وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قلت: ”يا رسول الله! إنني أسمع منك الشيء أفأكتبه؟ قال: نعم. قال: وفي الغضب والرضا؟ قال: نعم. فإنني لا أقول فيهما إلا حقاً.“ رواه أبو داود والحاكم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ”ليس أحدٌ من أصحاب النبي ﷺ أكثر حديثاً عنه مني إلا ما كان من عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما فإنه كان يكتب ولا أكتب.“ رواه البخاري وعن أنس رضي الله عنه موقوفاً: ”قيّدوا العلم بالكتاب.“ رواه الحاكم وعن رافع بن خديج رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله ﷺ: إنا نسمع منك أشياء أفأكتبها؟ قال: ”اكتبوا ذلك ولا حرج.“ أسند الراهرمزي بسنده في المحدث الفاضل وبعث رسول الله ﷺ بكتابه إلى كسرى مع عبد الله بن حذافة رضي الله عنه السهمي فأمره أن يدفعه إلى عظيم البحرين فدفعه عظيم البحرين إلى كسرى. رواه البخاري عن ابن عباس رضي الله عنهما.

وقال أبوسفیان: كتب النبي ﷺ إلى هرقل: ”تعالوا إلى كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم.“ رواه البخاري. وكان النبي ﷺ يكتب إلى ولاته وقضاته وعماله بالأحكام ومن ذلك رسالته إلى قيصر الروم، وإلى أمير بصرى، وإلى الحارث بن أبي شمر أمير دمشق من قبل

هرقل، وإلى المقوقس أمير مصر من قبل هرقل، يدعوهم إلى الإسلام كما وجه كتبه إلى النجاشي ملك الحبشة وإلى كسرى ملك الفارس وإلى المنذر بن ساوي ملك البحرين وأرسل كتبه ورسله إلى اليمن وعمان واليمامة وغيرها من الملوك والأمراء ورؤساء القبائل لبيّن لهم الإسلام ويدعوهم إليه.

فعلمه الله تعالى بالإعلام بقوله: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ﴾ [محمد، ٤٧: ١٩]، وقوله: ﴿فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ط﴾ [القصص، ٢٨: ٥٠]، وقوله: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنَكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [البقرة، ٢: ٢٠٣]، وقوله: ﴿مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا ط﴾ [هود، ١١: ٤٩]، وقوله: ﴿وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَاهُ بَعْدَ حِينٍ﴾ [ص، ٣٨: ٨٨]، وقوله: ﴿وَيَعْلَمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ﴾ [آل عمران، ٣: ٤٨]، وقوله: ﴿آتَيْنَهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا﴾ [الكهف، ١٨: ٦٥]، وقوله: ﴿قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا ط قَالَ نَبَانِي الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ [تحريم، ٦٦: ٣]، وقوله: ﴿قُلْ لَا تَعْتَدِرُوا لَنَا نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ط﴾ [التوبة، ٩: ٩٤].

وعلمه الله تعالى بالوصية بقوله: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ [الشورى، ٤٢: ١٣]، وقوله: ﴿وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ﴾

[النساء، ٤: ١٣١] وقوله: ﴿وَصَيَّنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ [الشورى، ٤٢: ١٣] فأما الوصية حين يحضر الموت فجعل إشارتها في قوله تعالى: ﴿وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَالِاهُ أَبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمِعِيلَ وَأَسْحَقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ﴾ [البقرة، ٢: ١٣٢-١٣٣] وقوله: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ [البقرة، ٢: ١٨٠] وقوله: ﴿شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ [المائدة، ١٠٦: ٥].

وسنّ النبي ﷺ الوصية لأئمة ﷺ لتحمل حديثه ﷺ وأدائه حينما وصّى لمعاذ بن جبل رضي الله عنه ولأبي موسى الأشعري رضي الله عنه عندما وجههما إلى اليمن فقال عليه الصلاة والسلام: "يسيرا ولا تعسيرا وبشيرا ولا تنفيرا." رواه البخاري. كان ذلك في السنة التاسعة للهجرة. وقال رسول الله ﷺ لمعاذ رضي الله عنه: "إنك ستأتي قوما من أهل كتاب، فادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله، فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة، فإن هم أطاعوا لذلك، فأعلمهم أن الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم فترد في فقرائهم، فإن هم أطاعوا لذلك، فإياك

وكرائم أموالهم، واتفق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب.“ رواه مسلم. وأقبلت وفود العرب من سائر أطراف الجزيرة يبايعون الرسول ﷺ بعد فتح مكة وحجة الوداع وكانت بعض الوفود تقيم عنده ﷺ أياماً وكان رسول الله ﷺ يجعل لهم الوصية والنصيحة ثم تعود إلى قبائلها تبلغهم وصية النبي المصطفى ﷺ وتعليمات الدين المجتبى. ومن هذه الوفود كان وفد ضمام بن ثعلبة، ووفد عبد القيس ووفود بني حنيفة وطيء وكندة، ووفد رسول ملوك حمير فبعث إليهم النبي ﷺ كتاباً يخبرهم عن الإسلام ويحثهم على طاعة الله والرسول والتمسك بدينه وفيه وصيته ﷺ لهم برسله وبعوثه ويوصيهم الخير في الرعية وقدمت وفود همدان ووفود ثعلبة وبني سعد وغيرها كثيرة ووصى بها رسول الله ﷺ قولاً وكتابة.

وأكرمه الله تعالى بالوِجَادَةِ بقوله: ﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ [الأعراف، ١٥٧:٧] وقوله: ﴿مَا تَقَدَّمُوا لَأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا﴾ [المزمل، ٢٠:٧٣] وقوله: ﴿لَعَلِّي آتِيَكُمْ مِنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجْدٍ عَلَى النَّارِ هُدًى﴾ [طه، ١٠:٢٠] وقوله: ﴿وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يُظْلَمُ رَبُّكَ أَحَدًا﴾ [الكهف، ٤٩:١٨] وقوله: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا﴾ [الأنعام، ١٤٥:٦] وقوله: ﴿وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي

عَيْنِ حِمَّةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ﴿ [الكهف، ١٨: ٨٦] وقوله: ﴿إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ [النمل، ٢٧: ٢٣].

وسنّ النبي ﷺ الوجدادة لأمته حينما قال رسول الله ﷺ لأصحابه: ”أَيُّ الخلق أعجب إليكم إيماناً؟ قالوا: الملائكة. قال: ومالهم لا يؤمنون وهم عند ربهم؟ قالوا: فالنبيون. قال: وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم، قالوا: فنحن. قال: وما لكم لا تؤمنون وأنا بين أظهركم؟ فقال رسول الله ﷺ: إِنَّ أعجب الخلق إليّ إيماناً لقوم يكونون من بعدي يجدون صحفًا فيها كتاب يؤمنون بما فيها.“ رواه عمرو ابن شعيب عن أبيه عن جدّه عن النبي ﷺ أخرجه أحمد والحاكم والبيزار والطبراني. وفي رواية: ”أولئك أعظم أجراً منكم.“ وفي رواية: ”فهؤلاء أفضل أهل الإيمان إيماناً.“

وشرفه بأعلى الطرق حين عرج به ﷺ من المكان النازل إلى المقام العالي حتّى ظهر لمستوى يسمع فيه صرير الأقلام. رواه البخاري ومسلم من طريق ابن شهاب الزهري عن ابن عباس رضي الله عنهما. ورفعاه إليه حتّى راه وفاز من اللّقاء والسماع بالأمانى والأمالى فرجع محدثاً لأمته بما أخذه في رحلته عن العليم الخبير في العاجل والآجل وجعل الله أخبار إسرآئه ومعراجه ﷺ متواترة مشهورة وآثار دنوّه ودلوه عزيزة مستفيضة وأحوال لقائه ورؤيته غريبة وحيدة لأنّه تعالى دنا وقرب من حبيبه الأولى ﷺ فتدلّى على المقام الأجلّى وزاد في قرب الإبانة والكرام لعظيم منزلته ولتشریف رتبته وإشراق أنوار معرفته

ومشاهدة أسرار غيبه وقدرته من الله تعالى له مبرة وتأنيساً وبسطاً وإكراماً وفضلاً وإنعاماً: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾ [النجم، ٩:٥٣] حتى فارقه جبريل وانقطعت عنه الأصوات وسمع كلام ربه ﷻ وهو يقول: "ليهدأ روعك يا محمد، أدُنْ، أدُنْ." رواه ابن أبي حاتم وابن جرير. وعن أنس رضي الله عنه: "ودنا الجبار رب العزة فتدلى حتى كان منه قاب قوسين أو أدنى." رواه البخاري في الصحيح من طريق مسلم بن إبراهيم عن هشام عن قتادة عن أنس. ومكّنه ﷺ من المقام الأعلى، حيث انعدم هناك الحال والمقام، ولم تبق هناك النفوس والقلوب والعقول والأوهام، وفيت جميع الظلم والأنوار وذهب الفوق والتحت، والجنة والنار، وعدم كل قاب ورُفرف، ولم يبق جناح ولا ملك أشرف، واتحد هناك السؤال والجواب، وزال المكتوب والكتاب، والحضور والغياب، وصار المجيب هو المجاب: ﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ [النجم، ١٠:٥٣] فكلم الرب عبده ﷺ بلا واسطة حين شرفه بروئيته بلا حجاب كما قال تعالى: ﴿وَمَا كَانَ لَبِشْرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآذُنِهِ مَا يَشَاءُ﴾ [الشورى، ٥١:٤٢].

ذكر ﷻ ثلاثة أقسام من كلامه، فالأول: من وراء حجاب، هذا كتكليم موسى، والثاني: بإرسال الملائكة رسلاً، هذا كحال جميع الأنبياء وأكثر أحوال نبينا ﷺ. والثالث: قوله: وحياً فلم يبق من صور الكلام إلا المشافهة مع المشاهدة فهذا كحال النبي

المصطفى ﷺ ليلة الإسراء والمعراج كما روى ابن عباس رضي الله عنهما: "إنه ﷺ رآه بعينه." أخرجه أحمد بإسنادٍ صحيح. وأيده تفسير الآية: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ [الإسراء، ١٧: ٦٠] الذي أخرجه البخاري في الصحيح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: "هي رؤيا عين أريها رسول الله ﷺ ليلة أسري به." وروى ذلك عنه من طرقٍ وقال: "إن الله تعالى اختص موسى بالكلام وإبراهيم بالخلة ومحمداً ﷺ بالرؤية." أخرجه النسائي وابن أبي عاصم في السنّة وابن خزيمة في التوحيد والطبراني في الأوسط وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وروى الترمذي عن الشعبي قال لقي ابن عباس رضي الله عنهما كعباً بعرفة فسأله عن شيء فكبر حتى جاوبته الجبال فقال ابن عباس رضي الله عنهما: إنا بنو هاشم، فقال كعبٌ رضي الله عنه: "إن الله قسم رؤيته وكلامه بين محمد وموسى، فكلم موسى مرتين وراه محمد ﷺ مرتين." وروى الترمذي عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما بإسناد حسن، قال: "رأى محمد ﷺ ربه، قلت: أليس الله يقول: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾ [الأنعام، ٦: ١٠٣] قال: ويحك! ذاك إذا تجلّى بنوره الذي هو نوره، وقد رأى محمد ﷺ ربه مرتين." وقال ابن عباس رضي الله عنهما: "قد رآه النبي ﷺ." وقال الترمذي: هذا حديث حسن. وروى في قوله: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ [النجم، ٥٣: ١١] قال ابن عباس رضي الله عنهما: "راه بقلبه." وقال الترمذي: هذا حديث حسن.

وروى أيضاً عنه ﷺ في قول الله: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۖ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ﴾ [النجم، ٥٣: ١٣-١٤].

وروى مسلم عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرٍّ ﷺ: "لو رأيت رسول الله ﷺ لسألته، فقال: عن أي شيء كنت تسأله؟ قال: كنت أسأله هل رأيت ربك؟ فقال أبو ذرٍّ ﷺ: قد سألته فقال: رأيت نورا." وروى الترمذي ولفظه: "نورٌ أني أراه." وقال: هذا حديث حسن، وروى أحمد في المسند قال: حدثنا عفان حدثنا همام حدثنا قتادة عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرٍّ ﷺ: "لو رأيت رسول الله ﷺ لسألته قال: وما كنت تسأله قال: كنت أسأله هل رأى ربّه ﷻ قال: فإني قد سألته فقال: قد رأيته نوراً أني أراه. قال عفان: بلغني عن ابن هشام يعني معاذاً أنه رواه عن أبيه كما قال همام: قد رأيته." وروى أحمد أيضاً في المسند قال: حدثنا وكيع وبهزُّ قالَا: حدثنا يزيد بن إبراهيم، عن قتادة قال بهز: حدثنا قتادة. عن عبد الله بن شقيق ﷺ قال: قلت لأبي ذرٍّ ﷺ: "لو أدركت رسول الله ﷺ سألته قال: عن أي شيء قلت: هل رأيت ربك فقال: قد سألته فقال: "نورٌ أني أراه يعني على طريق الإيجاب."

وأخرج مسلم في الصحيح عن عطاء التابعي ﷺ مثله، وعن أبي العالية التابعي ﷺ وقال: "رآه بفؤاده مرتين." روى ابن أبي حاتم عن محمد بن كعب القرظي وربيع بن أنس ﷺ أن النبي ﷺ سئل هل رأيت ربك؟ قال: "رأيته بفؤادي." وروى عبد الرزاق ﷺ عن الحسن

البصري التابعي رحمه الله "أنه كان يحلف بالله لقد رأى محمد ﷺ ربه." وروى ابن إسحاق رحمه الله عن مروان بن الحكم أنه سأل أبا هريرة رحمه الله: "هل رأى محمد ﷺ ربه؟ فقال: نعم." وحكى النقاش عن أحمد بن حنبل رحمه الله أنه قال: "أنا أقول بحديث ابن عباس رضي الله عنهما بعينه رآه حتى انقطع نفسه يعني نفس أحمد." وروى أبو عمر أحمد بن حنبل رحمه الله مثله وروى عبد الله بن أحمد بن حنبل رحمه الله عن أبيه مثله. قال مثله معاذ بن جبل رحمه الله وابن عمر وعكرمة التابعي والإمام جعفر بن محمد الصادق رحمه الله وقال أبو الحسن علي بن إسماعيل الأشعري رحمه الله وجماعة من أصحابه: "أنه رأى الله تعالى ببصره وعيني رأسه وهكذا بقلبه وبفؤاده."

ففهم من وحيه صريح المعنى ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾ [النجم، ١١: ٥٣] من حقائق القرب والوصل بين العبدية والأحادية، والفصل بين الحديثية والقدمية، ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ [النجم، ١٣: ٥٣] وما شغلته ملاحظة الملاء الأعلى، ﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ [النجم، ١٤: ٥٣] حيث تجتمع البداية والانتها ويكون الأزل والوقت والأبد سواء، ﴿عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى﴾ [النجم، ١٥: ٥٣] مستقر الواصلين الأحياء إذ شاهدوا جنة الذات وأنهار الصفات عن الوري، ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ [النجم، ١٦: ٥٣] من طرف الأسرار والأنوار في العلى، ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى﴾ [النجم، ١٧: ٥٣] وكيف يزيغ من القدم إلى العدم الذي لا يرى.

إن الله أمرنا أن نحمد على مرسَل آلائه ومرفوعها، ونشكر

على مسلسل نعمائه وموصولها، بصحيح الحديث، وحسن الخبر، وقوي الأثر ما بين مؤتلف الفضل ومتّفقه ومختلف العدل ومفترقه، وشرفه بأقوى سندٍ يتصل به لأنّه هو الطّريق الموصلة إلى الغاية وهو الذي يلجأ إليه ويُستند به ويُعتمد عليه وأنعمه بأعلى متن يُهتدى به لأنّه يخبر عن قول النبي ﷺ وفعله ووصف النبي ﷺ وتقديره ويراد بها السنن عند أهل الفن وأُرسل إلى الخلق كافة بشيراً ونذيراً، وأزال عنهم بصحة التوحيد علل الشّرك والفسق والكذب والضلال، وشرح الدين الصحيح بعُلُوّ العدالة وتمام الضبط في كل مقال، وحفظه عن الشذوذ في كل مجالٍ وبلّغه بالسّلامة عن العلة والطعن وسوء الحال، وشرف سندنّا من أوله إلى منتهاه بالاتّصال ومن أطاعه ﷺ فقد أطاع الله، ومن عصاه ﷺ فقد عصى الله، لأنّه ﷺ فرّق بين الحقّ والباطل، والمقبول والمردود، وقسّم الأعمال والأحوال بين الصحيح والحسن والضعيف، وجعل الله ذكره ﷺ مرفوعاً له وحبّه ﷺ مُسنّداً إليه، وحكمه ﷺ مُتّصلاً به، وجعل قبول العمل موقُوفاً على اتّباعه ﷺ، وقرّر كمال الإيمان مَقْطُوعاً إلى ما جاء به ﷺ غير كونه منقطعاً ولا مُعْضَلاً لا مُرسلاً، ومن قطع اتّصاله به ﷺ أو إسناده إليه ﷺ صار مُعلّقاً، ومن بدّل هديه ﷺ صار مَقْلُوباً، ومن اختلف على الأوجه والتفرقة بغير الترجيح والجمع صار مُضْطَرَباً، ومن دخلت علةٌ قاذحةٌ في صحة باطنه مع سلامة ظاهره صار مُعلّلاً، ومن تبع ثقةً وخالف من كان أوثق منه بغير الجمع صار

شَاذًا، وَمِنْ خَلَطَ ظِلَامَ التَّرَكِّ وَالْخَفَاءِ بِنُورِ الذِّكْرِ وَالْجَلَاءِ صَارَ مُدَلِّسًا، وَمِنْ أَخَذَ عَنْ مُرْشِدِهِ إِلَى الطَّرِيقِ وَلَمْ يَسْمَ صَارَ مُبْهَمًا، وَمِنْ أَدْخَلَ عَلَى كَلَامِهِ مِنْ كَلَامِ الْغَيْرِ كَلِمَةً زَائِدَةً صَارَ مُدْرِجًا وَمِنْ أَخَذَ عَنْ مَثِيلِهِ وَقَرِينِهِ الَّذِي تَسَاوَى بِهِ فِي السِّنِّ وَالسَّنَدِ صَارَ مُدَبَّجًا، وَمِنْ سَقَطَ بِسَبَبِ الضَّعْفِ وَانْحَطَّ فِي بُورَةِ الْوَضْعِ صَارَ مَطْرُوحًا، وَمِنْ غَيَّرَ الْحَدِيثَ إِعْرَابًا أَوْ حُرُوفًا صَارَ مُحَرِّفًا، وَمِنْ حَوَّلَ الْكَلِمَةَ شَكْلًا بِتَغْيِيرِ النُّقْطِ صَارَ مُصَحِّفًا، وَمِنْ أَطَاعَ وَاحِدًا مَتَّهِمًا بِالْكَذِبِ صَارَ مَتْرُوكًا، وَلَوْ خَالَفَ الضَّعِيفَ مَعْرُوفًا الَّذِي هُوَ أَوْلَى وَأَوْثَقُ مِنْهُ صَارَ مُنْكَرًا وَمِنْ صَنَعَ وَاخْتَلَقَ وَكَذَبَ وَافْتَرَى عَلَيْهِ صَارَ وَضَاعًا، فَهُوَ شَرُّ الضَّعَافِ خَطَرًا وَأَشَدَّهَا ضَرَرًا.

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ الْأُمَّةَ الْمَحْمُودِيَّةَ الَّتِي أَوْثَرَهَا الْكِتَابُ وَاصْطَفَاهَا إِلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: فَمِنْهُمْ نَاقِصٌ، وَمِنْهُمْ مُتَوَسِّطٌ، وَمِنْهُمْ كَامِلٌ، فَالْناقصُ: هُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ، وَالْمُتَوَسِّطُ: هُوَ مُقْتَصِدٌ، وَالْكَامِلُ: هُوَ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ وَقَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾ جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلِّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿فاطر، ٣٥: ٣٢-٣٥﴾ فَالظالم لنفسه هُوَ الضَّعِيفُ،

والمقتصد هو الحسن، والسابق بالخيرات هو الصحيح. وكل واحد من هؤلاء الثلاثة ورث الكتاب، ودخل في العباد المصطفين واستحق نعمة القبول للجنة، ويعطى من أساور من ذهب ولؤلؤ وحبر، كما ورد عن الرؤوف الرحيم العليم الخبير. وهذه الثلاثة تمثل الدرجات الثلاث المذكورة في حديث جبريل عليه السلام: الإسلام والإيمان والإحسان.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوُلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا،

ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنْ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. متفق عليه وهذا لفظ مسلم.

وقال الله تعالى عن الإسلام: ﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ط وَانْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [الحجرات، ١٤: ٤٩] فميز الله تعالى المسلمين من المنافقين تمييزاً صريحاً بقوله: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَاصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ط وَ سَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿ [النساء، ٤: ١٤٥-١٤٦] فَإِنَّ النَّاسَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا مُؤْمِنًا أَوْ كَافِرًا، فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مُنَافِقٌ، فَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مُسْتَضَعْفِينَ، فَكَانَ مِنْ آمِنٍ، آمِنٌ بَاطِنًا وَظَاهِرًا، وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ كَانَ كَافِرًا، فَبَعْدَ الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ صَارَ لِلْمُسْلِمِينَ عِزٌّ وَنَصْرٌ وَعِلْوٌ وَوَلَايَةٌ فَدَخَلَ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِهَا فِي الْإِسْلَامِ مُوَافِقَةً، أَوْ رَغْبَةً وَرَهْبَةً، فَمِنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ مُوَافِقَةً وَمَتَابَعَةً كَانَ مُسْلِمًا وَمَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ ظَاهِرًا مُتَرَبِّصًا وَهُوَ فِي الْبَاطِنِ كَافِرٌ كَانَ مُنَافِقًا، وَمَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ مُطْمَئِنًّا مُخْلِصًا مُتَيَقِّنًا كَانَ مُؤْمِنًا.

فجعل للمنافقين الدرك الأسفل فهي درجة مردودة. هذا مثل الإسناد الموضوع، فوصف المسلمين بالتوبة والإصلاح والاعتصام، والإخلاص وأخرجهم من الدرك الأسفل المردود. هذا

مثل الإسناد الضعيف، وشرّفهم بمعية المؤمنين الذين لهم أجرٌ عظيمٌ، وتنزل عليهم السكينة: ﴿لِيَزَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ [الفتح، ٤:٤٨] ويمشون معهم ﴿نُورُهُمْ، يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ [التحريم، ٨:٦٦] لن يستطيع المنافقون أن يقتبسوا من نورهم بل يقال لهم: ﴿ارْجِعُوا وَرَآئَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا﴾ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿ [الحديد، ١٥٧-١٥٨] فَإِنَّ المنافقين مثلهم مثل الإسناد الموضوع المردود، له الدرك الأسفل، وليس له القبول قطعاً، هذا الذي لبث في النار أحقاباً لا يذوق فيها برّداً ولا شرباً اسمه مرقوم في كتب الفجار لفي سجين فويلٌ للكاذبين الوضّاعين المكذّبين والمسلمون مثلهم مثل الإسناد الضعيف، الذي تعطي له المغفرة والقبول في الطرف الأدنى، وليس له الدخول في مساكن الفردوس الأعلى، فإنه يأكل من فواكه الجنة وجعل الله شربه شرباً طهوراً، ولم يكن قبل الشفاعة شيئاً مذكوراً: ﴿فَوْقَهُمْ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْم نَصْرَةً وَسُرُورًا﴾ [الدھر، ١١:٧٦] المؤمنون مثلهم مثل الإسناد الحسن. هو من ﴿إِنَّ الْآبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿ [الدھر، ٦٥:٧٦] وهذا الذي اقتبس الحسن من غيره، والذين صاروا من الحسن لذاته فإنهم: ﴿وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ﴿ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا ﴿ [الدھر،

١٩:١٧:٧٦] فلا بُدَّ للمسلمين أن ينتفعوا من معية الصالحين ودعواتهم واستغفارهم وشفاعتهم كما قال الله تعالى: ﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ط وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ 〇﴾ [المؤمن، ٩:٧:٤٠] وقال الله تعالى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ 〇﴾ [الحجرات، ١٥:٤٩] وقال: ﴿أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ٠﴾ [المجادلة، ٢٢:٥٨]. فالؤمن صادقٌ مصدوقٌ مؤيَّدٌ ومؤيَّدٌ فيزيد الله إيمانه بأعماله الصالحة ويزيد إيمان عامة المسلمين ويؤيِّدهم ببركاته المؤثرة الشائعة. كما قال الله تعالى: ﴿وَإِذَا مَا أَنْزَلْتُ سُورَةً فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَدَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ٠﴾ [التوبة، ١٢:٩] وقال الله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ٠﴾ [الفتح، ٤:٤٨] وقال الله تعالى: ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ٠﴾ [محمد، ١٧:٤٧] وقال الله تعالى: ﴿أَنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ٠ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ٠﴾ [الكهف،

١٨:١٣-١٤] وقال الله تعالى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝﴾ [الأنفال، ٨:٢] وقال الله تعالى: ﴿لَيْسَتِيقَنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا﴾ [المدثر، ٧٤:٣١] وقال الله تعالى: ﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝﴾ [آل عمران، ٣:١٧٣] وَصَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ (لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ): مُتَمَاسِكُونَ آخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. متفق عليه. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ: فَيَقُولُ: أَذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ. رواه البخاري.

هناك الصّراحة بالآيات القرآنية، والأحاديث الصحيحة، والدلالة والاقتضاء القطعي فيها بأن الإيمان والإيقان يزيدان، وكذا الهداية والمعرفة تزيدان بمدد الأمور المباركة المفضّلة، ولهذا صار الحديث الحسن مؤيِّدًا بالخيرات والبركات، ويصير ناصرًا و مؤيِّدًا أيضًا للضعاف في الحسنات والمبرات. فأما المحسن فهو في

المرتبة الرابعة الأعلى، فقال الله تعالى فيه: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ [النساء، ١٢٥:٤] وقال: ﴿بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة، ١١٢:٢] وفي قوله ”وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ“ إشارة إلى أن ليس لهم الخوف على نفوسهم أن لا يقبلوا ولا يصلوا الجنة نعيمًا. وفي قوله ”وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“ إشارة إلى أن ليس لهم الحزن في أزواجهم وأحبابهم وأتباعهم وذرياتهم لو تبعوهم في الإيمان أن يُردّوا ويُلقوا في النار تعذيبًا. وقال الله تعالى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [الأعراف، ٥٦:٧] وقال: ﴿وَاحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرة، ١٩٥:٢] فهذا معلوم أن الإحسان لا يوجد ولا يتحقق إلا بالسخاء والنصرة والعطاء للغير، وإذا اختار العباد المحسنون عمل الإحسان لم يفعلوا إلا الإيثار للضعفاء، والإمداد للمساكين، والاستغفار للمذنبين، وإذا اختار الله ﷻ جزاء الإحسان لن يفعل إلا بقبول شفاعة المحسنين المسندين في حق الخطّائين المنتسبين إليهم، وبمعونتهم وبمغفرتهم، لأن نفوسهم كانت راضية، وجعلها الله مرضية، كي تفرح وترضى في أعوانهم وأنصارهم ومحبيهم ومتبعيهم فهل جزاء الإحسان إلا الإحسان ولا بد أن يكون إحسان الله العظيم المعين أوسع من إحسان العبد المستعين، فأما المحسنون فهم أهل الإسناد الصحيح. فإنهم يشربون من تسنيم:

﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۖ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ
 الْمُتَنَافِسُونَ ۝﴾ [المطففين، ٨٣: ٢٥-٢٦] فإن المحسن إيمانه بعيدٌ عن
 رجم الظنون، ونظيفٌ كأمثال اللؤلؤ المكنون، ومعصوم من الخوف
 والحزن والريب، ومحفوظٌ من التهمة والوهم والعيب، والمؤمن أي
 صاحب الإسناد الحسن هو ممنوع من الدنس والدَّرن، ولا يُوصَفُ
 بكسل ولا أرن، نقيّ العرض والذات، ومأمون عن الكبائر وخبائث
الشّهوات، يبصر حسنه بالعين، لا يلفظ بلسان ولا شفيتين، فأما
 المسلم وهو صاحب الإسناد الضعيف، فتَنَقُّصُ صحته بالعلّة، أما
 الشديد أو الخفيف فإنه يقبل ويترقى من مرتبة الضعف إلى مرتبة
 العمل به، بالانتشار عند الثقات والانضمام بالمتابعات الطيبات، فإنه
 يقبل بشفاعاة الصحاح للكاملين والحسان المتقين، ويعتضد بتقوية
 الصالحين المحفوظين الثابتين، ويصلح بمتابعة المعروفين المقبولين
 الصادقين، ويتقوى بشهادة كثرة طرق الثقات المؤيدين العادلين،
 وينتفع بموافقة الحفاظ المعدلين والكبار المسندين، ويحتج بتأييد
 القياس المعبر، والإفتاء المشتهر، من العلماء المحققين، ويستشهد
 بقبول أهل العصور وتعامل أهل الدهور من المحدثين.

فأما الأولياء والصلحاء المحسنون، أي أصحاب الإسناد
 الصحيح فقد قال الله تعالى في حقهم: ﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝
 الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ

تَحْبِرُونَ ۝ [الزخرف، ٦٧:٤٣-٧٠] إِنَّ اللَّهَ فَرَّقَ بَيْنَ "أَنْتُمْ" و"أَزْوَاجِكُمْ" في دخولهم الجنة فقال: ادخلوا (أيها الأولياء) الجنة أنتم، لأنكم من العباد المتقين الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون، ولكن "أَزْوَاجَكُمْ" أيضًا يدخلون الجنة معكم فإنهم لا يدخلون باستحقاق أنفسهم، بل يكون دخولهم لأجل معيَّتهم بالأقوياء المتقين ولموافقتهم الصلحاء الثابتين، وبإعانة الصالح الحسان المقبولين إِنَّ هَذِهِ الْمَعِيَّةُ وَالْمُوَافَقَةُ وَالْإِعَانَةُ وَالتَّقْوِيَّةُ رَفَعَتْ ضَعْفَ الْأَزْوَاجِ الَّذِي كَانَ فِي نَفْسِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ وَجَعَلَتْهُمْ مَقْبُولِينَ مَغْفُورًا لَهُمْ.

قال الله تعالى في مقام آخر: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ مُتَكِنِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلْتَنَاهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۖ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝﴾ [الطور، ١٧:٥٢-٢١] إذا وقعت فطرة الذرية مومنة سليمة طيبة بقبول الفضائل والحسنات والخيرات والبركات. ولكنها ضعيفة في صحتها وعملها ودرجتها. وصل إليها فيض الآباء الأقوياء، وبركة الكبرياء ومدد الأولياء والصلحاء فيقويها، ويرفعها إلى مرتبة القبول، ويدخلها في الدرجات العلية مع الأرواح الرفيعة المقربة الواصلة، فإنه تعالى مبلغهم من الأدنى إلى الأعلى، ومخرجهم من الوحشة إلى الوصلة، وموصلهم من الغربة إلى القربة. كما قال الله تعالى:

﴿يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْتِيمٌ﴾ [الطور، ٥٢: ٢٣] إذا شرب هؤلاء الضعفاء شراب القبولية والقربة والوصال بعد رفع درجاتهم إلى مقامات الأولياء والصالحاء من أهل الكمال فورثوا درجات الاستقامة بعد الموافقة من أهل الكرامة ﴿قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ﴾ [الطور، ٥٢: ٢٦] أي كنا خائفين في حال الضعف والفرقة والغربة، عالمين بأننا غير مقبولين وغير موصولين. ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ [الطور، ٥٢: ٢٧] أي أخرجنا الله تعالى من الدلة و وصفنا بالعزة وشرفنا باللقاء والتلقي والقبول. لأنهم إذا رغبوا في حرص الثواب، والخوف من العقاب، وفي مناقب أهل الكمال وفضائل الأعمال اشتاق الصالحاء إليهم، وتلاقوا بهم، وتحاب وتوافق الكبراء لهم، وتجالس وتمائل العمداء بهم، ورفعوهم وتقبلوهم ووثقوهم، ورجحوهم حد الثقة والشهرة والترجيح.

فمن دخل في زمرهم تيسر له المدد والبركة والموافقة المؤيدة، وخرج من الظلمة إلى النور، وتعزز بالتلقي والظهور، وحصل له الترقى والقبول بتحية السلام ومزيد الجوار الكرام كما قال الله تعالى: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٤-٤٣] هذا الأصل من القطعيات الشرعية الثابتة من الكتاب والسنة كما ذكر في الدعاء في القرآن الكريم: ﴿وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَّنَا مِن لَّدُنكَ

نَصِيرًا ﴿ [النساء، ٤: ٧٥] قوله تعالى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ [التوبة، ٩: ٧١] وقوله تعالى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ [المائدة، ٥: ٢] فمعناه لو كانت هناك علة في الإسناد علة قبيحة شديدة مثل الوضع والكذب، أو غير ذلك، فلا تنفعه شفاعة الشافعين. وإن كانت في الإسناد علة خفيفة ضعيفة، مثل سيئة أو زلة أو خطيئة إما صغيرة أو كبيرة، تمكن إزالة ضررها بالشفاعة والمعاونة والموافقة من الأولياء والصالحين والثابتين، لينفعه ويعينه ويرفعه فيصير مقبولا ومعمولا به. كما قال الله تعالى: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَىٰ وَجِبْرِيلَ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ﴾ [التحريم، ٦٦: ٤]. لأن الله جعل صالح المؤمنين ظهيرا للضعاف المسلمين، فلا تنفع الشفاعة والولاية للكفار الظالمين، ولا للمنافقين.

وأما حكم المراسيل والضعاف فالخبر المرسل هو قوي وحبّة عند أكثر الأئمة الكبار، غير محتاج للتقوية والاعتضاد والانتصار، كالضعيف والمجروح في الاعتبار، قال الله تعالى: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٢] دلت الآية على أنّ الطائفة التي تفقّحت في الدين، وتخصصت في العلم. إذا رجعت إلى قومها وأنذرتهم بما قال النبي ﷺ. أنه يجب قبول خبرهم، ولم تفرق الآية في الأخبار

والإنذار بين ما أسندوه، وما أرسلوه، ولا بين الصحابة والتابعين، ومن بعدهم. ولم يميز بين من أخبر وأنذر من مرسلٍ أو من مسند. فقد قال الله تعالى فيه: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات، ٦: ٤٩] رويت هناك قراءتان متواترتان "فتبينوا" أو "فتثبتوا"، وما قال "فلا تقبلوا" أو "ردُّوه" أو "اتركوه، بل الأمر فيه للتبين والتحقق والتثبت. فلم يأمر الله تعالى بالتبين والتثبت إلا في خبر الفاسق، فدلَّت الآية على أنَّ العدل الثقة لا يجب التبين والتثبت والتحقق في خبره، والمرسل عدلٌ ثقة فيجب قبول خبره لأنَّ الآية لم تفرق بين ما أسنده وما أرسله، وهكذا الأحاديث النبوية ﷺ التي وردت في التبليغ كقوله ﷺ: "بلغوا عني ولو آية." و"ليبلغ الشاهد منكم الغائب." رواهما البخاري لأنه أمر بالتبليغ عنه في كلِّ حالٍ ومجالٍ، فالأمر بالتبليغ لا بدَّ له من فائدة العمل بما يبلغ الراوي من بعده، ولم يفرِّق الحديث بين ما كان يبلغه الراوي مسندًا أو مرسلاً. واتفق الصحابة على قبول روايات ابن عباس والنعمان بن بشير وابن الزبير رضي الله عنهم، وسائر الصغار من الصحابة والقراة. مع أنهم لم يسمعوا من النبي ﷺ أكثرها ورووها مرسلَة وهكذا إجماع التابعين على قبول المراسيل ولم يزل العمل بالإرسال وقبوله حتى حدث بعد المائتين القول برده. ولا ريب أنَّ خبر الفاسق هو الإسناد الضعيف جدًا فأشار بهذا الأمر إلى وجود الصلاحية الأصلية للقبول في السند الضعيف، ولو كان "نبا الفاسق" مردودًا قطعًا ومطلقًا لقال

الله تعالى: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [النور، ٢٤: ٤] ولكن قوله: ”فتبينوا“ صريح الدلالة وصحيح الشهادة، لأنّ هذا الخبر والإسناد مطالب فيه بالتبيين والتحقق للقبول، ولا يجوز الإنكار عليه والتكذيب به على الإطلاق فمعناه لو حصلت التقوية للإسناد الضعيف بعد التبيين والتثبت لتأييد الثقات والأثبات فيقبل ويعمل به. أو وجد الخبر الضعيف في المناقب، وفي الفضائل وفي الترغيب والترهيب فيقبل ويُعمل به. أو وجد الخبر من طريقين: كل منهما ضعيف قوي أحد الطريقين بالآخر فيصير حسناً. أو وجد الخبر، فصرّح أحد من أئمة الحديث والجرح وضعه أو ضعفه وآخر بالصحة، وتوجد كثرة طرق فيه أو تأيد مته برويات أخرى، فيصير في درجه الحسن. أو وجد الخبر بسند ضعيف وتوبع بمعتبر يقبل ولا ينحط إلى الضعف. أو وجد الخبر الضعيف وورد من جهة أخرى. أو وجد الخبر الضعيف في أمر لا يروى فيه حديث بإسناد أحسن منه، فيقبل ويعمل به. فإنّ الضعيف هو ما نقص عن درجة الحسن قليلاً، كما الحسن هو ما قصر عن رتبة الصحيح قليلاً، وارتقى عن درجة الضّعيف، ولذا يقال آخر مراتب الحسن هي أول مراتب الضّعيف. وهكذا جعل المطروح ما نزل عن رتبة الضّعيف، وارتفع عن الموضوع، فمنزله بين الضعيف والموضوع، حتى لا يقال الضعيف ولا المتروك ولا المطروح موضوعاً، لأنّ كلّ ضعيفٍ ليس بموضوع، بل الموضوع هو المختلق المضبوط، هو في

الحقيقة ليس بحديث، ولكنّ المحدثين سمّوه حديثاً بالنظر إلى زعم راويه، فإنّ الموضوع لا يعادل الضّعيف ولا يساويه. أمّا الضعاف فيكفي لنا قول العفاف قول الإمام عبد الرحمن بن المهدي، رواه الحاكم في المدخل: ”إذا روينا في الثواب والعقاب وفضائل الأعمال تساهلنا في الأسانيد وسمحنا في الرجال، وإذا روينا في الحلال والحرام والأحكام تشدّدنا في الأسانيد وانتقدنا الرجال.“ وأيد هذا القول الذي صدر من أكابر الأئمة والرجال قول الإمام أحمد بن حنبل رواه الحاكم في المدخل إذا روينا عن رسول الله ﷺ في الحلال والحرام والسّنن تشدّدنا، وإذا روينا عن النبي ﷺ في فضائل الأعمال وما لا يضع حكماً ولا يرفعه تساهلنا في الأسانيد.

فَإِنَّ شَرَّ الضَّعِيفِ الْمَوْضُوعُ، وَأَخَفُّهَا الْمَتْرُوكُ، ثُمَّ الْمُنْكَرُ، ثُمَّ الْمَعْلَلُ، ثُمَّ الْمُدْرَجُ، ثُمَّ الْمَقْلُوبُ، ثُمَّ الْمُضْطَرِبُّ، فَهُوَ الْمُضْطَرُّ هَكَذَا رَتَّبَ ابْنُ حَجَرٍ.

أمّا بعد: فإنّ علم السّنة والحديث أشرف المطالب وأعلاها وأنجح الرغائب وأغلاها وأطيب المكاسب وأزكاها وأهم الأمور بالعبادة وأولاها قد بيّن الله شرفه وفضله ورفع أسانيد أهل الرواية وكملهم بمعارف لطائف الدراية ومنّ علينا بهباته الوافرة وآلائه المتكاثرة وأيدنا بهذا الدين المتين برواية السّنة المطهرة والأحاديث الشريفة المنوّرة في كل زمان ومكان.

كما نقل العلامة محمد جمال الدين القاسمي في قواعد

التحديث ”قال الإمام النووي قدس الله سرّه في ”مقدمة شرحه على صحيح مسلم“: ”إن من أهم العلوم تحقيق معرفة الأحاديث النبويات، أعني معرفة متونها، صحيحها وحسنها وضعيفها، وبقية أنواعها المعروفة، ودليل ذلك: أن شرعنا مبنيٌّ على الكتاب العزيز والسنن المرويات، وعلى السنن مدار أكثر الأحكام الفقهيات، فإن أكثر الآيات والفروعيات مجملات، وبيانها في السنن المحكمات.

وقد اتفق العلماء على أنّ من شرط المجتهد من القاضي والمفتي والمفتي أن يكون عالماً بالأحاديث الحكميات. فثبت بما ذكرناه: أنّ الاشتغال بالحديث من أجل العلوم الراجحات، وأفضل أنواع الخير، وأكد القربات. وكيف لا يكون كذلك وهو مشتمل على بيان حال أفضل المخلوقات، عليه من الله الكريم أفضل الصلوات والسلام والبركات؟

ولقد كان أكثر اشتغال العلماء بالحديث في الأعصار الخاليات، حتى لقد كان يجتمع في مجلس الحديث من الطالبين ألوّف متكاثرات، فتناقص ذلك، وضعفت الهمم، فلم يبق إلا آثار من آثارهم قليلات، والله المستعان على هذه المصيبة وغيرها من البليات.

وقد جاء في فضل إحياء السنن المماتات أحاديث كثيرة، معروفة مشهورات، فينبغي الاعتناء بعلم الحديث، والتحريض

عليه لما ذكرنا من الدلالات، ولكونه أيضاً من النصيحة لله تعالى، وكتابه ورسوله وللأئمة والمسلمين والمسلمات، وذلك هو الدين كما صحَّ عن سيد البريات صلوات الله وسلامه عليه، ولقد أحسن القائل: من جمع أدوات الحديث استنار قلبه واستخرج كنوزه الخفيات، وذلك لكثرة فوائده البارزات والكامنات، وهو جديرٌ بذلك، فإنه كلام أفصح الخلق، ومن أعطي جوامع الكلمات ﷺ صلوات متضاعفات.

وقال العلامة الشهاب أحمد الميني الدمشقي الحنفي. في "القول السديد في إتصال الأسانيد": إن علم الحديث علمٌ رفيعُ القدر، عظيمُ الفخر، شريفُ الذكر، لا يعتني به إلا كلُّ حَبْرٍ، ولا يُحرِّمُهُ إلا كلُّ غَمَرٍ، ولا تَفْنَى محاسنُهُ على ممرِّ الدهر، لم يزل في القديم والحديث يسمو عزة وجلالة، وكم عزَّ به من كشف الله له عن مخبَّات أسرارهِ وجلالهِ، إذ به يُعرف المراد من كلام رب العالمين، ويظهر المقصود من حَبْلِهِ المتصل المتين، ومنه يُدرى شمائل مَنْ سَمَا ذاتاً ووصفاً واسماً ويوقف على أسرار بلاغة مَنْ شَرَّف الخلائق عُرْباً وعجمًا، وتمتدُّ من بركاتهِ للمُعْتَنَى به موائد الإكرام من ربِّ البرية، فيُدرك في الزمن القليل من المولى الجليل المقامات العلية والرتب السنية، مَنْ كَرَعَ من حَيَاضِهِ أو رَتَعَ في رياضهِ فليُهنِهِ الأنسُ بجنى جنانه السنة المحمدية، والتمتع بمقصورات خيام الحقيقة الأحمدية، وناهيك بعلم من المصطفى ﷺ بدايته، وإليه مستدُّهُ

وغايته، وحسب الراوي للحديث شرفاً وفضلاً، وجلالةً ونُبلاً، أن يكون أول سلسلة آخرها الرسول ﷺ، وإلى حضرته الشريفة بها الانتهاء والوصول، وطالما كان السلف الصالح يُقاسون في تحمّله شدائد الأسفار، ليأخذوه عن أهله بالمشافهة، ولا يقنعون بالنقل من الأسفار فربما ارتكبوا غارب الاغتراب بالارتحال إلى البلدان الشاسعة لأخذ حديثٍ عن إمام انحصرت روايته فيه، أو لبيان وضع حديثٍ تتبعوا سنده حتى انتهى إلى مَنْ يَخْتَلِقُ الكذب ويفتره، وتأسى بهم مَنْ بعدهم من نَقْلَةِ الأحاديث النبوية، وحَفَظَةِ السنة المصطفوية، فضبطوا الأسانيد وقيدوا منها كلَّ شريد، وسَبَرُوا الرواة بين تجريح وتعديل، وسلَكُوا في تحرير المتن أقوم سبيل، ولا غرض لهم إلا الوقوف على الصحيح من أقوال المصطفى ﷺ وأفعاله، ونفي الشبهة بتحقيق السند واتصاله، فهذه هي المَنْقَبَةُ التي تتسابق إليها الهِمَمُ العوالي، والمأثرة التي يُصَرَفُ في تحصيلها الأيام والليالي.

وقال الإمام أبو الطيب الأثرى القنوجي رحمه الله في كتابه "الحِطَّة في ذكر الصحاح الستة": اعلم أن آنف العلوم الشرعية ومفتاحها، ومشكاة الأدلة السمعية ومصباحها، وعمدة المناهج اليقينية ورأسها، ومبنى شرائع الإسلام وأساسها، ومستند الروايات الفقهية كلّها، وماخذ الفنون الدينية دِقَّها وجُلَّها، وأسوة جملة الأحكام وأسسها، وقاعدة جميع العقائد وأُسْطُقْسُها، وسماء العبادات وقُطْب مَدَارها، ومركز المعاملات وَمَحْط حَارَّها وقَارها، هو: علم

الحديث الشريف الذي تُعرف به جوامع الكلم، وتنفجر منه ينباع الحكم، وتدور عليه رَحَى الشرح بالأُسْر، وهو مِلاَك كل نهى وأمر، ولولاه لَقَالَ من شاء ما شاء، وَخَبَطَ الناسُ خَبَطَ عَشْوَاءَ، وَرَكَبُوا متن عمياء، فطوبى لمن جَدَّ فيه، وحصل منه على تنويه يملك من العلوم النواصي، وَيُقَرَّبُ من أطرافها البعيد القاصي.

وَمَنْ لم يرضع من درّه، ولم يَخْصُصْ في بحرهِ، ولم يقتطف من زهره، ثم تعرّض للكلام في المسائل والأحكام، فقد جار فيما حكم، وقال على الله تعالى ما لم يعلم، كيف وهو كلام رسول الله ﷺ. والرسول (ﷺ) أشرف الخلق كلهم أجمعين، وقد أُوتِيَ جوامع الكلم، وسواطع الحكم من عند رب العالمين. فكلامه أشرف الكلم وأفضلها، وأجمع الحكم وأكملها، كما قيل: "كلامُ الملوك ملوكُ الكلام." وهو تَلُوْ كَلامُ الله تعالى العَلام، وثاني أدلة الأحكام، فإن علوم القرآن وعقائد الإسلام بأسرها، وأحكام الشريعة المطهرة بتمامها، وقواعد الطريقة الحقّه بحذافيرها، وكذا الكشفيات والعقليات بنقيرها، وقِطْمِيرها، تتوقف على بيانه ﷺ، فإنها ما لم تُوزَن بهذا القسطاس المستقيم، ولم تُضَرَب على ذلك المعيار القويم، لا يُعتمد عليها، ولا يُصار إليها.

فهذا العلم المنصوص، والبناء المرصوص، بمنزلة الصراف لجواهر العلوم، عقليها ونقليها، وكالنقاد لنقود كل الفنون، أصلها وفرعها من وجوه التفاسير والفقهيات ونصوص الأحكام، وماخذ

عقائد الإسلام، وطرق السلوك إلى الله تعالى ذي الجلال والإكرام، فما كان منها كامل العيار، في نقد هذا الصرّاف، فهو الحرّي بالترويج والاشتهار، وما كان زيفاً غيراً جيد عند ذاك النقاد، فهو القمّين بالرد والطرد والإنكار.

فكلُّ قول يُصدّقه خبرُ الرسول ﷺ، فهو الأصلح للقبول، وكلُّ ما لا يساعده الحديث والقرآن، فذلك في الحقيقة سفسطة بلا برهان، فهي مصابيح الدُّجى، ومعالم الهدى، وبمنزلة البدر المنير، من انقاد فقد رُشد واهتدى، وأوتي الخير الكثير، ومن أعرض عنها وتولّى فقد غوى وهوى، وما زاد نفسه إلاّ التخسير، فإنه ﷺ نهى وأمر، وأنذر وبشّر، وضرب الأمثال وذكر، وإنها لمثل القرآن بل هي أكثر، وقد ارتبط بها اتباعه ﷺ الذي هو ملاك سعادة الدارين، والحياة الأبدية بلامين، كيف وما الحقُّ إلاّ فيما قاله ﷺ أو عمل به أو قرّره أو أشار إليه أو تفكّر فيه، أو خطر بباله أو هجس في خَلده واستقام عليه، فالعلم في الحقيقة هو علمُ السنة والكتاب، والعمل بهما في كل إياب وذهاب، ومنزلته من العلوم منزلة الشمس بين كواكب السماء، ومزية أهله على غيرهم من العلماء، مزية الرجال على النساء ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ [المائدة، ٥٤:٥]، فيأله من علم سيّط بدمه الحقُّ والهدى، ويُط بعنقه الفوز بالدرجات العلى. وقد كان الإمام محمد ابن علي ابن الحسين (محمد الباقر) عليه السلام يقول: "إنّ من فقه الرجل بصيرته أو فطنته

بالحديث.

فلذلك لا يزال يجري ذكر أقواله الكريمة وأحواله العظيمة وفضائله الشريفة وشمائله المنيفة على لسان الصحابة والتابعين والرواة المحدثين ولم يبرح تمثال جماله الكريم وخيال وجهه الوسيم ونور حديثه المستبين تحت أمر النبي الأمين المكين ﷺ:

١- كما روى ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "نَصَّرَ الله امرءًا سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه، فربّ مبلغٍ أوعى من سامع." رواه الترمذي وأبوداود.

٢- وعن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: "نَصَّرَ الله المرء سمع منّا حديثًا فبلّغه غيره، فربّ حامل فقهٍ إلى من هو أفقه منه، وربّ حامل فقه ليس بفقيه." رواه أبوداود.

٣- وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: "نَصَّرَ الله امرءًا سمع مقالتي، فحفظها ووعاها وأداها." رواه الترمذي وأبوداود والشافعي واللفظ له والبيهقي.

٤- وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "اللهم ارحم خلفائي، قيل: ومن خلفاؤك؟ قال: الذين يأتون من بعدي يروون أحاديثي، ويعلمونها الناس." رواه الطبراني في الأوسط.

۵- وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ”بَلَّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَن كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.“ رواه البخاري.

۶- وعن أبي قرصافة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ”حَدِّثُوا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُونَ، وَلَا تَقُولُوا إِلَّا حَقًّا، وَمَن كَذَبَ عَلَيَّ بَنِي لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيهِ.“ رواه الطبراني.

۷- وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ أنه قال: ”عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تَنْفِرُوا، وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ.“ رواه أحمد والبخاري في الأدب.

۸- وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ: ”تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ، وَعَلِّمُوا النَّاسَ، فَإِنِّي مُقْبِضٌ.“ رواه الترمذي.

۹- وعن عمرو بن عوف رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لبلال بن الحرث يوماً: ”اعلم يا بلال قال: ما أعلم يا رسول الله، قال: أن من أحيا سنة من سنتي أميتت بعدي، كان له من الأجر مثل من عمل بها من غير أن ينقص من أجورهم شيء، ومن ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله ورسوله، كان عليه مثل آثام من عمل بها، لا ينقص ذلك من أوزار الناس شيئاً.“ رواه الترمذي وابن ماجه.

١٠. وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: "التمسك بسنتي عند فساد أمتي له أجر شهيد." رواه الطبراني.

١١. عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: "من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أجر مئة شهيد." أخرجه البيهقي ورفعه.

١٢. وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال: "يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله، ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين." أخرجه ابن عدى في الكامل ورواه البيهقي في المدخل، والدارقطني في السنن، وأبونعيم في كتاب الضعفاء وذكر القسطلاني أنه يصير بطرقه حسناً وجزم به العلائي.

١٣. وعن ثابت بن قيس رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ أنه قال: "تسمعون ويسمع منكم، ويسمع من الذين يسمعون منكم، ويسمع من الذين يسمعون من الذين يسمعون منكم." رواه الطبراني والحاكم.

١٤. وعن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه كان يقول: "سيأتي قومٌ يجادلونكم بشبهات القرآن، فخذوهم بالسنن، فإن أصحاب السنن أعلم بكتاب الله ﻋﻠﻴﻪ." نقله الامام الشعراني في الميزان الكبرى.

فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَنَا الثِّقَاتِ لِإِسْنَادِ الرِّوَايَةِ وَإِبْلَاغِ الدِّينِ، لِأَنَّ
الإِبْلَاغَ وَالْإِسْنَادَ مِنْ خُصُوصِيَّاتِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ، فَمَا مِنْ أُمَّةٍ مِنْ
أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ كَانَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ الْعِلْمِيَّةُ الرَّفِيعَةُ تَبْلُغُ دِينَهَا

بِإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ بَيْنَ نَبِيِّهَا وَبَيْنَ عُلَمَائِهَا، قَدْ فَاضَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا خَيْرَ أُمَّةٍ وَشَرَفَ أُيُمَّتَهَا بِآدَابِهَا مِنَ الصَّحَابَةِ إِلَى الْمُحَدِّثِينَ، وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَثَارَةٌ مِنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف، ٤: ٤٦] هِيَ إِشَارَةٌ إِلَى إِسْنَادِ الْحَدِيثِ وَرَوَايَتِهِ هَذَا الْأَمْرُ فِي شَأْنِ الْإِسْنَادِ لِرَوَايَةِ الدِّينِ، وَقَالَ الْأُئِمَّةُ الْكِبَارُ مِنَ التَّابِعِينَ:

١٥- منهم الإمام محمد بن سيرين رحمته الله (١١٠هـ) الَّذِي قَالَ: "إِنْ هَذَا الْعِلْمُ دِينَ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٦- وَعَنْهُ قَالَ: "لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا: سَمَّوْنَا رَجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السَّنَةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدْعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٧- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رحمته الله (١٢٥هـ) قَالَ: "لَا يَحْدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الثَّقَاتُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

١٨- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رحمته الله (١٨١هـ) قَالَ: "الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مِنْ شَاءَ مَا شَاءَ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٩- وَعَنْهُ رحمته الله قَالَ: "بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمِ يَعْنِي الْإِسْنَادَ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٠- وَعَنْ الْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ رحمته الله (٢٠٤هـ) قَالَ: "مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ الْعِلْمَ بِلَا حِجَّةٍ، مَثَلُ حَاطِبٍ لَيْلٍ، يَحْمِلُ حُزْمَةَ حَطَبٍ فِيهَا

أفعى، تلدغه وهو لا يدري.

رواه البيهقي.

٢١- وعن الربيع بن سليمان المرادي رحمته الله (١٧٤هـ) : ”مثل الذي

يطلب الحديث بلا إسناد، مثل حاطب ليل.“

٢٢- وعن سفيان الثوري رحمته الله (١٦١هـ) قال: ”الإسناد سلاح

المؤمن، فإذا لم يكن معه سلاح، فبأي شيء يقاتل.“ رواه الذهبي والخطيب.

٢٣- قال صالح بن أحمد (٣٨٤هـ) : ”يعني إن الحديث بلا إسناد

ليس بشيء وإن الإسناد دُرَج المتون به يوصل إليها.“ رواه الخطيب.

فجمع الأئمة سنته المطهرة وأحاديثه الشريفة في الكتب ورتّبوها في المؤلفات، وقسموها في الطبقات والدرجات قد صحّ طلوع شمسهِ صلّى الله عليه وآله على مطلع الصحاح، وأضاءت جميع لوامعه على منظر الجوامع، وتسنّت عنه الأحكام والمنن في السنن وتعدّدت طرقه بأسانيد أصحابه في المسانيد، وانتشرت معالِمُه بالأسماء على الهجاء في المعاجم، واشتملت أحكامه مبوبة في المصنفات، واستدركت روايات كماله على نفس الشرط في المستدركات، واستخرجت مروياته بأسانيد أخرى في المستخرجات، واختيرت اللآلئ الجيدة من كلامه في المنتقى، وجمعت أخباره الماثورة في

الآثار و نورت أنوار أشعته في الأجزاء.

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الشُّهُودِ
الْعُدُولِ الثَّقَاتِ، وَاتَّبَاعِهِ أَهْلِ الصِّدْقِ وَالْإِعْتِبَارِ وَالْمُتَابَعَاتِ، الَّذِينَ
ضَبَطُوا فِي صَدُورِهِمُ الْمَعَارِفَ وَالْمَنَنِ، وَبَلَّغُوا إِلَيْنَا أَحْكَامَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَنِ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ مَوْصُوفٌ بِالتَّذْلِيلِ وَالتَّضْلِيلِ، لِأَنَّهُمْ صَرَّحُوا
فِي الرِّوَايَةِ وَالِدِّرَايَةِ وَالْهَدَايَةِ بِالْجَرَحِ وَالتَّعْدِيلِ، حَتَّى جَعَلَ اللَّهُ بِهِمْ
غَرِيبَ الدِّينِ عَزِيزًا مُؤَهَّلًا وَقَوِيَ الشَّرْكُ ضَعِيفًا مُسْلَسًا وَصَارَ قَوْلُ
وَعَمَلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ صَحِيحًا، حَسَنًا، جَيِّدًا، قَوِيًّا، صَالِحًا، مَعْرُوفًا،
مَحْفُوظًا، ثَابِتًا، وَمُجَوِّدًا.

قد ألقت هذه الرسالة ولخصت فيها مسألة مهمة عظيمة
وسميتها "الخطبة المفيدة" تتضمن ما يأتي به شواهد الحق من
النصيحة في أصول الحديث وفروع العقيدة الصحيحة السديدة
وهذه الأنوار المكنونة والأسرار المخزونة، تنزل على سماء الروح
من الملاء الأعلى وتضيء على مطلع القلب بعد كشف الغطاء
فاشرب من هذه الكأس على قدر ما تستطيع وما تشاء وانتفع بها
بالأخذ والحفظ والتحمل والأداء على قدر ما اقتضى فتوكل على الله
وأسأل الله تعالى أن يجعل هذه الخطبة نافعة ومفيدة وصحيحة
وسديدة بحرمة سيد الأنبياء والمرسلين وصلى الله عليه وآله
وأصحابه وأتباعه أجمعين إلى يوم الدين.

كتبه

الراجي إلى الربّ الغفور العليّ

والفقير إلى حضرة النبي المصطفى ﷺ

خادم العلم والحديث

الدكتور محمد طاهر القادري
ابن الشيخ الدكتور فريد الدين القادري
باكستان

www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ
الَّتِي كَانَتْ تُكَذِّبُ
رُسُلَهُ فَاتَّقِ اللَّهَ
فَإِنَّكَ كُنْتَ تَكْفُرُ

﴿اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے﴾ اُن کا ارشاد سراسر وحی

ہوتا ہے جو انہیں کی جاتی ہے ﴿﴾

(القرآن، النجم، ۵۳: ۳، ۴)

اَلْبَابُ اَلْأَوَّلُ:



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

۱. فَصْلٌ فِي الْإِيمَانِ

﴿إِيمَانِ کا بیان﴾

۲. فَصْلٌ فِي حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ

﴿حقیقتِ ایمان کا بیان﴾

۳. فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۴. فَصْلٌ فِي الْإِسْلَامِ

﴿اسلام کا بیان﴾

۵. فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُسْلِمِ وَأَوْصَافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۶. فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

۷. فَصْلٌ فِي الْإِحْسَانِ

﴿احسان کا بیان﴾

۸. فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُحْسِنِ وَأَوْصَافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۹. فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ

﴿کفر اور نفاق کی علامات کا بیان﴾



www.MinhajBooks.com

فصل في الإيمان

﴿إيمان کا بیان﴾

۱/۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ (یعنی وحدانیت الہی) کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے، اور حیاء بھی ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔“

۲/۲۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: أمور الإيمان، ۱۲/۱، الرقم: ۹، ولفظه: الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: بیان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، ۶۳/۱، الرقم: ۳۵، وزاد (أَوْبَضْعٌ وَسَبْعُونَ)، والترمذی بنحوه فی السنن، کتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ۱۰/۵، الرقم: ۲۶۱۴، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: فی رد الإرجاء، ۲۱۹/۴، الرقم: ۴۶۷۶، والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: نكر شعب الإيمان، ۱۱۰/۸، الرقم: ۵۰۰۵، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ۲۲/۱، الرقم: ۵۷.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: حلاوة الإيمان، ۱۴/۱، الرقم: ۱۶، وفي کتاب: الإيمان، باب: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا كَرِهَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الْإِيمَانِ، ۱۶/۱، الرقم: ۲۱، وفي کتاب: الإكراه، باب: —

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: (وفي رواية: حَلَاوَةُ الْإِسْلَامِ) أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَفَ فِي النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس (اور ایک روایت میں ہے کہ اسلام کی مٹھاس) کو پالے گا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ ﷻ کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالت) کفر میں لوٹنے کو وہ اسی طرح ناپسند کرتا جیسے وہ خود کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند کرتا ہو۔“

۳/۳۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

..... مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ، ۶/۲۵۴۶، وفي كتاب: الأدب، باب: الْحُبِّ فِي اللَّهِ، ۵/۲۲۴۶، الرقم: ۵۶۹۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ۱/۶۶، الرقم: ۴۳، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: (۱۰)، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: طعم الإيمان، ۸/۹۴، الرقم: ۴۹۸۷، وفي باب: حلاوة الإيمان، ۸/۹۶، الرقم: ۴۹۸۸، وفي كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: حلاوة الإسلام، ۸/۹۷، الرقم: ۴۹۸۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ۲/۱۳۳۸، الرقم: ۴۰۳۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۳، الرقم: ۱۲۰۲۱، وأبو يعلى في المسند، ۵/۱۹۴، الرقم: ۲۸۱۳، وابن حبان في الصحيح، ۱/۴۷۴، الرقم: ۲۳۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۶۴، الرقم: ۳۰۳۶۰.

الحديث رقم ۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: جامع أوصاف الإسلام، ۱/۶۵، الرقم: ۳۸، والنسائي في السنن الكبرى، سورة الأحقاف، ۶/۴۵۸، الرقم: ۱۱۴۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۱۳، والدارمي في السنن، ۲/۳۸۶، الرقم: ۲۷۱۰، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/۲۲۲، الرقم: ۱۵۸۴، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۸۶، الرقم: ۱۴۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۱۵، الرقم: ۲۱.

اللَّهِ، قُلْ: لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ (وفي حديث أبي أسامة: غَيْرِكَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (اور ابو اسامہ سے مروی روایت میں ہے کہ عرض کیا: آپ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر چٹنگی سے قائم رہو۔“

۴ / ۴۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَكَرَ نَحْوَهُ. (۱)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔“

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! (اس کے بعد سابقہ الفاظ حدیث ہیں)۔“

۵ / ۵۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْإِيمَانِ، ۱ / ۱۴، الرقم: ۱۰، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ۱ / ۶۷، الرقم: ۴۴۔

(۱) أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْإِيمَانِ، ۱ / ۱۴، الرقم: ۱۴۔

الحديث رقم ۵: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وجوب محبة —

(وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ) حَتَّى أَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے گھر والوں، اس کے مال اور تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں۔“

۶/۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو

..... رسول اللہ ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين وإطلاق عدم الإيمان على من لم يحبه هذه المحبة، ۱/۶۷، الرقم: ۴۴، وأحمد بن حنبل مثله في المسند، ۵/۱۶۲، الرقم: ۲۱۴۸۰، وأبو يعلى في المسند، ۷/۶۷، الرقم: ۳۸۹۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۲۹، الرقم: ۱۳۷۵، وابن حبان في العظمة، ۵/۱۷۸۰، الرقم: ۲۸۲۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۵۳، الرقم: ۶۱۶۹، وابن منصور في كتاب السنن، ۲/۲۰۴، الرقم: ۲۴۴۳۔

الحديث رقم ۶: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: الأيمان والتؤدور، باب: كيف كانت يمينُ النبي ﷺ، ۶/۲۴۴۵، الرقم: ۶۲۵۷۔

سکتے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، چنانچہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) ہے۔“

۷/۷۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ، فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ہے۔“

۸/۸۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ غَفِيرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ. قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے غفیر نامی

الحديث رقم ۷: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة

الإيمان ونقصانه ۲۲۰/۴، الرقم: ۴۶۸۱، والحكم في المستدرک، ۱۷۸/۲

الرقم: ۲۶۹۴، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۴۱/۹، الرقم: ۹۰۸۳.

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الجهاد، باب: اسم الفرس

والحصار، ۱۰۴۹/۳، الرقم: ۲۷۰۱، وفي كتاب: اللباس، باب: إرداف الرجل

خلف الرجل، ۲۲۲۴/۵، الرقم: ۵۶۲۲، وفي كتاب: الاستئذان، باب: من أجاب —

دراز گوش پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہیں یہ خوشخبری مت دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے)۔“

۹/۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذَ رَدِيفَهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: إِذَا تَكَلَّمُوا. وَأُخْبِرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْثِمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

----- بَلْبَيْك وسعديك، ۲۳۱۲/۵، الرقم: ۵۹۱۲، وفي كتاب: الرقاق، باب: من جاهد نفسه في طاعة الله، ۲۳۸۴/۵، الرقم: ۶۱۳۵، وفي كتاب: التوحيد، باب: ماجاء في دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ۲۶۸۵/۶، الرقم: ۲۹۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة، ۵۸/۱، الرقم: ۵۹، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في افتراق هذه الأمة، ۲۶/۵، الرقم: ۲۶۴۳، وَقَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما يرجي من رحمة الله يوم القيامة، ۱۴۳۵/۲، الرقم: ۴۲۹۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۴۴۳/۳، الرقم: ۵۸۷۷.

الحديث رقم ۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ، كَرَاهِيَةً أَنْ لَا يَفْهَمُوا، ۵۹/۱، الرقم: ۱۲۸، ومسلم في الصحيح،

”حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر جبکہ حضرت معاذؓ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت معاذ سے) فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذؓ نے عرض کیا: لیک یا رسول اللہ و سعدیک! حضرت انس کہتے ہیں کہ تین مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم انہیں یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے) چنانچہ حضرت معاذؓ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گناہگار نہ ہوں۔“



www.MinhajBooks.com

..... کتاب: الإيمان، باب: الدلیل علی أن مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً، ۶۱/۱، الرقم: ۳۲، والبیہقی فی شعب الإيمان، ۱/۱۴۷، الرقم: ۱۲۵، واللالکائی فی اعتقاد أهل السنة، ۴/۸۴۱، الرقم: ۱۵۶۴، وابن منده فی الإيمان، ۱/۲۳۴، الرقم: ۹۳، والمنذری فی الترغیب والترہیب، ۲/۲۶۶، الرقم: ۲۳۴۴۔

فصل في حقيقة الإيمان

﴿ حقيقت ایمان کا بیان ﴾

١٠/١٠. عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرَأَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ وَالتَّطَبَّرَانِي وَالْبَيْهَقِيُّ.

”امام عبدالسلام بن ابی الصلت الهروی امام علی بن موسی الرضا سے وہ اپنے والد (امام موسی الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد الباقر) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ (اپنے والد) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں کہ اگر یہ سند عن علی بن موسی الرضا، عن أبيه، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي بن الحسين، عن أبيه، عن علي بن أبي طالب کسی پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔“

١١/١١. عَنْ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عليه السلام أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ

الحديث رقم ١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ٢٥/١،

الرقم: ٦٥، والطبرانی في المعجم الأوسط، ٢٢٦/٦، الرقم: ٦٢٥٤، ٢٦٢/٨،

الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٧/١، الرقم: ١٦، والمروزي في

تعظيم قدر الصلاة، ٧٤٢/٢، والسيوطي في شرحه سنن ابن ماجه، ٨/١،

الرقم: ٦٥، وابن القيم في حاشية على سنن أبي داود، ٢٩٤/٢.

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٢٦٦/٣، الرقم: ٣٣٦٧،

والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٦٢/٧، الرقم: ١٠٥٩٠-١٠٥٩١، وابن أبي شيبة —

اللہ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِدَالِكَ لَيْلِي وَاطْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي انْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وفي رواية: قَالَ عَزَفْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لَيْلِي وَاطْمَأَنَّ نَهَارِي وَكَأَنِّي انْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزًا) وَكَأَنِّي انْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي انْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَصَاغُونَ فِيهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتُ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ وَالْقُفْطِيُّ لَهُ. (۱)

”حضرت حارث بن مالک انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں (دیدار الہی کی طلب میں) پیاسا رہتا ہوں اور

..... فی المصنف، ۱۷۰/۶، الرقم: ۳۰۴۲۳، وعبد بن حمید فی المسند، ۱/۱۶۵، الرقم: ۴۴۵، والھیثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۵۷، وقال: رواه البزار، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱/۳۶.

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۷۰/۶، الرقم: ۳۰۴۲۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۳۶۳، الرقم: ۱۰۵۹۲، وفي كتاب الزهد الكبير، ۲/۳۵۵، الرقم: ۹۷۳، وابن المبارك في الزهد، ۱/۱۰۶، الرقم: ۳۱۴، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱/۵۷، وقال الهيثمي: رواه البزار.

حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔“

”اور یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو وہ مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔“

۱۲/۱۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجُمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ اللَّهُ وَيَرْضَى اللَّهُ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِينَ يُذَكِّرُونَ بِذِكْرِي وَأُذَكِّرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط خوشنودی ذاتِ الہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پالیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔“

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۳۰، الرقم: ۱۵۶۳۴، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۱/۲۰۳، الرقم: ۶۵۱، وابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء، ۱/۱۵، الرقم: ۱۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۱۵۲، الرقم: ۷۷۸۹، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۴/۱۴، الرقم: ۴۵۸۹، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۶۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۵۸۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔“

۱۴/۱۴. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْإِيمَانِ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَدْخُلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ، وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ، وَمَنْ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اخلاق ایمان میں سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے (عمل) باطل میں نہ ڈال دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق سے نکال نہ دے، اور وہ شخص جو قدرت رکھتا ہے مگر پھر بھی وہ چیز نہیں لیتا جو اس کی نہیں ہے۔“

الحديث رقم ۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۸/۳، الرقم: ۱۳۰۷۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۱/۱، الرقم: ۸، والقضاعي في مسند الشهاب، ۶۲/۲، الرقم: ۸۸۷، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲۴۰/۳، الرقم: ۳۸۶۰، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۷۵/۱، والهيثمي في مجمع الزوائد ووثقه، ۵۳/۱.

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱۱۴/۱، الرقم: ۱۶۴، والدليمي في مسند الفردوس، ۸۷/۲، الرقم: ۲۴۶۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵۹/۱، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱۴۸/۱.

فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْمُؤْمِنِ وَ أَوْصَافِهِ

﴿مومن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۱۵/۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اللہ ﷻ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ ﷻ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ ﷻ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔“

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الْأَدَبِ، باب: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، ۲۲۴۰/۵، الرقم: ۵۶۷۲، وَفِي كِتَابِ الْأَدَبِ، باب: إِكْرَامُ الضَّيْفِ وَ خِدْمَتُهُ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، ۲۲۷۳/۵، الرقم: ۵۷۸۵، وَفِي كِتَابِ الرِّقَاقِ، باب: حِفْظُ اللِّسَانِ، ۲۳۷۶/۵، الرقم: ۶۱۱۰، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: الْإِيمَانِ، باب: الْحَثُّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَلِزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ، ۱/۶۹۶۸، الرقم: ۴۸۰۴۷، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَاب: الصِّفَةِ وَالرِّقَاقِ وَالدُّعَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب: (۵۰)، ۶۵۹/۴، الرقم: ۲۵۰۰، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَفِي الْبَابِ: عَنْ عَائِشَةَ وَ أَنَسٍ وَ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الْكَعْبِيِّ الْأَخْزَاعِيِّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو، وَأَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ، كِتَاب: الْأَدَبِ، باب: فِي حَقِّ الْجَوَارِ، ۳۳۹/۴، الرقم: ۵۱۵۴، وَابْنُ مَاجَةَ فِي السُّنَنِ، كِتَاب: الْأَدَبِ، باب: حَقُّ الْجَوَارِ، ۱۲۱۱/۲، الرقم: ۳۶۷۲، وَابْنُ حَبَانَ فِي الصَّحِيحِ، ۲/۲۷۳، الرقم: ۵۱۶، وَالدَّارِمِيُّ فِي السُّنَنِ، ۲/۱۳۴، الرقم: ۲۰۳۶۔

۱۶/۱۶. عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَأَنْبِيَانٍ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو موسیٰ (اشعری) رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے، اور (اس بات کی وضاحت کے طور پر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔“

۱۷/۱۷. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ: أَوْ قَالَ لِحَارِهِ.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المظالم، باب: نصير المظلوم، ۸۶۳/۲، الرقم: ۲۳۱۴، وفى كتاب: الصلاة، باب: تشبيك الأصابع فى المسجد وغيره، ۱۸۲/۱، الرقم: ۴۶۷، وفى كتاب: الأدب، باب: تعاون المؤمنين بعضهم بعضاً، ۲۲۴۲/۵، الرقم: ۵۶۸۰، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآدب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعلاضدهم، ۱۹۹۹/۴، الرقم: ۲۵۸۵، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى شفقة المسلم على المسلم، ۳۲۵/۴، الرقم: ۱۹۲۸، والنسائى فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولا، ۷۹/۵، الرقم: ۲۵۶۰، وابن حبان فى الصحيح، ۴۶۷/۱، الرقم: ۲۳۱، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۴۰۴/۴.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ۱۴/۱، الرقم: ۱۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ۶۷/۱، الرقم: ۴۵، والترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۹)، ۶۶۷/۴، الرقم: ۲۵۱۵، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ۱۱۵/۸، الرقم: ۵۰۱۶، وابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فى الإيمان، ۲۶/۱، الرقم: ۶۶.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا:) یا حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے۔“

۱۸/۱۸۔ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو شریح ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔“

۱۹/۱۹۔ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم ۱۸: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: إثم من لا يأمن جاره بوائقه، ۲۲۴۰/۵، الرقم: ۵۶۷۰، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تحريم إيذاء الجار، ۶۸/۱، الرقم: ۴۶، والحاكم فى المستدرک، ۵۳/۱، الرقم: ۲۱، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

الحديث رقم ۱۹: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: رَحْمَةُ النَّاسِ وَالبَهَائِمِ، ۲۲۳۸/۵، الرقم، ۵۶۶۵، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ۱۹۹۹/۴، الرقم: ۲۵۸۶، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۲۷۰/۴، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۳۵۳/۳، الرقم: ۶۲۲۳، وفى شعب الإيمان، ۴۸۱/۶، الرقم: ۸۹۸۵، والبخارى فى المسند، ۲۳۸/۸، الرقم: ۳۲۹۹، وابن منده فى: الإيمان، ۴۵۵/۱، الرقم: ۳۱۹، وابن سليمان القرشى فى من حديث خيثمة، ۷۴/۱.

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، چنانچہ جب جسم کے کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا شریک ہوتا ہے۔“

۲۰/۲۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: تَذَرُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: مَنْ أَمِنَهُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ فَاجْتَنَبَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم جانتے ہو مومن کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہے جس سے اہل ایمان اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں، اور مہاجر وہ ہے جس نے برائی چھوڑ دی اور اس سے پرہیز کیا۔“

۲۱/۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ مِرَّةٌ أُخِيهِ إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس برائی کی اصلاح کر لیتا ہے۔“

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۰۶، ۲۱۵، الرقم: ۶۹۲۵، ۷۰۱۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۲۹۱، الرقم: ۳۱۸۸، وفي المعجم الكبير، ۳/۲۹۹، الرقم: ۳۴۶۲، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۲/۶۰۳، الرقم: ۶۴۲.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/۹۳، الرقم: ۲۳۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/۴۸۵، الرقم: ۱۳۷۸، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۵/۱۸۱، الرقم: ۳۵۷، والمزني في تهذيب الكمال، ۱۱/۴۲۸، الرقم: ۲۵۱۵، ۳۲۵۶.

فَصْلٌ فِي الْإِسْلَامِ

﴿إِسْلَامٌ كَمَا بَيَّنَّ﴾

۲۲/۲۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

۲۳/۲۳۔ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَحُجُّوا وَاعْتَمِرُوا وَاسْتَقِيمُوا يُسْتَقَمَ بِكُمْ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي مَعَاجِمِهِ الثَّلَاثَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: قول النبى ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، ۲۱/۱، الرقم: ۸، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان أركان الإسلام ودعائمه العظام، ۴۵/۱، الرقم: ۱۶، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء بنى الإسلام على خمس، ۵/۵، الرقم: ۲۶۰۹، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: على كم بنى الإسلام، ۱۰۷/۸، الرقم: ۵۰۰۱.

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الطبراني فى المعجم الصغير، ۹۹/۱، الرقم: ۱۳۶، وفى المعجم الأوسط، ۲۹۸/۲، الرقم: ۲۰۳۴، وفى المعجم الكبير، ۲۱۶/۷، الرقم: ۶۸۹۷، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۳۰۱/۱، الرقم: ۱۱۱۵، وقال: رواه الطبراني فى الثلاثة وإسناده جيد إن شاء الله تعالى، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۴۵/۱، ۲۰۵/۳.

”حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج اور عمرہ کرو، استقامت اختیار کرو، تمہیں استقامت دی جائے گی۔“

۲۴/۲۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةَ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَ صَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَ صُمَمْتُ الشَّهْرَ وَ قُمْتُ رَمَضَانَ وَ آتَيْتُ الزَّكَاةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ وَ الشَّهَدَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، ماہ رمضان کے روزے بھی رکھوں اور اس ماہ میں قیام بھی کروں اور زکوٰۃ بھی ادا کروں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے وہ (روز قیامت) صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہوگا۔“

۲۵/۲۵۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَمْسٌ

الحديث رقم ۲۴: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ۳/۳۴۰، الرقم: ۲۲۱۲، وابن حبان في الصحيح، ۸/۲۲۳، الرقم: ۳۴۳۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۳۰۸، الرقم: ۳۶۱۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۴۵، ۳۰۲، الرقم: ۵۳۱، ۱۱۲۰، ۶۴/۲، الرقم: ۱۵۰۵، وقال: رواه البزار بإسناد حسن وابن خزيمة وابن حبان، والشيباني في الأحاد والمثاني، ۵/۲۳، الرقم: ۲۵۵۸، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۲۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۴۶، وقال: رواه البزار ورجاله رجال الصحيح، وفي موارد الظمان، ۱/۳۶، الرقم: ۱۹۔

الحديث رقم ۲۵: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المحافظة على وقت الصلوات، ۱/۱۱۶، الرقم: ۴۲۹، والطبراني في المعجم الصغير، —

مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافِظٌ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ.

”حضرت ابو درداء ؓ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ کام ایسے ہیں جنہیں جو شخص بھی ایمان کی حالت میں سرانجام دے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا خیال رکھ کر پانچ وقت کی نماز کی پابندی کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور زکوٰۃ ادا کر کے اپنے نفس کی پاکیزگی کا سامان کرے اور امانت ادا کرے۔“

۲۶/۲۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَامَ رَمَضَانَ وَقَرَى الضَّيْفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے اور مہمان

..... ۵۶/۲، الرقم: ۷۷۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۴۸، الرقم: ۳۰۰، الرقم:

۵۴۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد، والهيثمي في مجمع

الزوائد، ۱/۴۷، وقال: رواه الطبراني بإسناد جيد، وابن رجب في جامع العلوم

والحكم، ۱/۲۱۵، والمقرئ في مختصر كتاب الوتر، ۱/۳۲، الرقم: ۱۴،

وقال: إسناده حسن.

الحديث رقم ۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۳۶، الرقم: ۱۲۶۹۲،

والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۹۲، الرقم: ۹۵۹۳، وابن رشد في الجامع،

۱۱/۲۷۴، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۳۰۱، الرقم: ۱۱۱۶،

۳/۲۵۲، الرقم: ۳۹۱۴، وقال: رواه الطبراني في الكبير وله شواهد، والهيثمي

في مجمع الزوائد، ۱/۴۵.

نوازی کی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

۲۷/۲۷. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ، فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنَتْهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِي: يَا أُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا. وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازی، باب: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، ۴/۱۵۵۵، الرقم: ۴۰۲۱، وفي كتاب: الديات، باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَمَنْ أَحْيَاهَا، [المائدة: ۳۲]، ۶/۲۵۱۹، الرقم: ۶۴۷۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: تحريم قتل الكافر بعد أن قال: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ۱/۹۷، الرقم: ۹۷-۹۴، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۰۸، ۲۱۰، الرقم: ۶۳-۶۵، وَقَالَ ابن منده: هَذَا حَدِيثٌ مُجْمَعٌ عَلَى صِحَّتِهِ، والبخاري في المسند، ۷/۶۳، الرقم: ۲۶۱۲، والطيالسي في المسند، ۱/۸۷، الرقم: ۶۲۶، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۱/۱۷۱، الرقم: ۲۷۷، والعسقلاني في فتح الباری، ۱۲/۱۹۵، والعظيم آبادی فی عون المعبود، ۱۲/۴، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ۴/۵۴۷.

الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کے لئے حرقہ کی طرف روانہ کیا جو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔ ہم صبح وہاں پہنچ گئے اور انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے) کلمہ سن کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کیا؟ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

”ایک اور روایت میں ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو تکلیف دی، چند صحابہ کرام کا نام لے کر بتایا کہ فلاں فلاں کو اس نے شہید کیا ہے۔ میں نے اس پر حملہ کیا جب اس نے تلوار دیکھی تو فوراً کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے قتل کر دیا؟ عرض کیا: جی حضور! فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: جب روزِ قیامت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ آئے گا تو تم اس کا کیا جواب دو گے؟ حضور ﷺ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے کہ جب قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ آئے گا تو اس کا کیا جواب دو گے؟“

۲۸ / ۲۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإیمان، باب: حُسنِ إسلام المرء، ۲۴ / ۱، الرقم: ۴۱، والنسائی فی السنن، کتاب: الإیمان وشرائعہ، باب: حُسنِ إسلام المرء، ۱۰۵ / ۸، الرقم: ۴۹۹۸۔

إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِئَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا اسلام خوب نکھرا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام گزشتہ خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بدلہ ہے، اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا صرف اسی کے برابر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرما دے۔“

۲۹/۲۹. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، أَسْلِمْتَ تَسْلِمًا، قُلْتُ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ كُلِّهَا، لِخَيْرِهَا وَشَرِّهَا، حُلُوهَا وَمَرِّهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کر لو، سلامتی میں رہو گے۔ میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور تقدیر پر ایمان لاؤ، خواہ بھلی ہو یا بری، شیریں ہو یا تلخ۔“

۳۰/۳۰. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي

الحديث رقم ۲۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في القدر، ۱/۳۴، الرقم: ۸۷، والطبرانی في المعجم الكبير، ۱۷/۸۱، الرقم: ۱۸۲، وابن أبي عاصم في السنة، ۱/۷۶، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۷/۱۹۹، والكنانی فی مصباح الزجاجة، ۱/۱۴، الرقم: ۳۰.

الحديث رقم ۳۰: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱/۳۷۶، ۳۷۷، الرقم: ۱۶۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳، الرقم: ۲۰۰۲۲، والطبرانی في المعجم —

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَتَيْتَكَ حَتَّى حَلَفْتُ عَدَدَ أَصَابِعِي هَذِهِ أَنْ لَا آتِيكَ
فَمَا الَّذِي بَعَثَكَ بِهِ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ. قَالَ: وَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: أَنْ تُسَلِّمَ
قَلْبَكَ لِلَّهِ، وَأَنْ تُوجِّهَ وَجْهَكَ لِلَّهِ وَأَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ،
وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ أَحَدٍ تَوْبَةً
أَشْرَكَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالتَّطَبَّرَانِي.

”حضرت معاویہ بن حیدہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں اس وقت تک آپ کے پاس نہیں آیا جب تک میں نے اپنی ان انگلیوں کے برابر قسم نہ کھالی کہ میں آپ کے پاس نہیں آؤں گا۔ وہ کون سی چیز ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا؟ فرمایا: اسلام۔ عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنا دل اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کر لے اور یہ کہ تو فرض نماز ادا کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر، یہ دونوں (نماز و زکوٰۃ) دو مدگار بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں فرماتا جس نے اسلام لانے کے بعد شرک کیا۔“

۳۱/۳۱۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ:
أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَا لَهُ مَا لَهُ! وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
أَرْبَ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ،

..... الكبير، ۱۹/۴۲۶، الرقم: ۱۰۳۶، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۲،

والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/۴۱۰، الرقم: ۴۰۳، والهيثمي في موارد
الظلمان، ۱/۳۷، الرقم: ۲۸۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: وجوب الزكاة،

۵۰۵/۲، الرقم: ۱۳۳۲، وفي كتاب: الأدب، باب: فضل صلاة الرِّحْم، ۵/۲۲۳۱،

الرقم: ۵۶۳۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الإيمان الذي يدخل به الجنة،

وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ۱/۴۲، الرقم: ۱۳، والنسائي في السنن

الكبرى، ۳/۴۴۵، الرقم: ۵۸۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۸/۳۸، الرقم: ۳۲۴۶،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۴۱۸، الرقم: ۲۳۵۹۶، والطبراني في المعجم الكبير،

۴/۱۳۹، الرقم: ۳۹۲۵، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۶۷، الرقم: ۱۲۶۔

وَتَصِلُ الرَّحِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کو انجام دینے سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ (اس شخص کو آگے بڑھتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے دیکھ کر) لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول اور حسن سلوک کرو۔“

۳۲/۳۲. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرِ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الزكاة من الإسلام، ۲۵/۱، الرقم: ۴۶، وفى كتاب: الصوم، باب: وجوب صوم رمضان، ۶۶۹/۲، الرقم: ۱۷۹۲، وفى كتاب: الشهادات، باب: كيف يستحلف، ۹۵۱/۲، الرقم: ۲۵۳۲، وفى كتاب: الحيل، باب: فى الزكاة، وأن لا يفرق بين مجتَمع ولا يُجمَع بين مُتَفَرِّقٍ، خشية الصَّدَقَةِ، ۲۵۵۱/۶، الرقم: ۶۵۵۶، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الصلوات التى هي أحد أركان الإسلام، ۴۰/۱، الرقم: ۱۱، وأبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: فرض الصلاة، ۱۸/۱، الرقم: ۳۹۱، والنسائى فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: كم فرضت فى اليوم واللييلة، ۲۲۶/۱، الرقم: ۴۵۸، وفى كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: الزكاة، ۱۱۸/۸، الرقم: ۵۰۲۸، ومالك فى الموطأ، ۱۷۵/۱، الرقم: ۴۲۳، والشافعى فى المسند، ۲۳۴/۱، وابن حبان فى الصحيح، ۱۱/۵، الرقم: ۱۷۲۴.

عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ فَادْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَحَ إِنْ صَدَقَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نجد کا رہنے والا ایک شخص اس حال میں حاضر ہوا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی گنتنا ہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، حتیٰ کہ جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا کہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات کے (چوٹیں گھنٹوں) میں پانچ نمازیں (فرض ہیں)۔ اس نے سوال کیا: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز بھی مجھ پر فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے۔ ہاں، اگر تم نفل نماز ادا کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے (فرض ہیں)۔ سائل نے دریافت کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ اگر تم نفل رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ آپ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس شخص نے دریافت کیا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض) نہیں ہے البتہ تم رضا کارانہ طور پر کچھ (صدقہ) دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑ گیا اور کہتا جاتا تھا: بخدا! میں نہ اس میں کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کسی قسم کی کمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے (اس شخص کی یہ بات سن کر) فرمایا: وہ فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔“

۳۳/۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: وجوب الزکاة، ۵۰۶/۲، الرقم: ۱۳۳۳، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الإیمان، باب: بیان الإیمان الذى یدخل به الجنة وأن تمسک بما أمر به دخل الجنة، ۴۴/۱، الرقم: ۱۴، وابن خزيمة فی الصحيح، ۱۲/۴، وأبوعوانة فی المسند، ۱۷/۱، الرقم: ۴، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۲۰۷/۱۔

شَيْئًا، وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی فرمائیں جسے انجام دینے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس اعرابی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں ان احکام پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس جب وہ شخص واپس جانے کے لیے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہے تو اسے دیکھ لے۔“

www.MinhajBooks.com

فصلٌ في علاماتِ المُسلمِ وأوصافِهِ

﴿مسلمان کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۳۴/۳۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔“

۳۵/۳۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں، اور حقیقی مہاجر وہ ہے

الحديث رقم ۳۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الإنتهاء عن المعاصي، ۵ / ۲۳۷۹، الرقم: ۶۱۱۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان تفاضل الإسلام ونصف أموره أفضل، ۱ / ۶۵، الرقم: ۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۲ / ۱۲۴، الرقم: ۳۹۹.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: المسلم من سَلِمَ المسلمون من لسانه ويده، ۱ / ۱۳، الرقم: ۱۰، وأبو داود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في الهجرة هل انقطعت، ۳ / ۴، الرقم: ۲۴۸۱، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المسلم، ۸ / ۱۰۵، الرقم: ۴۹۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۱ / ۴۶۷، الرقم: ۲۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۱۶۳، الرقم: ۶۵۱۵.

جس نے ان کاموں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔“

۳۶/۳۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ ہوں۔“

۳۷/۳۷. عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فی أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ۱۷/۵، الرقم: ۲۶۲۷. والنسائی فی السنن، کتاب: الإيمان وشرائعه، باب: صفة المؤمن، ۱۰۴/۸، الرقم: ۴۹۹۵ وابن حبان فی الصحيح، ۴۰۶/۱، الرقم: ۱۸۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۷۹/۲، الرقم: ۸۹۱۸.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المظالم، باب: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ، ۸۶۲/۲، الرقم: ۲۳۱۰، وسلم فی الصحيح، کتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم الظلم، ۱۹۹۶/۴، الرقم: ۲۵۸۰، والترمذی فی السنن، کتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ملجاء فی الشر على المسلم، ۳۴/۴، الرقم: ۱۴۲۵، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: المؤاخاة، ۲۷۳/۴، الرقم: ۴۸۹۳ والنسائی فی السنن الكبرى، ۳۰۹/۴، الرقم: ۷۲۹۱ وأحمد بن حنبل فی المسند، ۹۱/۲، الرقم: ۵۶۴۶.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ (مشکل حالات میں) اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اُخروی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

۳۸/۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا (وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمٍ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے رُخ نہ موڑو، اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر اپنا سودا نہ کرے۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! باہم بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس

الحديث رقم ۳۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم والمسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله، ۴/ ۱۹۸۶، الرقم: ۲۵۶۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۲۷۷، الرقم: ۷۷۱۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۴۲۰، الرقم: ۱۴۴۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/ ۹۲، الرقم: ۱۱۲۷۶، وفي شعب الإيمان، ۵/ ۲۸۰، الرقم: ۶۶۶۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۴۷۰، الرقم: ۴۰۰۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۳۲۶، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۰/ ۴۸۳.

پر نہ تو ظلم کرتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے (اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا)۔ کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان پر دوسرے کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت (و آبرو پامال کرنا) حرام ہے۔“

۳۹ / ۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرَضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا، بِحَسَبِ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے اور نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی) اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ (آپ ﷺ نے قلب اطہر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔“

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم، ۴ / ۳۲۵، الرقم: ۱۹۲۷، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ۱ / ۳۲۶۔

فَصْلٌ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

﴿مسلمان کے مسلمان پر حقوق کا بیان﴾

۴۰/۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔“

۴۱/۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ. قِيلَ: مَا هُنَّ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَصْحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا

الحديث رقم ۴۰: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الأمر باتّباع الجنائز، ۴۱۸/۱، الرقم: ۱۱۸۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ۱۷۰۴/۴، الرقم: ۲۱۶۲، وابن حبان فى الصحيح، ۴۷۶/۱، الرقم: ۲۴۱، والحاكم فى المستدرک، ۵۵۰/۱، الرقم: ۱۲۹۲، والنسائى فى السنن الكبرى، ۶۴/۶، الرقم: ۱۰۰۴۹، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء فى عيادة المريض، ۴۶۱/۱، الرقم: ۶۴۳۵، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵۴۰/۲، الرقم: ۱۰۹۷۹۔

الحديث رقم ۴۱: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ۱۷۰۵/۴، الرقم: ۲۱۶۲، وابن حبان فى الصحيح، ۴۷۷/۱، الرقم: ۲۴۲، والدارمى فى السنن، ۳۵۷/۲، الرقم: ۲۶۳۳ —

عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمَّيْتُهُ، وَإِذَا مَرَضَ فَعُدُّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارِمِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے حق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو مسلمان کو ملے تو اسے سلام کر اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب وہ تجھ سے مشورہ چاہے تو اسے اچھا مشورہ دے، اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب میں (یرحمک اللہ) کہہ، اور جب بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کر، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ شامل ہو۔“

۴۲ / ۴۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! انْصُرْهُ إِذَا
كَانَ مَظْلُومًا، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ انْصُرْهُ؟ قَالَ: تَحْجُزْهُ أَوْ
تَمْنَعْهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَنَحْوُهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۲/۲، الرقم: ۸۸۳۲، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳۴۷/۵، الرقم: ۱۰۶۹۱۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإكراه، باب: يَمِينُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ، إِنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ نَحْوَهُ، ۶/۲۵۵۰، الرقم: ۶۵۵۲، وفي كتاب: المظالم، باب: أَعْنِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، ۲/۸۶۳، الرقم: ۲۳۱۱۔ ۲۳۱۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: نصر الأخ ظالما أو مظلوما، ۴/۱۹۹۸، الرقم: ۲۵۸۴، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: (۶۸)، ۴/۵۲۳، الرقم: ۲۲۵۵، والدارمي في السنن، ۲/۴۰۱، الرقم: ۲۷۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۱: ۵۷۰، الرقم: ۵۱۶۸-۵۱۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند ۳/۹۹، الرقم: ۱۱۹۶۷، ۱۳۱۰۱، ۱۴۵۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۰۲، الرقم: ۶۴۹، ۷۷۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۹۴، الرقم: ۱۱۲۸۹-۱۱۲۹۰۔

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تب تو میں اس کی مدد کروں لیکن مجھے یہ بتائیے کہ جب وہ ظالم ہو تو میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ظلم سے باز رکھو، یا فرمایا: اُسے (اس ظلم سے) روکو، کیونکہ یہ بھی اس کی مدد ہے۔“

۴۳/۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ. أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعَمْنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أُطْعِمْتَهُ لَوْجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أُسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَارِزْمٍ فِي الْأَدَبِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک

الحديث رقم ۴۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل عيادة المريض، ۴/۱۹۹۰، الرقم: ۲۵۶۹، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۸۲، الرقم: ۵۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱/۵۰۳، الرقم: ۹۴۴، ۲۶۹، ۷۳۶۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۵۳۴، الرقم: ۹۱۸۲، وابن راهوية في المسند، ۱/۱۱۵، الرقم: ۲۸، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۲/۳۷، الرقم: ۱۴۰۶.

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری مزاج پرسی نہیں کی۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو خود تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ ارشاد ہوگا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میری بارگاہ سے پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں تجھے پانی کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ ارشاد ہوگا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب تجھے میری بارگاہ سے ملتا؟“

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي الْإِحْسَانِ

﴿إِحْسَانٌ كَا بَيَانٌ﴾

٤٤ / ٤٤ . عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيَصْدُقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ، ١/٢٧، الرقم: ٥٠، وفي كتاب: التفسير / لقمان، باب: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ / ٣٤، ٤/١٧٩٣، الرقم: ٤٤٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/٣٦، الرقم: ٩٠٨، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/٦، الرقم: ٢٦٠١، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في القدر، ٤/٢٢٢، الرقم: ٤٦٩٥، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرايعه، باب: نعت الإسلام، ٨/٩٧، الرقم: ٤٩٩٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/٢٤، الرقم: ٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١، الرقم: ٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٧، الرقم: ٢٥٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٨٩، الرقم:

الْآخِرِ، وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُيُوتِ. ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ بھی اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ بالآخر وہ شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! مجھے بتائیں: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت رکھنے پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ جان لے کہ یقیناً وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: اچھا اب مجھے (وقوع) قیامت کے (وقت کے) بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس مسئلہ پر سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی جو کچھ مجھے معلوم

ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور دوسرے حاضرین کے لئے اسے ظاہر کرنا مفید نہیں ہے۔) اس شخص نے عرض کیا: اچھا پھر قیامت کی علامات ہی بتا دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علامات قیامت یہ ہیں کہ نوکرائی اپنی مالکہ کو جنم دے گی (یعنی بیٹی ماں کے ساتھ نوکرائیوں والا سلوک کرے گی) اور برہنہ پاؤں اور ننگے بدن والے مفلس چرواہے اونچے اونچے محلات پر فخر کریں گے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔“

۴۵/۴۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ أَخْشَى اللَّهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ میں خشیتِ الہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔“

۴۶/۴۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِلَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ الرَّبِيعُ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔“

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين، ۱/ ۳۹، الرقم: ۱۲، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۱۲۶.

الحديث رقم ۴۶: أخرجه ابن الربيع في المسند، ۱/ ۴۲، الرقم: ۵۶، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ۳۶.

۴۷/۴۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُنْ كَأَنَّكَ تَرَى اللَّهَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت زید بن ارم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اے بندہ خدا!) اس طرح ہو جا گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر تم اُسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

۴۸/۴۸۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلِيُحَدِّثْ أَحَدَكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور ذبح کرنے والے کو چاہیے کہ چھری کو اچھی طرح تیز کرے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام دے۔“

الحديث رقم ۴۷: أخرجه أبو نعيم في كتاب الأربعين، ۱/۴۰، الرقم: ۱۳، وفي حلية الأولياء، ۲۰۲/۸، والدليلى في مسند الفردوس، ۳/۲۷۴، الرقم: ۴۸۴۳، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۶.

الحديث رقم ۴۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب: الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ۳/۱۵۴۸، الرقم: ۱۹۵۵، والترمذی فی السنن، کتاب: الذبائح عن رسول اللہ ﷺ، باب: ماجاء فی النهی عن المثلة، ۴/۲۳، الرقم: ۱۴۰۹، وأبو داود فی السنن، کتاب: الضحايا، باب: فی النهی أن تصبر البهائم والرفق بالذبيحة، ۳/۱۰۰، الرقم: ۲۸۱۵، والنسائی فی السنن، کتاب: الضحايا، باب: الأمر بإحداذ الشفرة، ۷/۲۲۷، الرقم: ۴۴۰۵، وفي كتاب: الضحايا، باب: ذكر المنفلة التي لا يقدر على أخذها، ۷/۲۲۹، الرقم: ۴۴۱۱، وفي كتاب: الضحايا، باب: حسن الذبح، ۷/۲۲۹، الرقم: ۴۴۱۲، وابن ماجه فی السنن، کتاب: الذبائح، باب: إذا ذبحتم فأحسنوا الذبح، ۲/۱۰۵۸، الرقم: ۳۱۷۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۲۳، وابن حبان فی الصحيح، ۱۳/۱۹۹، الرقم: ۵۸۸۳، وابن الجارود فی کتاب المنتقى، ۱/۲۱۴، الرقم: ۸۳۹، والدارمی فی السنن، ۲/۱۱۲، الرقم: ۱۹۷۰.

فصلٌ في علاماتِ المُحسِنِ وأوصافِهِ

﴿محسن کی علامات اور صفات کا بیان﴾

۴۹/۴۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ عُنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسِيقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَسِيقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا: اگر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاسکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس (مال) کے برابر ہی، اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: ان کے لئے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے (دل میں) کہا: بخدا! میں کبھی ان سے کسی (نیک) بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔“

الحديث رقم ۴۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ۵۲/۶، الرقم: ۳۶۷۵، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذلك، ۱۲۹/۲، الرقم: ۱۶۷۸، والدارمي في السنن، ۴۸۰/۱، الرقم: ۱۶۶۰، والبزار في المسند، ۲۶۳/۱، الرقم: ۱۵۹، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱۷۳/۱، الرقم: ۸۱، وعبد بن حميد في المسند، ۳۳/۱، الرقم: ۱۴، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۷۹/۲، الرقم: ۱۲۴۰.

۵۰/۵۰. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ذر رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، گناہ کے بعد نیکی کیا کرو وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ پیش آیا کرو۔“

۵۱/۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ:

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی معاشرۃ الناس، ۴/۳۵۵، الرقم: ۱۹۸۷، والدارمی فی السنن، ۲/۴۱۵، الرقم: ۲۷۹۱، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/۱۵۳، الرقم: ۲۱۳۹۲، والطبرانی عن معاذ رضي الله عنه فی المعجم الكبير، ۲۰/۱۴۴، الرقم: ۲۹۶، وابن أبی شیبۃ فی المصنف، ۵/۲۱۱، الرقم: ۲۵۳۲۴، والبزار فی المسند، ۹/۴۱۶، الرقم: ۴۰۲۲.

الحديث رقم ۵۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ [الفتح: ۱۵]، ۶/۲۷۲۴، الرقم: ۷۰۶۲، وفي کتاب: الرقاق، باب: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ، ۵/۲۳۸۰، الرقم: ۶۱۲۶، ومسلم فی الصحيح، باب: إذا هَمَّ العبد بحسنة كتبت وإذا هَمَّ سيئة لم تكتب، ۱/۱۱۷، الرقم: ۱۲۸-۱۳۱، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأنعام، ۵/۲۶۱، الرقم: ۳۰۷۳، وابن حبان فی الصحيح، ۲/۱۰۳، الرقم: ۳۸۲-۳۷۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۱۵، الرقم: ۸۱۵۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱/۲۶۵، الرقم: ۸۶۵، والبيهقي فی شعب الإيمان، ۱/۳۰۰، الرقم: ۳۳۶، ۵/۳۸۹، الرقم: ۷۰۴۳، وأبو عوانة فی المسند، ۱/۸۱، الرقم: ۲۳۹-۲۴۲، وأبونعيم فی المسند المستخرج، ۱/۲۷، الرقم: ۳۳۵، والمنذرى فی الترغيب والترهيب، ۱/۲۷، الرقم: ۲۴-۲۱، والهيثمى فی مجمع الزوائد، ۳/۱۸۲.

إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَكْتُبُهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی کوئی برائی نہ لکھو جب تک کہ وہ اس برائی کا ارتکاب نہ کر لے، اور جب وہ برائی کر لے تو اس کے برابر ہی (گناہ) لکھو، اور اگر میری وجہ سے ترک کر دے تو اس (ترک گناہ) کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ اور جب اس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر نیکی نہ کر سکا تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس نیکی کو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔“

۵۲/۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى أَكُونُ مُحْسِنًا؟ قَالَ: إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ: أَنْتَ مُحْسِنٌ فَأَنْتَ مُحْسِنٌ، وَإِذَا قَالُوا: إِنَّكَ مُسِيءٌ فَأَنْتَ مُسِيءٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهَ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں محسن کب بنوں گا؟ فرمایا: جب تیرا پڑوسی تجھے کہے کہ تو محسن

الحديث رقم ۵۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الثناء الحسن، ۱/۱۴۱، الرقم: ۴۲۲۲-۴۲۲۳، وابن حبان في الصحيح، نكر العلامة التي يستبدل المرء بها على إحسانه، ۲/۲۸۴، الرقم: ۵۲۵، والحاكم في المستدرک، ۱/۵۳۴، الرقم: ۱۳۹۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۸۵، الرقم: ۱۳۹۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۱/۴۸، الرقم: ۹۷، والمنائوي في فيض القدير، ۱/۲۴۴.

ہے تو تو محسن ہے، اور جب وہ تجھے کہیں کہ تو برا ہے۔ تو تو برا ہے۔“

۵۳/۵۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يُنَادِي مُنَادٍ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيُّنَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ؟ أَيُّنَ الْمُحْسِنُونَ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عُنُقُ مَنْ النَّاسِ حَتَّى يَقِفُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ، فَيَقُولُ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ: مَا أَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ الَّذِينَ عَرَفْنَا إِيَّاكَ وَجَعَلْنَا أَهْلًا لَذَلِكَ. فَيَقُولُ: صَدَقْتُمْ. ثُمَّ يَقُولُ لِلْآخِرِينَ: مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ الْمُحْسِنُونَ. قَالَ: صَدَقْتُمْ، قُلْتُ لِنَبِيِّ: ﴿مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [التوبة، ۹: ۹۱] مَا عَلَيْكُمْ مِنْ سَبِيلٍ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي. ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ نَجَّاهُمُ اللَّهُ مِنْ أَهْوَالٍ بِوَائِقِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِينَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اولین و آخرین کے لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا عرش کے پایوں تلے ایک میدان سے صدا دے گا: کہاں ہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے؟ کہاں ہیں صاحبانِ احسان؟ فرمایا: لوگوں میں سے ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آکھڑا ہوگا۔ پس وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، حالانکہ وہ بہتر جاننے والا ہے: تم کون ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہم اہل معرفت ہیں جنہیں تو نے اپنی معرفت عطا کی اور ہمیں اس معرفت کا اہل بنایا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، پھر دوسرے گروہ سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم صاحبانِ احسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا، میں نے اپنے نبی سے فرمایا تھا: ”صاحبانِ احسان پر الزام کی کوئی راہ نہیں۔“ لہذا تم پر بھی (طعنہ زنی کی) کوئی راہ نہیں۔ میری رحمت کے ساتھ سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے احوال اور سختیوں سے نجات دے دے گا۔“

الحديث رقم ۵۳: أخرجه أبو نعیم فی کتاب الأربعین، ۱/۱۰۰، الرقم: ۵۱،

والنواوی فی فیض القدير، ۱/۴۲۰، الرقم: ۴۔

فَصْلٌ فِي عِلَامَاتِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ

﴿ کفر اور نفاق کی علامات کا بیان ﴾

۵۴/۵۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔“

۵۵/۵۵ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقَالُ لَهُ: قَدْ كُنْتَ سَأَلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ۵۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر، ۲۷/۱، الرقم: ۴۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان قول النبي ﷺ: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، ۸۱/۱، الرقم: ۶۴، والترمذي في السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۲)، ۳۵۳/۴، الرقم: ۱۹۸۳، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: قتال المسلم، ۱۲۱/۷، الرقم: ۴۱۰۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ۲۷/۱، الرقم: ۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۱۱/۱، الرقم: ۳۹۰۳، والبزار في المسند، ۱۳/۴، الرقم: ۱۱۷۲.

الحديث رقم ۵۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من نوقش الحساب عذب، ۲۳۹۵/۵، الرقم: ۶۱۷۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهباً، ۲۱۶۱/۴، الرقم: ۲۸۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۱/۳، الرقم: ۱۴۱۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۳۴۸/۱۶، الرقم: ۷۳۵۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱۱۸/۷، الرقم: ۷۰۲۶، وأبو يعلى في المسند، ۳۰۴/۵، الرقم: ۲۹۲۶.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: قیامت کے روز کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تم اسے اپنی رہائی کے بدلے میں فدیہ دینے کو تیار ہو جاتے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز مانگی گئی تھی (اور تو نے انکار کر دیا تھا)۔“

۵۶/۵۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَفَرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک شخص اس کفر کے ساتھ لوٹا (یعنی اگر جسے کہا گیا وہ کافر نہ ہوا تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا)۔“

۵۷/۵۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال، ۵/۲۲۶۴، الرقم: ۵۷۵۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم ياكافر، ۱/۷۹، الرقم: ۶۰، ومالك في الموطأ، ۲/۹۸۴، الرقم: ۱۷۷۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۸، الرقم: ۴۶۸۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۲، الرقم: ۵۴، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/۱۵۷، الرقم: ۴۳۹.

الحديث رقم ۵۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ۴/۲۲۷۲، الرقم: ۲۹۵۶، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب: ملجاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ۴/۵۶۲، الرقم: ۲۳۲۴، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ۲/۱۳۷۸، الرقم: ۴۱۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۲۳، الرقم: ۸۲۷۲، وابن حبان في الصحيح، ۲/۴۶۲، الرقم: ۶۸۷، والحاكم عن سلمان رضي الله عنه في المستدرک، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ، ۳/۶۹۹، الرقم: ۶۵۴۵، والبخاري عن سلمان رضي الله عنه في المسند، ۶/۴۶۱، الرقم: ۲۴۹۸.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔“

۵۸/۵۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ. حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شَيَآءٍ، ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ. فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا. ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک کافر مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو وہ تمام دودھ پی گیا، دوسری بکری کا حکم دیا وہ دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا۔ پھر ایک اور دوہی گئی تو اسے بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسری صبح اسلام لے آیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے بکری دوہنے کا حکم دیا تو اس نے دودھ پی لیا پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم فرمایا وہ دوہی گئی تو وہ اس کا سارا دودھ نہ پی سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں سے پیتا ہے۔“

الحديث رقم ۵۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة، ۱۶۳۲/۳، الرقم: ۲۰۶۳، والترمذي في السنن، كتاب: الأطعمة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة أمعاء، ۲۶۷/۴، الرقم: ۱۸۱۹، ومالك في الموطأ، ۹۲۴/۲، الرقم: ۱۶۴۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۰۰/۴، الرقم: ۶۸۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۷۵/۲، الرقم: ۸۸۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۳۷۹/۱، الرقم: ۱۶۲.

۵۹/۵۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً. يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کے حوالے سے مومن پر ظلم نہیں فرماتا۔ دنیا میں بھی اس (مومن) کو اس (نیکی) کا اجر دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ رہا کافر تو اس نے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیکیاں کی ہیں ان کا اجر اسے دنیا میں ہی دے دیا جائے گا اور جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔“

۶۰/۶۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض، بعض کی گرویں اڑانے لگیں۔“

الحديث رقم ۵۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر في الدنيا، ۲۱۶۲/۴، الرقم: ۲۸۰۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۸۳/۳، الرقم: ۱۴۰۵۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۰۱/۲، الرقم: ۳۷۷، والطيالسي في المسند، ۲۶۹/۱، الرقم: ۲۰۱۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۵۷/۴، الرقم: ۷۰۲۸.

الحديث رقم ۶۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض، ۲۵۹۴/۶، الرقم: ۶۶۶۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۶۹/۴، الرقم: ۴۱۶۶، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۲۸۳/۶.

۶۱/۶۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا. يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے، ایک شخص صبح مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کافر ہو جائے گا اور معمولی سی دنیاوی منفعت کے عوض اپنی متاع ایمان فروخت کر ڈالے گا۔“

۶۲/۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید میں (من مانی تحریفات وتاویلات کر کے) جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

الحديث رقم ۶۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، ۱/۱۱۰، الرقم: ۱۱۸، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء ستكون فتن كقطع الليل المظلم، ۴/۴۸۷، الرقم: ۲۱۹۵، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۹۶، الرقم: ۶۷۰۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۳، الرقم: ۸۰۱۷.

الحديث رقم ۶۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: النهي عن الجدل في القرآن، ۴/۱۹۹، الرقم: ۴۶۰۳، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۳۳، الرقم: ۸۰۹۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۰، الرقم: ۷۹۷۶، وابن حبان في الصحيح، ۴/۳۲۴، الرقم: ۱۴۶۴، والطبرانی في المعجم الأوسط، ۳/۶۱، الرقم: ۲۴۷۸، والهيثمي في المجمع الزوائد، ۱/۱۵۷.

۶۳/۶۳. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكِرَةٌ لِقَاءِ اللَّهِ وَكَرَهُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے۔ پس جو چیز بھی اس کے سامنے ہوتی ہے وہ اسے سخت ناپسند ہو جاتی ہے سو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا بھی ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔“

۶۴/۶۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ. وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۶۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ۲۳۸۶/۵، الرقم: ۶۱۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱۰۷/۳، الرقم: ۱۲۰۶۶، وابن حبان في الصحيح، ۲۷۹/۷، الرقم: ۳۰۰۹، والدارمي في السنن، ۴۰۲/۲، الرقم: ۲۷۵۶، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ۱۷۱/۴، الرقم: ۵۲۹۸.

الحديث رقم ۶۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ۲۱/۱، الرقم: ۳۳، وفي كتاب: الشهادات، باب: من أمر بإنجاز الوعد، ۹۵۲/۲، الرقم: ۲۵۳۶، وفي كتاب: الوصايا، باب: قول الله تعالى: مِنْ بَعْدِ وَصِيِّهِ يُوَصِّي بِهَا أَوْ دَيْنَ، ۱۰۱۰/۳، الرقم: ۲۵۹۸، وفي كتاب: الأدب، باب: قول الله تعالى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ، ۲۲۶۲/۵، الرقم: ۵۷۴۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ۷۸/۱، الرقم: ۵۹، والترمذي في السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: ما جاء في علامة المنافق، ۱۹/۵، الرقم: ۲۶۳۱، وَحَسَنُهُ، والنسائي في السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ۱۱۶/۸، الرقم: ۵۰۲۱، وفي السنن الكبرى، ۳۲۹/۶، الرقم: ۱۱۱۲۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۵۷/۲، الرقم: ۸۶۷۰.

و زاد مسلم: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔“

”اور مسلم نے اپنی روایت میں ”آیۃ المنافق ثلاث“ کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے۔“

۶۵/۶۵. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار باتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (وہ خصلتیں یہ ہیں): جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو

الحديث رقم ۶۵: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة المنافق، ۱/۲۱، الرقم: ۳۴، وفى كتاب: المظالم والغصب، باب: إذا خاصم فجر، ۲/۸۶۸، الرقم: ۲۳۲۷، وفى كتاب: الجزية، باب: إثم من عاهد ثم غدر، ۳/۱۱۶۰، الرقم: ۳۰۰۷، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال المنافق، ۱/۷۸، الرقم: ۵۸، والترمذى فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فى علامة المنافق، ۵/۱۹، الرقم: ۲۶۳۲، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه، ۴/۲۲۱، الرقم: ۴۶۸۸، والنسائى فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة المنافق، ۸/۱۶، الرقم: ۵۰۲۰، وفى السنن الكبرى، ۵/۲۲۴، الرقم: ۸۷۳۴، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۲/۱۸۹، الرقم: ۶۷۶۸، وابن حبان فى الصحيح، ۱/۴۸۸، الرقم: ۲۵۴، والبيهقى فى السنن الكبرى، ۹/۲۳۰.

خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑے تو یہودہ گوئی کرے۔“

۶۶/۶۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے، اور انصار سے بغض منافقت کی علامت ہے۔“

۶۷/۶۷. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت ام سلمہ رضي الله عنها سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: کوئی منافق علی رضي الله عنه سے محبت نہیں کرتا اور کوئی مومن علی رضي الله عنه سے بغض نہیں رکھتا۔“

۶۸/۶۸. عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: وَالَّذِي فَلَقَ

الحديث رقم ۶۶: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ۱/۱۴، الرقم: ۱۷، وفى كتاب: فضائل الصحابة، باب: حب الأنصار من الإيمان، ۳/۱۳۷۹، الرقم: ۳۵۷۳، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي رضي الله عنه من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ۱/۸۵، الرقم: ۷۴، والنسائي فى السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: علامة الإيمان، ۸/۱۱۶، الرقم: ۵۰۱۹، وفى السنن الكبرى، ۶/۵۳۴، الرقم: ۸۳۳۱، وأحمد بن حنبل فى المسند عن أبى سعيد الخدرى رضي الله عنه، ۳/۷۰، الرقم: ۱۱۶۸۶، ۱۲۳۳۸، ۱۲۳۹۲، ۱۳۶۳۲، وأبو يعلى فى المسند، ۷/۱۹۰، الرقم: ۴۱۷۵، ۴۳۰۸.

الحديث رقم ۶۷: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (۲۱)، ۵/۶۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، وأبو يعلى فى المسند، ۱۲/۳۶۲، الرقم: ۶۹۳۱، والطبرانى فى المعجم الكبير، ۲۳/۳۷۵، الرقم: ۸۸۶، وأبو المحاسن فى معتمر المختصر، ۲/۲۴۷.

الحديث رقم ۶۸: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، وبغضهم من علامات النفاق، ۱/۸۶، ←

الْحَبَّةَ وَبَرًّا النَّسْمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: لَقَدْ عَهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. (۱)
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت زَرِّ بن حیشؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ مجھ سے صرف مومن محبت رکھے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔“

”اور ایک روایت میں انہی (حضرت زَرِّ بن حیشؓ) سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے منافق ہی بغض رکھے گا۔“

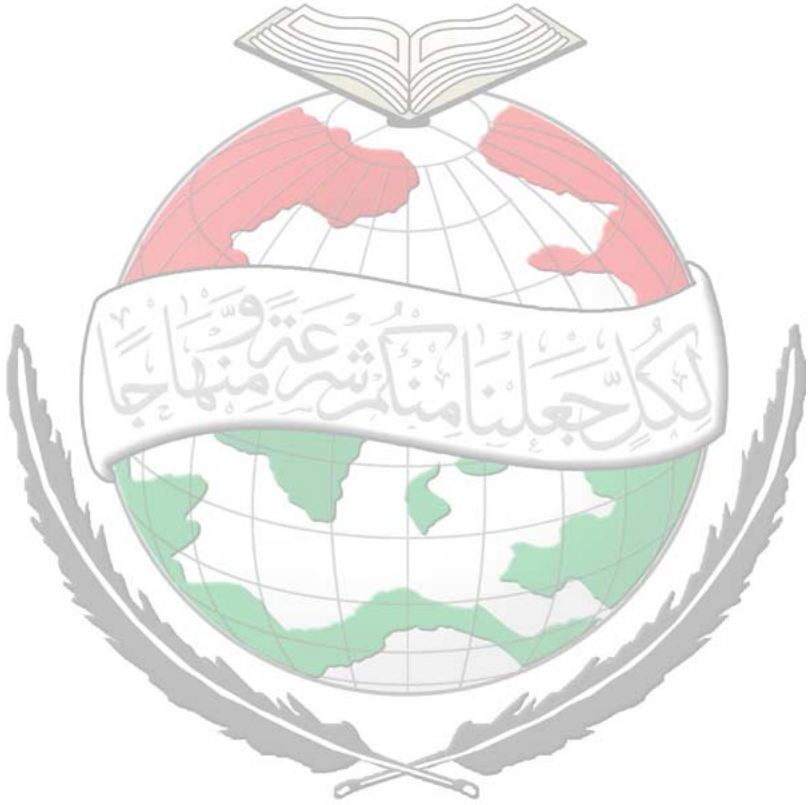
..... الرقم: ۷۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۴۷/۵، الرقم: ۳۲۰۶۴، والبزار فی المسند، ۱۸۲/۲، الرقم: ۵۶۰، وقال: إِسْنَادُهُ أَحْسَنُ، والصیداوی فی معجم الشیوخ، ۲۳۷/۱، الرقم: ۱۹۲، وأبو یعلی فی المسند، ۲۵۰/۱، الرقم: ۲۹۱، وابن مندہ فی الإیمان، ۶۰۷/۲، الرقم: ۵۳۲، وابن أبی عاصم فی السنۃ، ۵۹۸/۲، الرقم: ۱۳۲۵، والبیہقی فی الاعتقاد، ۳۵۴/۱.

(۱) أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب: (۲۱)، ۶۴۳/۵، الرقم: ۳۷۳۶، والنسائی فی السنن، کتاب: الإیمان وشرائعه، باب: علامة الإیمان، ۱۱۵/۸، الرقم: ۵۰۱۸، وفي باب: علامة المنافق، ۱۱۷/۶، الرقم: ۵۰۲۲، وفي السنن الکبری، ۱۳۷/۵، الرقم: ۸۴۸۶، ۱۱۷۵۳، وابن ماجہ فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالبؓ، ۴۲/۱، الرقم: ۱۱۴، وأبو یعلی فی المسند، ۳۴۷/۱، الرقم: ۴۴۵.

البَابُ الثَّانِي:



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

١/٦٩. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهِيبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تَحْصَلْ مِنْ تُرَابِهَا. قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُسَيْنَةَ ابْنِ بَدْرِ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ إِمَّا عَلْقَمَةَ وَإِمَّا عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبْرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُ اللَّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِرَارِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اتَّقِ اللَّهَ، قَالَ: وَيَلَكَ أَوْلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ؟ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنْقَهُ؟ قَالَ: لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي. فَقَالَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: بعث على بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ٤/١٥٨١، الرقم: ٤٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ٢/٧٤٢، الرقم: ١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣، الرقم: ١١٠٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٧١، الرقم: ٢٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٠٥، الرقم: ٢٥، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٩٠، الرقم: ١١٦٣، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/١٢٨، الرقم: ٢٣٧٥، وفي حلية الأولياء، ٥/٧١، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٦٨، الرقم: ٤٠٩٤، وفي حاشية ابن القيم، ١٣/١٦، والسيوطي في الديباج، ٣/١٦٠، الرقم: ١٠٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٨٨، ١٩٢.

خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشَقَّ بُطُونَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضُضْضِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. وَأَظْنُهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی تک مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سونا چار آدمیوں عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے۔ جب یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں امین ہوں۔ اس کی خبریں تو میرے پاس صبح وشام آتی رہتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئیں، اونچی پیشانی، گھنی داڑھی، سرمندا ہوا تھا اور وہ اونچا تہبند باندھے ہوئے تھا، وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! خدا سے ڈریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا میں تمام اہل زمین سے زیادہ خدا سے ڈرنے کا مستحق نہیں ہوں؟ سو جب وہ آدمی جانے کے لئے مڑا تو حضرت خالد بن ولید ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، شاید یہ نمازی ہو، حضرت خالد ؓ نے عرض کیا: بہت سے ایسے نمازی بھی تو ہیں کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں اور ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پلٹا تو آپ ﷺ نے پھر اس کی جانب دیکھا تو فرمایا: اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت سے زبان تر رکھیں گے، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر

شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔“

۷۰/۲۔ وفي رواية مسلم زاد: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضَنْصِي هَذَا قَوْمٌ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ لَيْنًا رَطْبًا، (وَقَالَ: قَالَ عَمْرَأَةُ: حَسْبُنْهُ) قَالَ: لَنْ أَدْرِكْتَهُمْ لَا قَتَلْنَهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

”اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو (قوم) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔“

۷۱/۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ

الحديث رقم ۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۳/۲، الرقم: ۱۰۶۴۔

الحديث رقم ۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في قول الرجل ويك، ۲۲۸۱/۵، الرقم: ۵۸۱۱، وفي كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: من ترك قتال الخوارج للتألف وأن لا ينفر الناس عنه، ۲۵۴۰/۶، الرقم: ۶۵۳۴، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: نكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۴/۲، الرقم: ۱۰۶۴، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۵۹/۵، الرقم: ۸۵۶۱-۸۵۶۰، ۳۵۵/۶، الرقم: ۱۱۲۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۵/۳، الرقم: ۱۱۶۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۴۰/۱۵، الرقم: ۶۷۴۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۱/۸، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۴۶/۱۰۔

ذَاتِ يَوْمٍ قَسَمًا فَقَالَ ذُو الْخَوْبِصَرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اَعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّدُنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ، قَالَ: لَا، اِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمْرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى نَصْبِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلَى قَذَاهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْتُ وَالْدَّمُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ آيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ اَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَدْرُدُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاَشْهَدُ اَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتَمَسَ فِي الْقَتْلَى فَاتَى بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ مال (غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخوبصرہ نامی شخص نے جو کہ بنی تمیم سے تھا کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) مجھے اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ اس کے (ایسے) ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ وہ دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے، پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا، اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا، اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ لوگوں میں فرقہ بندی کے وقت (اسے ہوا دینے کے لئے) نکلیں گے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھرے کی طرح ہلتا ہوگا۔ حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث پاک

حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ان (خارجی) لوگوں سے جنگ کی گئی، اس شخص کو مقتولین میں تلاش کیا گیا تو اس وصف کا ایک آدمی مل گیا جو حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔“

۷۲/۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهِبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عَيْيَنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاتَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّطَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدْعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبِينِ، كَثَّ اللَّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللَّهَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمُنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ لَا تَأْمُنُونِي؟ فَسَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أَرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ ﷺ (وفي رواية أبي نعيم: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللَّهَ، وَاعْدِلْ، فَقَالَ

الحديث رقم ۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: تعرج الملائكة والروح إليه، ۶/۲۷۰۲، الرقم: ۶۹۹۵، وفي كتاب: الأنبياء، باب: قول الله ﷻ: وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية، ۳/۱۲۱۹، الرقم: ۳۱۶۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۲/۷۴۱، الرقم: ۱۰۶۴، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ۴/۲۴۳، الرقم: ۴۷۶۴، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ۷/۱۱۸، الرقم: ۴۱۰۱، وفي كتاب: الزكاة، باب: المؤلفات قلوبهم، ۵/۸۷، الرقم: ۲۵۷۸، وفي السنن الكبرى، ۶/۳۵۶، الرقم: ۱۱۲۲۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۸، الرقم: ۷۳، الرقم: ۱۱۶۶۶، ۱۱۷۱۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۵۶، وأبونعيم في المسند المستخرج، ۳/۱۲۷، الرقم: ۲۳۷۳۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْمَنِي أَهْلُ السَّمَاءِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَضْرِبْ رَقَبَتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ؟ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ صِصْصِي هَذَا قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لِكِنْ أَذْرِكُهُمْ لَا قُتْلَنَهُمْ قَتَلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاشہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید النخیل طائی، جو بنی مہبان سے تھا ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیفِ قلب کے لئے کرتا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سرمندھا ہوا تھا اور اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے؟ اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید ؓ تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا (اور ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ”اس شخص نے کہا: اے محمد اللہ سے ڈرو اور عدل کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانتدار ہوں اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں، سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو (واپس پلٹ آئے اور) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟)

جب وہ چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔“

۷۳/۵۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحَادِثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِرُ إِيْمَانَهُمْ حَنَاجِرُهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

و أخرجه أبو عيسى الترمذي عن عبد الله بن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَنَنِهِ وَقَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ وَصَفَ

الحديث رقم ۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ۶/۲۵۳۹، الرقم: ۶۵۳۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: التحريض على قتل الخوارج، ۲/۷۴۶، الرقم: ۱۰۶۶، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: في صفة المارقة، ۴/۴۸۱، الرقم: ۲۱۸۸، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ۷/۱۱۹، الرقم: ۴۱۰۲، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في نكر الخوارج، ۱/۵۹، الرقم: ۱۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۸۱، ۱۱۳، ۱۳۱، الرقم: ۶۱۶، ۹۱۲، ۱۰۸۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۵۳، الرقم: ۳۷۸۸۳، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۵۷، واليزار في المسند، ۲/۱۸۸، الرقم: ۵۶۸، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۷۳، الرقم: ۳۲۴، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۷۰، والطبراني في المعجم الصغير، ۲/۲۱۳، الرقم: ۱۰۴۹، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۴۴۳، الرقم: ۹۱۴، والطيالسي في المسند، ۱/۲۴، الرقم: ۱۶۸۔

هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ
مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ
الْحُرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

”حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے یا نکلیں گے جو نو عمر اور عقل سے کورے ہوں گے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ یوں خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔“

”امام ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ روایت حضرت علیؓ، حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ذرؓ سے بھی مروی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبکہ ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جس میں یہ اوصاف ہوں گے جو قرآن مجید کو تلاوت کرتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نہیں اترے گا وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔ بیشک وہ خوارج حروریہ ہوں گے اور اس کے علاوہ خوارج میں سے (دیگر فرقوں پر مشتمل) لوگ ہوں گے۔“

۶/۷۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: أَعْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَيَحْكُ، وَمَنْ يَعْدِلْ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِئْذَنْ لِي

الحديث رقم ۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استأبابة المرتدين والمعاندين، باب: مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّائِبِ، وَلَيْثًا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ، ۶/۲۵۴۰، الرقم: ۶۵۳۲، ۶۵۳۴، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۱۳۲۱/۳، الرقم: ۳۴۱۴، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراءة —

فَأَضْرَبَ عُنُقَهُ، قَالَ: دَعَهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُدْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَاصِيَةِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْدَّمُ..... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی النخصرہ تمہیں آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! انصاف سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کمبخت اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے میں اس (خبیث منافق) کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور

..... القرآن، ۱۹۲۸/۴، الرقم: ۴۷۷۱، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجلِ وبُلكَ، ۲۲۸۱/۵، الرقم: ۵۸۱۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۴/۲، الرقم: ۱۰۶۴، ونحوه النسائي عن أبي برزة ؓ في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ۱۱۹/۷، الرقم: ۴۱۰۳، وفي السنن الكبرى، ۳۵۵/۶، الرقم: ۱۱۲۲۰، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ۶۱/۱، الرقم: ۱۷۲، وابن الجارود في المنتقى، ۲۷۲/۱، الرقم: ۱۰۸۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۴۰/۱۵، الرقم: ۶۷۴۱، والحاكم عن أبي برزة ؓ في المستدرک، ۱۶۰/۲، الرقم: ۲۶۴۷، وقال: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۶/۳، الرقم: ۱۱۵۵۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۶۲/۷، الرقم: ۳۷۹۳۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۴۶/۱۰، ونحوه البزار عن أبي برزة ؓ في المسند، ۳۰۵/۹، الرقم: ۳۸۴۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۷۱/۸، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۵/۹، الرقم: ۹۰۶۰، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۸/۲، الرقم: ۱۰۲۲، والبخاري عن جابر ؓ في الأدب المفرد، ۲۷۰/۱، الرقم: ۷۷۴.

روزوں کو حقیر جانو گے لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی بار کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گو براور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)۔“

۷/۷۵. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِصَّةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيثَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں بھی عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے اس قول سے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی (نہایت شیریں انداز میں) قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو

الحديث رقم ۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۵۴، الرقم: ۱۴۶۱،

وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْمُسْنَدِ الْمُسْتَخْرَجِ، ۳/ ۱۲۷، الرقم: ۲۳۷۲.

جاتا ہے۔“

۷۶/۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ، قِيلَ: مَا سِيَمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيَمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وفي رواية: عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِلَا سِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سرمندانا ہے یا فرمایا: سرمندائے رکھنا ہے۔

الحديث رقم ۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر والمنافق وأصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، ۶/۲۷۴۸، الرقم: ۷۱۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق والخليفة، ۲/۷۵۰، الرقم: ۱۰۶۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۴، الرقم: ۱۱۶۳۲، ۳/۴۸۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۶۳، الرقم: ۳۷۳۹۷، وأبو يعلى في المسند، ۲/۴۰۸، الرقم: ۱۱۹۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۹۱، الرقم: ۵۶۰۹، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۹۰، الرقم: ۹۰۹، وقال: إسناده صحيح، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۳/۱۳۵، الرقم: ۲۳۹۰.

اور مسلم کی روایت میں ہے: یُسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ (وہاں سے نکلیں گے اور) اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔“

۷۷/۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ..... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

”زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علیؑ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا (خوبصورت) قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے روزوں کے

الحديث رقم ۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة باب: التحريض على قتل الخوارج، ۷۴۸/۲، الرقم: ۱۰۶۶، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ۲۴۴/۴، الرقم: ۴۷۶۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۱۶۳/۵، الرقم: ۸۵۷۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۹۱/۱، الرقم: ۷۰۶، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۴۷: ۱، والبزار في المسند، ۱۹۷/۲، الرقم: ۵۸۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۴۵-۴۴۶، والبيهقي في السنن الكبرى، ۸/۱۷۰.

سامنے تمھارے روزوں کی کوئی حیثیت ہوگی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لئے مضر ہوگا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔“

۷۸/۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيَمَاهُمْ التَّحَالُقُ، قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ (أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ) يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَضْرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا: الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ (أَوْ قَالَ: الْعَرَضَ) فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بِصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّصِيِّ فَلَا يَرَى بِصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بِصِيرَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ ﷺ کی امت میں پیدا ہوگی، اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب لوگوں میں فرقہ بندی ہو جائے گی۔ ان کی علامت سرمندانا ہوگی اور وہ مخلوق میں سب سے بدتر (یا بدترین) ہوں گے اور انہیں دو جماعتوں میں سے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی، پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ جب آدمی کسی شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے تو پر کو دیکھتا ہے اس میں کچھ اثر نہیں ہوتا اور تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اس حصہ کو دیکھتا ہے جو تیر انداز کی چنگی میں ہوتا ہے تو وہاں بھی کچھ اثر نہیں پاتا۔“

۷۹/۱۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحُرُورِيَّةِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَذْرِي

الحديث رقم ۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: نكر الخوارج وصفاتهم،

۷۴۵/۲، الرقم: ۱۰۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳، الرقم: ۱۱۰۳۱، وعبد

الله بن أحمد في السنة، ۶۲۲/۲، الرقم: ۱۴۸۲، وقال: إسناده صحيح.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين

وقتلهم، باب: قتل الخوارج والملحدین بعد إقامة الحجة عليهم، ۶/۲۵۴۰،

الرقم: ۶۵۳۲، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: إثم من رأى بقراءة القرآن —

مَا الْحَرُورِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوفَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت ابوسلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے؟ ہاں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایسی قوم نکلی گی (بلکہ لوگ فرمایا) جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن یہ (قرآن) ان کے حلق سے نہیں اترے گا یا یہ فرمایا کہ ان کے زخروے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔“

۸۰ / ۱۲ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وفي رواية:

----- أو تاكل به أو فخر به، ۱۹۲۸/۴، الرقم: ۴۷۷۱، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷۴۳/۲، الرقم: ۱۰۶۴، ومالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ماجاء في القرآن، ۲۰۴/۱، الرقم: ۴۷۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۱/۳، الرقم: ۸۰۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶۰/۳، الرقم: ۱۱۵۹۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۳۲/۱۵، الرقم: ۶۷۳۷، والبخاري في خلق أفعال العباد، ۵۳/۱ وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۶۰/۷، الرقم: ۳۷۹۲۰، وأبو يعلى في المسند، ۴۳۰/۲، الرقم: ۱۲۳۳.

الحديث رقم ۱۲: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ۲۴۳/۴، الرقم: ۴۷۶۵، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في نكر —

يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ) يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرِّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سِيَمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيْقُ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ: سِيَمَاهُمْ التَّحْلِيْقُ وَالتَّسْبِيْدُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ مُخْتَصَرًا وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے) وہ دین سے ایسے خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ ﷻ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: سرمنڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی

----- الخوارج، ۱/۶۰، الرقم: ۱۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۲۴، الرقم:

۱۳۳۶۲، والحاكم في المستدرک، ۲/۱۶۱، الرقم: ۲۶۴۹، والبيهقي في السنن

الكبرى، ۸/۱۷۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۱۵، الرقم: ۲۳۹۱.

۲۳۹۲، وقال: إسناده صحيح، وأبو يعلى في المسند، ۵/۴۲۶، الرقم: ۳۱۱۷،

والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ۸/۱۲۱، الرقم: ۷۵۵۳، والمروزي في

السنة، ۱/۲۰، الرقم: ۵۲.

طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور اکثر منڈائے رکھنا ہے۔“

۸۱/۱۳۔ عَنْ شَرِيكَ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمْنَى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرَزَةَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بَعِيْنِي أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ، رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ (وزاد أحمد: بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ)، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللَّهِ، لَا تَجِدُونِ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ (وفي رواية: قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ رِجَالٌ كَانَ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا) يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيَمَاهُمْ التَّحْلِيْقُ، لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ۷/۱۱۹، الرقم: ۴۱۰۳، وفي السنن الكبرى، ۲/۳۱۲، الرقم: ۳۵۶۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۴۲۱، والبخاري في المسند، ۹/۲۹۴، ۳۰۵، الرقم: ۳۸۴۶، والحاكم في المستدرک، ۲/۱۶۰، الرقم: ۲۶۴۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۵۹، الرقم: ۳۷۹۱۷، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۵۲، الرقم: ۹۲۷، والطيلاسي في المسند، ۱/۱۲۴، الرقم: ۹۲۳، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲/۲۹۲، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ۳/۱۱۰۱، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۱/۱۸۸۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَارُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ كَمَا قَالَ
الْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت شریک بن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں۔ اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوہریرہؓ کو ان کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرمادیا جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی۔ وہ شخص سیاہ رنگ، سرمند اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا (اور امام احمد بن حنبل نے اضافہ کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) جہدوں کا اثر نمایاں تھا)۔ حضور نبی اکرم ﷺ شدید ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو انصاف کرنے والا نہ پاؤ گے، پھر فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ شخص بھی انہیں لوگوں میں سے ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی یہ آدمی بھی ان لوگوں میں سے ہے اور ان کا طور طریقہ بھی یہی ہوگا) وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرشکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ سرمندے ہوں گے ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو۔ وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔“

۸۲/۱۴۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ

الحديث رقم ۱۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج،

۶۰/۱، الرقم: ۱۶۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳، الرقم: ۱۱۳۰۹،

وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۵۷، الرقم: ۳۷۹۰۹.

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْحُرُورِيَّةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَتَعَبَّدُونَ (وفي رواية أحمد: يَتَعَمَّقُونَ فِي الدِّينِ) يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ أَخَذَ سَهْمُهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَنَظَرَ فِي قَدْحِهِ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا، فَنَظَرَ فِي الْقُدْذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لَا. رَوَاهُ أَبُو مَاجَهٍ وَأَحْمَدُ.

”ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ (یعنی خوارج) کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا ہے جو خوب عبادت کرے گی (امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دین میں انتہائی پختہ نظر آئیں گے) اور (یہاں تک کہ) تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گی جیسے تیر شکار سے، کہ آدمی اپنے تیر کو اٹھا کر اس کے پھل کو دیکھے تو اس میں کوئی خون وغیرہ نظر نہ آئے پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھے اس میں کوئی نشان نہ پائے پھر اس کی نوک کو دیکھے اور کوئی بھی نشان نظر نہ آئے پھر تیر کے پر کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہ آئے۔“

۸۳/۱۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: نسبة اليمن إلى إسماعيل، ۳/۱۲۹۳، الرقم: ۳۳۲۰، وفي كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ۳/۱۱۹۵، الرقم: ۳۱۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشرار الساعة، باب: الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرن الشيطان، ۴/۲۲۲۹، الرقم: ۲۹۰۵، ومالك في الموطأ، كتاب: الاستئذان، باب: ما جاء في المشرق، ۲/۹۷۵، الرقم: ۱۷۵۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۷۳، الرقم: ۵۴۲۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۵، الرقم: ۶۶۴۹.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار ہو جاؤ! فتنہ ادھر ہے آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہیں سے شیطان کا سینک ظاہر ہوگا۔“

۱۶/۸۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ مشرق کی جانب چہرہ مبارک کر کے فرما رہے تھے: خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔“

۱۷/۸۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمْنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمْنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفِي نَجْدِنَا فَأَظْنُهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ

الحديث رقم ۱۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنه من قبل المشرق، ۶/۲۵۹۸، الرقم: ۶۶۸۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشرط الساعة، باب: الفتنه من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان، ۴/۲۲۲۸، الرقم: ۲۹۰۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۹۱، الرقم: ۵۶۵۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۲۲، الرقم: ۳۸۷، والمقرئ في السنن الواردة، ۱/۲۴۶، الرقم: ۴۳.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الفتن، باب: قول النبي ﷺ: الفتنه من قبل المشرق، ۶/۲۵۹۸، الرقم: ۶۶۸۱، وفي كتاب: الاستسقاء، باب: ما قيل في الزلازل والآيات، ۱/۳۵۱، الرقم: ۹۹۰، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الشام واليمن، ۵/۷۳۳، الرقم: ۳۹۵۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۱۸، الرقم: ۵۹۸۷، وابن حبان في —

وَالْفِتْنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، (بعض) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی؟ آپ ﷺ نے (پھر) دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ (بعض) لوگوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینک (فتنہ وہابیت و نجدیت) وہیں سے نکلے گا۔“

۸۶/۱۸۔ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي تَرْجُمَةِ الْبَابِ: قَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا
يَتَّقُونَ﴾ [التوبة، ۹: ۱۱۵] وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شَرَارَ خَلْقِ
اللَّهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُواهَا عَلَى

----- الصحيح، ۱۶/۲۹۰، الرقم: ۷۳۰۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۳۸۴،
الرقم: ۱۳۴۲۲، والمقرئ في السنن الواردة في الفتن، ۱/۲۵۱، الرقم: ۴۶،
والمندري في الترغيب والترهيب، ۴/۲۹، الرقم: ۴۶۶۶۔
الحديث رقم ۱۸: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَاب: اسْتِثَابَةُ الْمُرْتَدِّينَ
وَالْمُعَانِدِينَ وَقَتْلَاهُمْ، بَاب: (۵) قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ،
۶/۲۵۳۹، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَاب: الْخَوَارِجُ شَرُّ الْخَلْقِ
وَالْخَلِيفَةُ، ۲/۷۵۰، الرقم: ۱۰۶۷، وَفِي كِتَاب: الزَّكَاةِ، بَاب: التَّحْرِيفُ عَلَى قَتْلِ
الْخَوَارِجِ، ۲/۷۴۹، الرقم: ۱۰۶۶، وَأَبُو دَاوُدَ فِي السَّنَنِ، كِتَاب: السَّنَةِ، بَاب: فِي
قَتْلِ الْخَوَارِجِ، ۴/۲۴۳، الرقم: ۴۷۶۵، وَالنَّسَائِيُّ فِي السَّنَنِ، كِتَاب: تَحْرِيمِ الدَّمِ،
بَاب: مَنْ شَرَّ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فِي النَّاسِ، ۷/۱۱۹۔ ۱۲۰، الرقم: ۴۱۰۳، وَابْنُ
مَاجَهَ فِي السَّنَةِ، الْمَقْدَمَةُ، بَاب: فِي ذِكْرِ الْخَوَارِجِ، ۱/۶۰، الرقم: ۱۷۰، وَأَحْمَدُ بْنُ
حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ۳/۱۵، الرقم: ۲۲۴، ۱۱۱۳۳، ۱۳۳۶۲، ۴/۴۲۱، ۴۲۴، —

الْمُؤْمِنِينَ.

وقال العسقلاني في الفتح: وصله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج: أَنَّهُ سَأَلَ نَافِعًا كَيْفَ كَانَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ فِي الْحُرُورِيَّةِ؟ قَالَ: كَانَ يَرَاهُمْ شَرَارَ خَلْقِ اللَّهِ، انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا فِي الْمُؤْمِنِينَ.

قلت: وسنده صحيح، وقد ثبت في الحديث الصحيح المرفوع عند مسلم من حديث أبي ذر رضي الله عنه في وصف الخوارج: هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ. وعند أحمد بسند جيد عن أنس مرفوعاً مثله.

وعند البزار من طريق الشعبي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: هُمْ شِرَارُ أُمَّتِي يَقْتُلُهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. وسنده حسن.

وعند الطبراني من هذا الوجه مرفوعا: هُمْ شَرَّارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ
يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ. وفي حديث أبي سعيد رضي الله عنه عند
أحمد: هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ.

وفي رواية عبيد الله بن أبي رافع عن علي عليه السلام عند مسلم: مِنْ أْبْغَضَ

..... ٣١/٥، الرقم: ٢١٥٧١، وابن حبان في الصحيح، ٣٨٧/١٥، الرقم: ٦٩٣٩، وابن أبي شعبة في المصنف، ٥٥٧/٧، الرقم: ٥٥٩، ٣٧٩١٧، ٣٧٩٠٥، الرقم: ٣٠٥، ٢٩٤/٩، الرقم: ٣٨٤٦، والحاكم في المستدرک، ٢/ ١٦٧، الرقم: ٢٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٦/٦، الرقم: ٦١٤٢، ٣٣٥/٧، الرقم: ٧٦٦٠، وفي المعجم الصغير، ٤٢/١، الرقم: ٣٣، وفي المعجم الكبير، ١٩/٥، الرقم: ٤٤٦١، ٢٦٦/٨، الرقم: ٨٠٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٨/٨، وأبو يعلى في المسند، ٣٣٧/٥، الرقم: ٢٩٦٣، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٢٣٠، ٢٣٩، والعسقلاني في فتح الباری، ٢٨٦/١٢، الرقم: ٦٥٣٢، وفي تغليق التعليق، ٢٥٩/٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٣٣٥/٢٣.

خَلَقَ اللَّهُ إِلَيْهِ.

وفي حديث عبد الله بن خباب رضي الله عنه يعني عن أبيه عند الطبراني: شَرُّ قَتْلَى أَظْلَمَتْهُمْ السَّمَاءُ وَأَقْلَمَتْهُمْ الْأَرْضُ. وفي حديث أبي أمامة رضي الله عنه نحوه.

وعند أحمد وابن أبي شيبة من حديث أبي برزة مرفوعاً في ذكر الخوارج: شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا.

وعند ابن أبي شيبة من طريق عمير بن إسحاق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ. وهذا مما يؤيد قول من قال بكفرهم.

”امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب کے عنوان (ترجمة الباب) کے طور پر یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ اس نے انہیں ہدایت سے نواز دیا ہو، یہاں تک کہ وہ ان کے لئے وہ چیزیں واضح فرمادے جن سے انہیں پرہیز کرنا چاہئے۔“ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خوارج) کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا۔“

اور امام عسقلانی ”فتح الباری“ میں بیان کرتے ہیں کہ امام طبری نے اس حدیث کو تہذیب الآثار سے بکیر بن عبد اللہ بن اُشج کے طریق سے مسند علی رضي الله عنه میں شامل کیا ہے کہ ”انہوں نے نافع سے پوچھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حروریہ (خوارج) کے بارے میں کیا رائے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق خیال کیا کرتے تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کیا۔“

میں ”امام عسقلانی“ کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور تحقیق یہ سند حدیث صحیح مرفوع میں امام مسلم کے ہاں ابو ذر غفاری کی خوارج کے وصف والی حدیث میں ثابت ہے اور وہ حدیث یہ ہے کہ ”وہ خلق اور خلق میں بدترین لوگ ہیں“ اور امام احمد بن حنبل کے ہاں بھی اسی کی مثل حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے مروی مرفوع حدیث ہے۔

اور امام بزار کے ہاں شعبی کے طریق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے خوارج کا ذکر کیا اور فرمایا: ”وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں اور انہیں میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے۔“ اور اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اور امام طبرانی کے ہاں اسی طریق سے مرفوع حدیث میں مروی ہے کہ ”وہ (خوارج) بدترین خلق اور خلق والے ہیں اور ان کو بہترین خلق اور خلق والے لوگ قتل کریں گے۔“

اور امام احمد بن حنبل کے ہاں حضرت ابوسعید والی حدیث میں ہے کہ ”وہ (خوارج) مخلوق میں سے سب سے بدترین لوگ ہیں۔“

اور امام مسلم نے عبید اللہ بن ابی رافع کی روایت میں بیان کیا جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ”یہ (خوارج) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اس کے نزدیک سب سے بدترین لوگ ہیں۔“

اور امام طبرانی کے ہاں عبد اللہ بن خباب والی حدیث میں ہے جو کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ”یہ (خوارج) بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان نے سایہ کیا اور زمین نے ان کو اٹھایا۔“ اور ابو امامہ والی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں۔

اور امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مرفوعاً خوارج کے ذکر میں بیان کرتے کہ ”وہ (خوارج) بدترین خلق اور خلق والے ہیں۔“ ایسا تین دفعہ فرمایا۔

اور ابن ابی شیبہ کے ہاں عمر بن اسحاق کے طریق سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”وہ (خوارج) بدترین مخلوق ہیں۔“ اور یہ وہ چیز ہے جو اس شخص کے قول کی تائید کرتی ہے جو ان کو کافر قرار دیتا ہے۔“

۸۷/۱۹۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُو أَمَامَةَ رُءُوسًا مَنصُوبَةً

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ۲۲۶/۵، الرقم: ۳۰۰۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۶/۵، الرقم: ۲۲۲۶۲، والحاكم في المستدرک، ۱۶۳/۲، الرقم: ۲۶۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۸۸/۸، والطبرانی في مسند الشاميين، ۲۴۸/۲، الرقم: ۱۲۷۹، وفي المعجم الكبير، ۲۷۱/۸، الرقم: ۸۰۴۴، والمحالي —

عَلَى دَرَجٍ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ ؓ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى
تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ
وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران، ۳: ۱۰۶] قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْوَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”ابوغالب نے حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے مسجد دمشق کی
سیڑھیوں پر (خارجیوں کے) سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے، آسمان
کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا۔ پھر آپ نے
یہ آیت پڑھی: ”جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔“ ابوغالب
کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ ؓ سے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا
ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ
سات بار تک گنا، سنا ہوتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی ایک دو بار نہیں بلکہ بارہا سنا ہے)۔“

۸۸ / ۲۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا
عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَالَ: الْفِتْنَةُ
هَاهُنَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

..... في الأمالي، ۴۰۸/۱، الرقم: ۴۷۸-۴۷۹، وعبد الله بن أحمد في السنة،

۲/۶۴۳، الرقم: ۱۵۴۲-۱۵۴۶، وقال: إسناده صحيح، وابن تيمية في الصارم

المسلول، ۱/۱۸۹.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الخمس، باب: ما جاء في

بيوت أزواج النبي ﷺ وما نسب من البيوت إليهن، ۳/۱۱۳۰، الرقم: ۲۹۳۷،

وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۸، الرقم: ۴۶۷۹، والمقرئ في السنن الواردة

في الفتن، ۱/۲۴۵، الرقم: ۴۲.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔“

۸۹/۲۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ ﷺ باب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ اپنے دست اقدس سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فتنہ وہاں سے ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا آپ ﷺ نے یہ (کلمات) دو یا تین مرتبہ ادا فرمائے۔“

۹۰/۲۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ يَمِينَنَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَ فِي مَشْرِقِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ هُنَالِكَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلَهَا تِسْعَةُ أَعْشَارِ الشَّرِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما اور ایسا آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: تو ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور ہمارے مشرق میں (بھی برکت ہو) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں سے تو شیطان کا سینگ نکلے گا اور وہاں دس میں سے نو حصوں (کے برابر) شر ہوگا۔“

الحديث رقم ۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشرط الساعة، باب:

الفتنة من حيث يطلع قرن الشيطان، ۴/ ۲۲۲۹، الرقم: ۲۹۰۵.

الحديث رقم ۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۹۰، الرقم: ۵۶۴۲،

والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۲۴۹، الرقم: ۱۸۸۹، والرويان في المسند،

۲/ ۴۲۱، الرقم: ۱۴۳۳، والهيثم في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۵۷، وقال: رجال

أحمد رجال عبدالرحمن بن عطاء وهو ثقة.

۹۱/۲۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ: إِنَّ فِيكُمْ قَوْمًا يَعْبُدُونَ وَيَدَّابُونَ حَتَّى يُعْجَبَ بِهِمُ النَّاسُ وَتُعْجِبَهُمْ نَفُوسُهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ.
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور میں نے خود یہ آپ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم میں ایسے لوگ ہوں گے جو عبادت کریں گے اور اپنی عبادت میں تدبیر سے کام لیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بھلے لگیں گے اور وہ خود بھی اپنے آپ (اور اپنی نمازوں) پر اترائیں گے حالانکہ وہ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔“

۹۲/۲۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لِلشَّهِيدِ نُورٌ وَلِمَنْ قَاتَلَ الْحُرُورِيَّةَ عَشْرَةُ أَنْوَارٍ (وفي رواية ابن أبي شيبة: فَضْلُ ثَمَانِيَةِ أَنْوَارٍ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ) وَكَانَ يَقُولُ لِحَبْنَمَ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْحُرُورِيَّةِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عبداللہ بن رباح انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید کے لئے ایک نور ہوگا اور اس شخص کے لئے جو حروریہ (خوارج) کے ساتھ قتال کرے گا دس نور ہوں گے (اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: (دیگر) شہداء کے نور کے مقابلہ میں وہ نور آٹھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا۔) اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے تین حروریہ (خوارج) کے لئے (مختص) ہیں۔“

الحديث رقم ۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۸۳/۳، الرقم: ۱۲۹۰۹،
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۹/۶، وقال: رواه أحمد ورجال الصالحين.
الحديث رقم ۲۴: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۵۵، وابن أبي شيبة في
المصنف، ۵۵۷/۷، الرقم: ۳۷۹۱۱.

۹۳/۲۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مَا اتَّخَوْفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيتُ بِهِ جَهَنُّهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْنًا لِلْإِسْلَامِ غَيْرُهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمْ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالبَزَارُ وَالبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔“

۹۴/۲۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدْنَا وَبَارِكْ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۲۸۲/۱، الرقم: ۸۱، والبزار في المسند، ۲۲۰/۷، الرقم: ۲۷۹۳، والبخاري في التاريخ الكبير، ۳۰۱/۴، الرقم: ۲۹۰۷، والطبراني عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ في المعجم الكبير، ۸۸/۲۰، الرقم: ۱۶۹، وفي مسند الشاميين، ۲/۲۵۴، الرقم: ۱۲۹۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۲۴/۱، الرقم: ۴۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۸۸/۱، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۲/۲۶۶۔

الحديث رقم ۲۶: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲۵۲/۷، الرقم: ۷۴۲۱، وأبونعيم في المسند المستخرج، ۴/۴۴، الرقم: ۳۱۸۳۔

لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَيَمِّنَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْمَشْرِقَ فَقَالَ:
مِنْ هَاهُنَا يُخْرَجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَالزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ وَمِنْ هَاهُنَا الْفَدَّادُونَ.
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب دعا کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! ہمارے مد اور ہمارے صاع (مد اور صاع غلہ ماپنے کے دو آلے ہیں) میں برکت ڈال اور ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، پھر آپ ﷺ مشرق رخ ہو گئے اور فرمایا: یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا اور (یہیں سے) زلزلے اور فتنے ظاہر ہوں گے اور یہیں سے سخت گفتار، تکبر کے ساتھ چلنے والے (لوگ ظاہر) ہوں گے۔“

۲۷/۹۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَيُخْرَجُ أَنَا مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلَى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی (صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں نکلے گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے

الحديث رقم ۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۹۸/۲، الرقم: ۶۸۷۱،
والحكم في المستدرک، ۵۳۳/۴، الرقم: ۸۴۹۷، وابن حماد في الفتن، ۵۳۲/۲،
وابن راشد في الجامع، ۳۷۷/۱۱، والآجری في الشريعة، ۱۱۳/۱، الرقم:
۲۶۰، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۲۲۸/۶.

یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا اور فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ کی صورت میں ظاہر ہوگا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔“

۹۶/۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں سے مومن کوئی نہیں ہوگا۔“

۹۷/۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّائِنِ مِنَ اللَّيْنِ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الشُّكْرِ (وفي رواية: أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ) وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ، يَقُولُ اللَّهُ ﷻ: أَبِي يَغْتَرُونَ أُمَّ عَلِيٍّ يَجْتَرُونَ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَا بَعْشَ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةٌ تَدْعُ الْحَلِيمَ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۱۶۳/۶، الرقم: ۳۰۳۵۵، ۵۰۵/۷، الرقم: ۳۷۵۸۶، والحاكم في المستدرک، ۴۸۹/۴، الرقم: ۸۳۶۵، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۴۴۱/۵، الرقم: ۸۰۸۶، وأبو المحاسن فی معاصر المختصر، ۲۶۶/۲، والفريابي في صفة المنافق، ۸۰/۱، الرقم: ۱۱۰-۱۰۸.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: (۵۹)، ۶۰۴/۴، الرقم: ۲۴۰۵-۲۴۰۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۲۳۵/۷، الرقم: ۳۵۶۲۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۶۲/۵، الرقم: ۶۹۵۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۷۹/۸، وابن المبارك في الزهد، ۱۷/۱، الرقم: ۵۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۵۱۰/۵، الرقم: ۸۹۱۹، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳۲/۱، الرقم: ۴۱، وابن هناد في الزهد، ۴۳۷/۲، الرقم: ۸۶۰.

مِنْهُمْ حَيْرَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دنیا کو دین کے ذریعے حاصل کریں گے، لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھالوں کا نرم لباس پہنیں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی (ایک روایت میں ہے کہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی) اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں کی طرح (خونخوار) ہوں گے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے: ”کیا یہ لوگ مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں؟ (کہ مجھ سے نہیں ڈرتے؟) مجھے اپنی (ذات کی) قسم! جو لوگ ان میں سے ہوں گے۔ میں ضرور ان پر ایسے فتنے بھیجوں گا جو ان میں سے ہر دہائی لوگوں کو بھی حیران کر دیں گے۔“

۹۸ / ۳۰. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ أَحَدَاتٍ أَحْدَاءُ أَشْدَاءُ ذَلِكَ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ يَقْرَأُونَهُ لَا يَجَاوِرُ تَرَاتُيَهُمْ. فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ ثُمَّ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُ يُوجَرُ قَاتِلُهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب نوعمر لوگ نکلیں گے جو کہ نہایت تیز طرار اور قرآن کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھنے والے

الحديث رقم ۳۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳۶/۵، ۴۴، والحاكم في المستدرک، ۱۵۹/۲، الرقم: ۲۶۴۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۴۵۶/۲، الرقم: ۹۳۷، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۶۳۷/۲، الرقم: ۱۵۱۹، وقال: إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۸۷/۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۲۲/۲، الرقم: ۳۴۶۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۳۰/۶، والحرث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ۷۱۴/۲، الرقم: ۷۰۴.

ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر دو پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ نکلے اور) تم انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو یقیناً ان کے قاتل کو اجر عطا کیا جائے گا۔“

۹۹/۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي مَرَرْتُ بِوَادٍ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا رَجُلٌ مُتَخَشِّعٌ، حَسَنُ الْهَيْئَةِ، يُصَلِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا رَأَاهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ كَرِهَ أَنْ يَقْتُلْهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَذَهَبَ عُمَرُ فَرَأَاهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: فَكَرِهَ أَنْ يَقْتُلْهُ، قَالَ: فَرَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُتَخَشِّعًا فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلْهُ، قَالَ: يَا عَلِيُّ! اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ عَلِيُّ، فَلَمْ يَرَهُ فَرَجَعَ عَلِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَمْ يَرَهُ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ فِي فَوْقِهِ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شُرَّ الْبَرِيَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں فلاں فلاں وادی سے گزرا تو میں نے ایک نہایت متواضع ظاہراً خوبصورت دکھائی دینے والے شخص کو نماز پڑھتے

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۵/۳، الرقم: ۱۱۱۳۳، والهيثم في مجمع الزوائد، ۲۲۵/۶، وقال: رجاله ثقات، والعسقلاني في فتح الباري، ۲۲۹/۱۲، وابن حزم في المحلى، ۱۰۴/۱۱، والشوكاني في نيل الأوطار، ۳۵۱/۷.

دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے پاس جا کر اسے قتل کر دو۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف گئے تو انہوں نے جب اسے اس حال میں (نہایت خشوع سے نماز پڑھتے) دیکھا تو اسے قتل کرنا مناسب نہ سمجھا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (اسے بغیر قتل کئے) لوٹ آئے راوی نے کہا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اسے قتل کرو، حضرت عمر گئے اور انہوں نے بھی اسے اسی حالت میں دیکھا جیسے کہ حضرت ابوبکر نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کے قتل کو ناپسند کیا۔ بیان کیا کہ وہ بھی لوٹ آئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اسے نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا پسند نہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جاؤ اسے قتل کر دو بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے، تو انہیں وہ نظر نہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ لوٹ آئے، پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کہیں دکھائی نہیں دیا۔ بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر وہ اس میں پلٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر پلٹ کر کمان میں نہ آجائے (یعنی ان کا پلٹ کر دین کی طرف لوٹنا ناممکن ہے) سو تم انہیں (جب بھی پاؤ) قتل کر دو وہ بدترین مخلوق ہیں۔“

۱۰۰/۳۲۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلْ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلْ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۲/۵، الرقم: ۱۹۵۳۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۴۵۷/۲، الرقم: ۹۳۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۲۵/۶، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح، والحرث في المسند (زوائد الهيثمي) ۷۱۳/۲، الرقم: ۷۰۳، وابن رجب في جامع العلوم والحكم ۱۳۱/۱۔

حَتَّى أَرَعَدْتُ يَدَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرِهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْهَيْثَمِيُّ.

”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو حالت سجدہ میں تھا۔ اور آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور اس کی طرف لوٹے اور وہ اس وقت بھی (حالت) سجدہ میں تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے اپنے بازو چڑھائے تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اس کی طرف دیکھا تو اس کی ظاہری دینی وضع قطع کو دیکھ کر متاثر ہو گیا) پھر عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں کیسے اس شخص کو قتل کر دوں جو حالت سجدہ میں ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کون اسے قتل کرے گا؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا، عرض کیا: میں، تو اس نے اپنے بازو چڑھائے اور اپنی تلوار سونتی اور اسے لہرایا (اسے قتل کرنے ہی لگا تھا) کہ اس کے ہاتھ کانپنے، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں کیسے ایسے شخص کو قتل کروں جو حالت سجدہ میں گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو وہ فتنہ کا اول و آخر تھا (یعنی یہ فتنہ خارجیت اسی پر ختم ہو جاتا)۔“

۱۰۱/۳۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه أبويعلى في المسند، ۹۰/۱، الرقم: ۹۰، ۷/۱۵۵، ۱۶۸، الرقم: ۴۱۴۳، ۴۱۲۷، وعبد الرزاق في المصنف، ۱۰/۱۵۵، الرقم: ۱۸۶۷۴، وأبو نعیم في حلیة الأولیاء، ۳/۵۲، والمروزي في السنة، ۱/۲۱، الرقم: ۵۳، والمقدسي في الأحادیث المختارة، ۱۷/۶۹، الرقم: ۲۴۹۹، والهیثمی في مجمع الزوائد، ۶/۲۲۶۔

اللَّهُ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ (وفي رواية: حَتَّى جَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَهُ فَضْلًا عَلَيْهِمْ) قَدْ عَرَفْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاسْمِهِ وَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا: هُوَ، هَذَا. قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ سُفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَقْبَلَ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْشُدَكَ بِاللَّهِ، هَلْ قُلْتَ فِي نَفْسِكَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ أَوْ أَخَيْرُ مِنِّي؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي (وفي رواية: ثُمَّ انْصَرَفَ فَآتَى نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَطَّ خَطًّا بِرِجْلِهِ ثُمَّ صَفَّ كَعْبِيهِ فَقَامَ يُصَلِّي) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي؟ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، فَدَخَلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ، قَالَ عُمَرُ: أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنِّي، فَخَرَجَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ لِلَّهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُ. قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لَهُ إِنْ أَدْرَكَتَهُ. قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ وَقَدْ خَرَجَ قَالَ: لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِي أُمَّتِي رَجُلَانِ كَانَ أَوْلَاهُمْ وَآخِرُهُمْ. قَالَ مُوسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: هُوَ الَّذِي قَتَلَهُ عَلِيٌّ ﷺ ذَا الشَّدِيَةِ.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ طَلَعَ فِي

أُمَّتِي (أَوَّلُ قَرْنٍ طَلَعَ مِنْ أُمَّتِي) أَمَّا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رَجُلَانِ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ اخْتَلَفُوا عَلَى إِحْدَى أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّكُمْ سَتَخْتَلِفُونَ مِثْلَهُمْ أَوْ أَكْثَرَ، لَيْسَ مِنْهَا صَوَابٌ إِلَّا وَاحِدَةً. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هَذِهِ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ، وَآخِرُهَا فِي النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عُيَيْنٍ.

وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ. وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص تھا جس کی عبادت گزاری اور مجاہدہ نے ہمیں حیرانگی میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ (اور ایک روایت میں یہاں تک ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے بعض اسے خود سے بھی افضل گردانے لگے تھے) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا نام اور اس کی صفات بیان کر کے اس کا تعارف کرایا۔ ایک دفعہ ہم اس کا ذکر کر رہے تھے کہ وہ شخص آ گیا۔ ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) وہ شخص یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم جس شخص کی خبریں دیتے تھے یقیناً اس کے چہرے پر شیطانی رنگ ہے سو وہ شخص قریب آیا یہاں تک کہ ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے سلام بھی نہیں کیا۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں (کہ سچ بتانا) جب تو مجلس کے پاس کھڑا تھا تو نے اپنے دل میں یہ نہیں کہا تھا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل یا مجھ سے زیادہ برگزیدہ شخص کوئی نہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (میں نے کہا تھا)۔ پھر وہ (مسجد میں) داخل ہوا نماز پڑھنے لگا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ شخص مڑا مسجد کے صحن میں آیا، نماز کی تیاری کی، ٹانگیں سیدھی کیں اور نماز پڑھنے لگا) تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا کہنے لگے۔ سبحان اللہ میں نماز پڑھتے شخص کو (کیسے) قتل کروں؟ جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو وہ (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اسے قتل کرنا ناپسند کیا جبکہ آپ ﷺ نے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کون قتل کرے گا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: میں کروں گا سو وہ اس کے پاس گئے تو اسے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں چہرہ جھکائے دیکھا۔ حضرت عمر نے کہا: حضرت ابوبکر مجھ سے افضل ہیں لہذا وہ بھی (اسے قتل کئے بغیر) باہر نکل گئے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا: میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکائے دیکھا تو (اس حالت میں) اسے قتل کرنا ناپسند کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو قتل کرے گا؟ تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: میں کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس کے (قتل کے) لئے ہو اگر تم نے اسے پالیا تو (تم ضرور اسے قتل کر لو گے) راوی نے بیان کیا کہ وہ اندر اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ چلا گیا تھا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا: میں نے دیکھا تو وہ چلا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی کبھی اختلاف نہ ہوتا وہ (قتل میں) ان کا اول و آخر تھا۔ حضرت موسیٰ نے بیان کیا میں نے حضرت محمد بن کعبؓ سے سنا: فرماتے ہیں: وہ وہی پستان (کے مشابہ ہاتھ) والا شخص تھا جسے حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوگا (یا پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا) جبکہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو تم میں سے دو آدمیوں میں کبھی اختلاف نہ ہوتا۔ بے شک بنی اسرائیل میں اختلاف سے وہ اکابر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور تم عنقریب اتنے ہی یا اس بھی زیادہ فرقوں میں بٹ جاؤ گے ان میں سے کوئی راہ راست پر نہیں ہوگا سوائے ایک کے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت (سب سے بڑا گروہ) اس کے علاوہ دوسرے سب آگ میں جائیں گے۔“

۱۰۲/۳۴۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ ؓ إِلَى

الحديث رقم ۳۴: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۵/۱۶۱، الرقم: ۸۵۶۶،
وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۰۷، الرقم: ۸۴۸، وفي فضائل الصحابة،
۲/۷۱۴، الرقم: ۱۲۲۴، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۴/۳۶۲،
الرقم: ۷۶۸۹، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ۱/۲۵۶، الرقم: ۲۴۷، والمزي
في تهذيب الكمال، ۱۳/۳۳۸، الرقم: ۲۹۴۸۔

الخَوَارِجَ فَقَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُقَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ الحديث. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت طارق بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم حضرت علی ؓ کے ساتھ خوارج کی طرف (ان سے جنگ کے لیے) نکلے حضرت علی ؓ نے انہیں قتل کیا پھر فرمایا: دیکھو بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ نکلیں گے کہ حق کی بات کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ حق سے یوں نکل جائیں گے جیسے کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔“

۱۰۳/۳۵۔ عَنْ مِقْسَمِ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ؓ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهُ شِيعَةٌ يَتَعَمَّقُونَ فِي الدِّينِ حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْهُ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

”عبداللہ بن حارث بن نوفل مولیٰ مقسم ابوالقاسم ؓ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب اس کا ایک گروہ ہوگا جو دین سے (ظاہراً) بہت گہری وابستگی رکھنے والے نظر آئیں گے مگر دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر مکمل حدیث ذکر کی۔“

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۱۹، الرقم: ۷۰۳۸، وابن أبي عاصم في السنة ۲/۴۵۳-۴۵۴، الرقم: ۹۲۹-۹۳۰، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۶۳۱، الرقم: ۱۵۰۴، وابن تيمية في الصارم المسلول، ۱/۲۳۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۲/۲۹۲، والطبري في تلخيص الأمم والملوك، ۲/۱۷۶.

۱۰۴/۳۶۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيُخْرَجُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَشْرَبُونَ الْقُرْآنَ كَشْرِبِهِمُ اللَّبَنَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْمَنَاوِيُّ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عتقرب میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو یوں (غٹ غٹ) پڑھیں گے گویا وہ دودھ پی رہے ہیں۔“

۱۰۵/۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/۲۹۷، الرقم: ۸۲۱، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۶/۲۲۹، والمنائى في فيض القدير، ۴/۱۱۸.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ۲/۶۵۵، الرقم: ۱۷۴۹، وفي كتاب: الجهاد والسير، ۳/۱۱۰۷، الرقم: ۲۸۷۹، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الرؤية يوم الفتح، ۴/۱۵۶۱، الرقم: ۴۰۳۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ۲/۹۸۹، الرقم: ۱۳۵۷، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ۴/۲۰۲، الرقم: ۱۶۹۳، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولا يعرض عليه الإسلام، ۳/۶۰، الرقم: ۲۶۸۵، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ۵/۲۰۰، الرقم: ۲۸۶۷، وفي السنن الكبرى، ۲/۳۸۲، الرقم: ۳۸۵۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸۵، ۲۳۱-۲۳۲، الرقم: ۱۲۹۵۵، ۱۳۴۳۷، ۱۳۴۶۱، ۱۳۵۴۲، وابن حبان في الصحيح، ۹/۳۷، الرقم: ۳۷۲۱، والطحاوى في شرح معاني الآثار، ۲/۲۵۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۲۹، الرقم: ۹۰۳۴.

اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا: (یا رسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ حنظل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہاں بھی) قتل کر دو۔“

۱۰۶/۳۸۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْقَيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ﷺ فَقَتَلَهَا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”عروہ بن محمد نے بلقین کے کسی شخص سے روایت کی کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ تو حضرت خالد بن ولید ﷺ اس کی طرف گئے اور اسے قتل کر دیا۔“

۱۰۷/۳۹۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَبَارَزَهُ، فَقَتَلَهُ، فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْبَهُ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو نَعِيمٍ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مشرک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون میرے دشمن سے بدلہ لے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں پھر میدان میں نکل کر اسے قتل کر دیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے جسم کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔“

الحديث رقم ۳۸: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۳۰۷/۵، الرقم: ۹۷۰۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۰۲/۸، وابن تيمية في الصلارم المسلول، ۱۴۰/۱.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ۲۳۷/۵، الرقم: ۹۴۷۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۴۵/۸، وابن تيمية في الصلارم المسلول، ۱۵۴/۱.

۱۰۸/۴۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔“

۱۰۹/۴۱۔ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي حُرَّةٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوسَى لِنَفَازِ الْحُكُومَةِ، اجْتَمَعَ الْخَوَارِجُ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ الرَّاسِبِيِّ مِنْ رُؤُوسِ الْخَوَارِجِ، فَخَطَبَهُمْ خُطْبَةً بَلِيغَةً زَهَّاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَرَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ثُمَّ قَالَ: فَأَخْرَجُوا بَنَاءَ إِخْوَانِنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلِهَا إِلَى جَانِبِ هَذَا السَّوَادِ إِلَى بَعْضِ كُورِ الْجِبَالِ أَوْ بَعْضِ هَذِهِ الْمَدَائِنِ مُنْكَرِينَ لِهَذِهِ الْبِدْعِ الْمُضِلَّةِ..... ثُمَّ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلِ شُرَيْحِ بْنِ أَوْفَى الْعَبْسِيِّ فَقَالَ ابْنُ وَهَبٍ: اشْخَصُوا بَنَاءَ إِلَى بَلَدَةٍ نَجْتَمِعُ فِيهَا لِنَفَازِ

الحديث رقم ۴۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: لا يعذب بعداب الله، ۱۰۹۸/۳، الرقم: ۲۸۵۴، والترمذي في السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في المرتد، ۵۹/۴، الرقم: ۱۴۵۸، وأبو داود في السنن، كتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد، ۱۲۶/۴، الرقم: ۴۳۵۱، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم في المرتد، ۱۰۳/۷، الرقم: ۴۰۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الحدود، باب: المرتد عن دينه، ۸۴۸/۲، الرقم: ۲۵۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳۲۲/۱، الرقم: ۲۹۶۸، وابن حبان في الصحيح، ۳۲۷/۱۰، الرقم: ۴۴۷۵.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱۱۵/۳، وابن الأثير في الكامل، ۲۱۳/۳-۲۱۴، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۸۶-۲۸۵/۷ وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ۱۳۱-۱۳۰/۵.

حُكْمِ اللَّهِ فَإِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَقِّ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ الْأَثِيرِ وَابْنُ كَثِيرٍ.

”عبدالملک نے ابورہ سے روایت بیان کی کہ حضرت علیؑ نے حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) کو (اپنا گورنر بنا کر) نفاذ حکومت کے لئے بھیجا تو خوارج (اپنے سردار) عبداللہ بن وہب راسی کے گھر میں جمع ہوئے اور اس نے انہیں بلیغ خطبہ دیا جس میں اس نے انہیں اس دنیا سے بے رغبتی اور آخرت اور جنت کی رغبت دلائی اور انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ابھارا پھر کہا: ہمارے لئے ضروری ہے ہم پہاڑوں یا دوسرے شہروں کی طرف نکل جائیں تاکہ ان گمراہ کرنے والی بدعتوں سے ہمارا انکار ثابت ہو جائے..... پھر سب شرح بن ابی اونی عسی کے گھر جمع ہوئے تو ابن وہب نے کہا: اب کوئی شہر ایسا دیکھنا چاہئے کہ (اسے اپنا مرکز بنا کر) ہم سب اسی میں جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری کریں کیونکہ اہل حق اب تم ہی لوگ ہو۔“

۱۱۰/۴۲۔ ذکر ابن الاثیر فی الکامل: خَرَجَ الْأَشْعَثُ بِالْكِتَابِ يَقْرُؤُهُ عَلَى النَّاسِ حَتَّى مَرَّ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَدِيَّةٍ أَخُو أَبِي بِلَالٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُرْوَةُ: تَحْكُمُونَ فِي أَمْرِ اللَّهِ الرَّجَالُ؟ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ.

”امام ابن اثیر نے ”الکامل“ میں بیان کیا: ”اشعث بن قیس نے اس عہد نامہ کو (جو حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوا تھا) لے کر ہر قبیلہ میں لوگوں کو سنانا شروع کیا۔ جب قبیلہ بنی تميم میں پہنچے تو عروہ بن ادیہ (خارجی) جو ابوبلال کا بھائی تھا بھی ان میں تھا جب اس نے وہ معاہدہ انہیں سنایا تو عروہ (خارجی) کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کے امر میں آدمیوں کو حکم بناتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں کر سکتا۔“

۱۱۱/۴۳۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى الْخَوَارِجِ بِالنُّهْرِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ وَ

الحديث رقم ۴۲: أخرجه ابن الأثير في الكامل، ۱۹۶/۳، وابن الجوزي في المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، ۱۲۳/۵۔

الحديث رقم ۴۳: أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱۱۷/۳، وابن الأثير في الكامل، ۲۱۶/۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲۸۷/۷، وابن الجوزي في المنتظم، ۱۳۲/۵۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَمَنْ مَعَهُمَا مِنَ النَّاسِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
الَّذَيْنِ ارْتَضَيْنَا حُكْمَيْنِ قَدْ خَالَفا كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبَعَا هَوَاهُمَا بِغَيْرِ هُدًى
مِنَ اللَّهِ فَلَمْ يَعْمَلَا بِالسُّنَّةِ وَلَمْ يُنْفِذَا الْقُرْآنَ حُكْمًا فَبَرِئَ اللَّهُ مِنْهُمَا
وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَإِذَا بَلَغَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَاقْبَلُوا إِلَيْنَا فَإِنَّا سَائِرُونَ
إِلَى عَدُونَا وَعَدُوِّكُمْ وَنَحْنُ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ.

فَكَتَبُوا (الخوارج) إِلَيْهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ لَمْ تَغْضَبْ لِرَبِّكَ وَإِنَّمَا
غَضِبْتَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْكَفْرِ وَاسْتَقْبَلْتَ التَّوْبَةَ
نَظَرْنَا فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَإِلَّا فَقَدْ نَبَذْنَاكَ عَلَى سَوَاءٍ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْخَائِنِينَ.

فَلَمَّا قَرَأَ كِتَابَهُمْ آيَسَ مِنْهُمْ وَرَأَى أَنَّ يَدْعُهُمْ وَيَمْضِي بِالنَّاسِ
حَتَّى يَلْقَى أَهْلَ الشَّامِ حَتَّى يَلْقَاهُمْ.
رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ الْأَثِيرِ وَابْنُ كَثِيرٍ.

”حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ انہوں نے خوارج کو نہروان سے خط لکھا: ”اللہ
تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے: اللہ تعالیٰ کے بندے امیر
المؤمنین علیؑ کی طرف سے زید بن حصین اور عبد اللہ بن وہب اور ان کے پیروکاروں کے لئے۔
واضح ہو کہ یہ دو شخص جن کے فیصلہ پر ہم راضی ہوئے تھے انہوں نے کتاب اللہ کے خلاف کیا
اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ جب انہوں نے قرآن و سنت پر
عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ اور سب اہل ایمان ان سے بری ہو گئے۔
تم لوگ اس خط کو دیکھتے ہی ہماری طرف چلے آؤ تا کہ ہم اپنے اور تمہارے دشمن کی طرف نکلیں
اور ہم اب بھی اپنی اسی پہلی بات پر ہیں۔

اس خط کے جواب میں انہوں نے (یعنی خوارج نے) حضرت علیؑ کو لکھا: ”واضح
ہو کہ اب تمہارا غضب اللہ کے لئے نہیں ہے اس میں نفسانیت شریک ہے اب اگر تم اپنے کفر

پر گواہ ہو جاؤ (یعنی کافر ہونے کا اقرار کر لو) اور نئے سرے سے توبہ کرتے ہو تو دیکھا جائے گا ورنہ ہم نے تمہیں دور کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔“

سو جب حضرت علیؓ نے ان کا جوابی خط پڑھا تو ان کے (ہدایت کی طرف لوٹنے سے) مایوس ہو گئے لہذا انہیں ان کے حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کر کے اپنے لشکر کے ساتھ اہل شام سے جا ملے۔“

۱۱۲/۴۴۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ حُدَيْرٍ (الخارجي) نَجَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ حَرْبِ النَّهْرَوَانِ وَبَقِيَ إِلَى أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ثُمَّ أَتَى إِلَى زِيَادِ بْنِ أَبِيهِ وَمَعَهُ مَوْلَى لَهُ، فَسَأَلَهُ زِيَادٌ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كُنْتُ أَوَالِي عُثْمَانَ عَلَى أَحْوَالِهِ فِي خِلَافَتِهِ سِتِّ سِنِينَ. ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْأَحْدَاثِ الَّتِي أَحْدَثَهَا، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ. وَسَأَلَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنْتُ أَتَوَلَّاهُ إِلَى أَنْ حَكَّمَ الْحَاكِمِينَ، ثُمَّ تَبَرَّأْتُ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَبَّهُ سَبًّا قَبِيحًا..... فَأَمَرَ زِيَادٌ بِضَرْبِ عُنُقِهِ. رَوَاهُ الشَّهْرَسْتَانِيُّ.

”زیاد بن امیہ سے مروی ہے کہ عروہ بن حدیر (خارجی) نہروان کی جنگ سے بچ گیا اور حضرت معاویہؓ کے دور تک زندہ رہا پھر وہ زیاد بن ابیہ کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ اس کا غلام بھی تھا تو زیاد نے اس سے حضرت عثمانؓ کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا: ابتدا میں چھ سال تک انہیں میں بہت دوست رکھتا تھا پھر جب انہوں نے بدعتیں شروع کیں تو ان سے علیحدہ ہو گیا اس لئے کہ وہ آخر میں (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے تھے۔ پھر حضرت علیؓ کا حال پوچھا؟ کہا: وہ بھی اوائل میں اچھے تھے جب حکم بنایا (نعوذ باللہ) کافر ہو گئے۔ اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہؓ کا حال دریافت کیا؟ تو وہ انہیں سخت گالیاں دینے لگا..... پھر زیاد نے اسکی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔“

الحديث رقم ۴۴: أخرجه عبدالكريم الشهرستاني في الملل والنحل، ۱/۱۳۷.

۱۱۳/۴۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُلًا وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ بَشْرَةً وَجْهِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَنَبَتْ شَعْرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنَ الْخَوَارِجِ أَحْبَبَهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ وَحَسَبَهُ مَخَافَةً أَنْ يُلْحَقَ بِهِمْ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دُعَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا آپ ﷺ نے اسے اس کے چہرے سے پکڑا اور اسے دعا دی اور اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کی پیشانی پر خاص طور پر بال اگے جو تمام بالوں سے ممتاز تھے وہ لڑکا جوان ہوا اور خوارج کا زمانہ آیا تو اسے ان سے محبت ہو گئی (یعنی خوارج کا گرویدہ ہو گیا) اسی وقت وہ بال جو دست مبارک کا اثر تھے جھڑ گئے اس کے باپ نے جو یہ حال دیکھا اسے قید کر دیا کہ کہیں ان میں مل نہ جائے۔ ابو طفیل کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے وعظ و نصیحت کی اور کہا دیکھو تم جب ان لوگوں کی طرف مائل ہوئے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جاتی رہی غرض جب تک اس شخص نے ان کی رائے سے رجوع نہ کیا ہم اس کے پاس سے ہٹے نہیں۔ پھر جب خوارج کی محبت اس کے دل سے نکل گئی تو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس کی پیشانی میں وہ مبارک بال لوٹا دیئے پھر تو اس نے ان کے عقائد سے سچی توبہ کر لی۔“

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴۵۶/۵، الرقم: ۲۳۸۵۶، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵۵۶/۷، الرقم: ۳۷۹۰۴، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۱۷۴، الرقم: ۲۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۶/۲۴۳، ۱۰/۲۷۵، وقال: رواه أحمد والطبراني ورجاله رجال علي ابن زيد وقد وثق، والعسقلاني في الإصابة، ۵/۳۵۹، الرقم: ۶۹۷۲.

۱۱۴/۴۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُهْمَانَ قَالَ: كَانَتْ الْخَوَارِجُ قَدْ تَدْعُونِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَذْخُلَ فِيهِمْ، فَرَأْتُ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي النَّوْمِ أَنَّ أَبَا بِلَالٍ كَلَّبَ أَهْلَبَ أَسْوَدَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا بِلَالٍ مَا شَأْنُكَ أَرَأَيْكَ هَكَذَا؟ وَكَانَ أَبُو بِلَالٍ مِنْ رُؤُوسِ الْخَوَارِجِ.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

”سعید بن جہمان سے مروی ہے بیان کیا کہ خوارج مجھے (اپنی طرف) دعوت دیا کرتے تھے (سواس سے متاثر ہو کر) قریب تھا کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتا کہ ابو بلال کی بہن نے خواب میں دیکھا کہ ابو بلال کالے لمبے بالوں والے کتوں کی شکل میں ہے اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ بیان کیا کہ اس نے کہا: اے ابو بلال میرا باپ آپ پر قربان کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس حال میں دیکھ رہی ہوں؟ اس نے کہا ہم لوگ تمہارے بعد دوزخ کے کتے بنا دیئے گئے ہیں وہ ابو بلال خارجیوں کے سرداروں میں سے تھا۔“

۱۱۵/۴۷۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ الدَّارِيَّاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ رضی اللہ عنہ. أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعُ عَنْ رَأْسِكَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَمَا وَاللَّهِ لَوْ رَأَيْتَكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ إِلَيْنَا. أَنْ لَا تَجَالِسُوهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مَائَةٌ تَفَرَّقْنَا.

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ كَمَا قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ.

”حضرت ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تميم کے ایک آدمی

الحديث رقم ۴۶: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۵۵، الرقم: ۳۷۸۹۵،

وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۶۳۴، الرقم: ۱۵۰۹.

الحديث رقم ۴۷: أخرجه ابن تيمية في الصارم المسلول، ۱/۱۹۵.

نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے پوچھا کہ ”الزَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ“ کے کیا معنی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ انہوں نے فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سراڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ شععی کہتے ہیں پھر حضرت عمر ؓ نے اہل بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہو جاتے تھے۔“

۱۱۶/۴۸۔ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ ؓ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا يُغْدِي النَّاسَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَتَغْدَى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ﴿وَالزَّارِيَاتِ ذُرُوءًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ ؓ: أَنْتَ هُوَ فَقَامَ إِلَيْهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. رَوَاهُ اللَّالِكَايُ.

حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت عمر ؓ لوگوں کے ساتھ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص آیا اس نے (اعلیٰ قسم کے) کپڑے پہن رکھے تھے اور عمامہ باندھا ہوا تھا تو اس نے بھی دوپہر کا کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا: اے امیر المؤمنین ﴿وَالزَّارِيَاتِ ذُرُوءًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ کا کیا معنی ہے؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تو وہی (گستاخ رسول ﷺ) ہے۔ پھر اس کی طرف بڑھے اور اپنے بازو چڑھا کر اسے اتنے کوڑے مارے یہاں تک کہ اس کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تجھے سر منڈا ہوا پاتا تو تیرا سر کاٹ دیتا۔“

۱۱۷/۴۹۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ

الحديث رقم ۴۸: أخرجه اللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۶۳۴/۴، الرقم:

۱۱۳۶، والشوكاني في نيل الأوطار، ۱/۱۵۵، والعظيم آبادي في عون

المعبود، ۱۱/۱۶۶، وابن قدامة في المغني، ۱/۶۵، ۸/

الحديث رقم ۴۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۵۵۴، الرقم: ۳۷۸۹۱.

يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ يَقُولُ: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكَتَ لَيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾، [الزمر، ۳۹: ۲۵]، قَالَ فَتَرَكَ سُورَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا قَالَ: وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ﴾، [الروم، ۳۰: ۲۰].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”ابو یحییٰ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی: ”اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور ان (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔“ مزید بیان کیا: پھر اس سورت کو چھوڑ کر اس نے دوسری سورت کی یہ آیت پڑھ ڈالی: ”پس آپ صبر کیجئے، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، جو لوگ یقین نہیں رکھتے کہیں آپ کو کمزور ہی نہ کر دیں۔“ (خوارج ان آیات قرآنی کو چن چن کر نماز میں پڑھتے تھے جن سے برغم خویش ان بد بختوں کے معاذ اللہ حضور ﷺ کی تنقیص شان کا کوئی شائبہ پیدا ہوتا تھا۔ (یہ ان کی گستاخانہ سوچ اور بد بختی تھی)۔“

۱۱۸ / ۵۰۔ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَجَاءُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحُرُورِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرَجِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ أَبُو أَمَامَةَ ﷺ فَظَنَرِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: كِلَابُ جَهَنَّمَ، شَرُّ قَتْلَى قَتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ، وَمَنْ قَتِلُوا خَيْرٌ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ، وَبَكَى فَظَنَرِ إِلَيَّ وَقَالَ: يَا أَبَا غَالِبٍ! إِنَّكَ مِنْ بَلَدٍ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعَاذَكَ، قَالَ: أَظْنُهُ قَالَ: اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ: تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ

الحديث رقم ۵۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/ ۵۵۴، الرقم: ۳۷۸۹۲،

والبيهقي في السنن الكبرى، ۸ / ۱۸۸، والطبراني في المعجم الكبير،

۸ / ۲۶۷-۲۶۸، الرقم: ۸۰۳۵-۸۰۳۴، والحاثر في المسند، (زوائد الهيثمي)،

۷۱۶ / ۲، الرقم: ۷۰۶.

مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ، وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ ﴿[آل عمران، ۳: ۷]، قَالَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكْفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۰۶]، قُلْتُ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! إِنِّي رَأَيْتَكَ تُهْرِيقُ عِبْرَتَكَ قَالَ: نَعَمْ، رَحْمَةٌ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً، وَ تَزِيدُ هَذِهِ الْأُمَّةَ فِرْقَةً وَاحِدَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ، وَإِنْ تَطِيعُوهُ تَهْتَدُوا، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفِرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا أُمَامَةَ! أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ قَالَ: بَلْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ.

”ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد دمشق میں تھا کہ خارجیوں کے ستر سر دمشق میں مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے حضرت ابو امامہ ؓ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں اور زیر آسمان تمام مقتولوں سے بدتر ہیں اور ان کے ہاتھوں سے جو شہید ہوئے وہ زیر آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں یہ کہا اور رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب: کیا تو اس شہر سے ہے میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے محفوظ رکھے انہوں نے کہا کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر یہ آیات: ”جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے

صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (لفظ) فتنہ پیروی کی خواہش کے زیر اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے۔“ اور فرمایا: ”جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو کفر تم کرتے رہے تھے سو اس کے عذاب (کا مزہ) چکھ لو۔“ میں نے کہا ابو امامہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ان لوگوں (خارجیوں) پر ترس کھاتے ہوئے کیونکہ یہ (قبل از خروج) اہل اسلام میں سے تھے۔ اور کہا: قوم بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (یعنی بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی) اور سواد اعظم (جو سب سے بڑا طبقہ ہے) اس کو چھوڑ کر باقی سارے جہنم میں جائیں گے۔ وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم اس کے جواب دہ ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی اور اگر تم رسول اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول اکرم ﷺ کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہی ہے اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان کو بجالانا تفرقہ اور نافرمانی سے بہتر ہے۔ پس (یہ سن کر) ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ! کیا آپ اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بہت بڑی جسارت کرنے والا ہوں نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک یا دو دفعہ نہیں بلکہ سات بار (حضور نبی اکرم ﷺ سے) سنی ہیں۔“

www.MinhajBooks.com